ہیپا ٹائٹس پر جدید، سائنسی اور تحقیقاتی کتاب
ہیپاٹائٹس
اور
قانون مفرد اعضاء
مصنفہ و مرتبہ
زبدۃ الحکماء الحاج حکیم محمد یٰسین دنیاپوری
شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانیؒ
ترتیب و پیشکش
حکیم محمد عارف دنیاپوری
ایڈیٹر ماہنامہ قانون مفرد اعضاء
دنیاپور
یٰسین دواخانہ وطبی کتب خانہ دنیا پور، لاہور
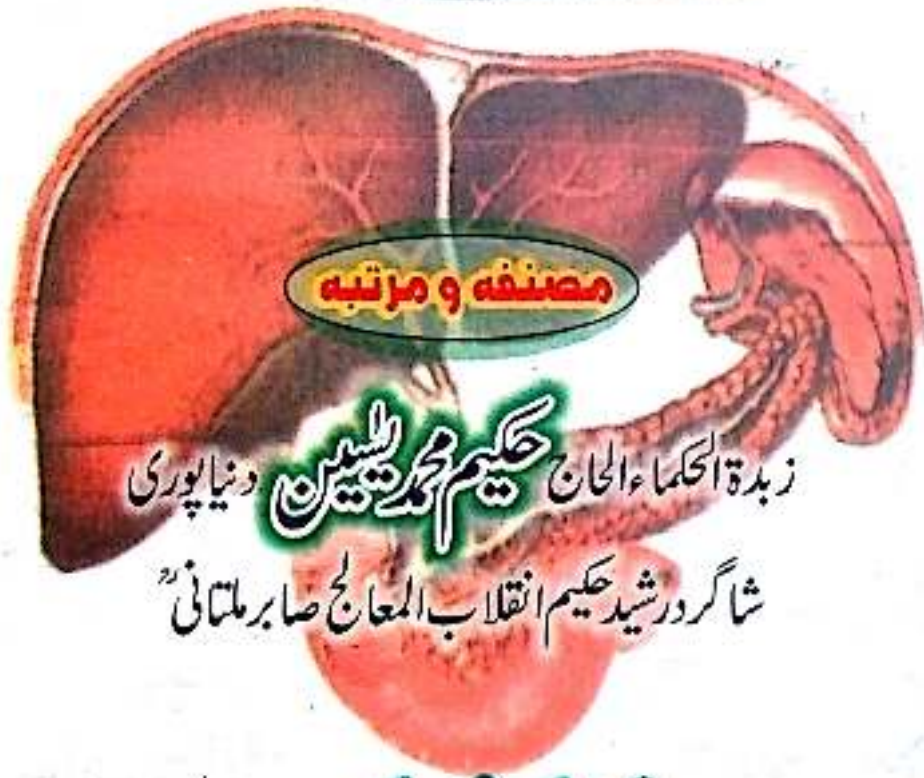
7/6/015

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یُوتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَاءُ وَمَنْ یُّوْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا

ادارہ یٰسین طبی کتب خانہ کی طرف سے علم و فن طب کے لئے ایک اہم پیشکش

ہیپاٹائٹس (سوزش جگر)

اور قانون مفرد اعضاء

ہیپاٹائٹس (یرقان) ایک خطرناک اور مہلک مرض جس کے نام سے بھی طبیب اور مریض خوف کھاتے ہیں۔ قانون مفرد اعضاء میں اس کا شافی علاج موجود ہے۔

اس کتاب میں ہیپاٹائٹس کی مکمل تشخیص (اسباب، علامات، نبض، قارورہ) کے بعد یقینی و بے خطاء غذائی دوائی علاج درج کیا گیا ہے آخر میں ہیپاٹائٹس کے لئے قانون مفرد اعضا کے تحت مجربات بھی پیش کئے گئے ہیں

مصنفہ و مرتبہ

زبدۃ الحکماء الحاج حکیم محمد یٰسین دنیاپوری

شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانیؒ

ترتیب و پیشکش

حکیم محمد عارف چیف ایڈیٹر ماہنامہ قانون مفرد اعضاء دنیاپور ضلع لودھراں

فون دنیاپور مطب 0608-304773 موبائل 03017501019

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب طبع ثانی

طب ایسا شریفانہ اور مخلصانہ فن ہے کہ اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے طبیب کو طبیب کے اندر ہونے والے اوصاف کا مالک ہونا ضروری ہے ایک اچھے اور دردمند طبیب میں ایسی صفات خود بخود پیدا ہو جاتی ہے وہ دکھی مریضوں کا ہمدرد خیر خواہ اور شفاء کی منزل تک پہنچانے والا ہوتا ہے ایسے طبیب کو ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دست شفاء ملتا ہے۔

ایسی تمام صفات میں نے لاہور کے ایک مایہ ناز طبیب اور قانون مفرد اعضاء کے شیدائی جناب حکیم ملک محمد یوسف کھوکھر صاحب کے اندر پائیں آپ انتہائی نیک سیرت اور مخلص طبیب ہی نہیں بلکہ ایک اچھے انسان دوست بھی ہیں فن طب سے اس قدر لگاؤ ہے جب تک والد محترم حکیم محمد یٰسین صاحب حیات رہے لاہور ہر ماہ کے پہلے جمعہ دن آپ والد محترم کے پاس تشریف لاتے رہے والد محترم کو بھی آپ سے خاص اُنس اور لگاؤ تھا۔

یہ کتاب میں آپ کے نام نامی اسم گرامی پر نہایت عقیدت کے ساتھ معنون کرتا ہوں آپ کے قانون مفرد اعضاء کی ترقی کے لئے ارادے بہت بلند ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا کہ آپ کی صحت و تندرستی کے ساتھ عمر دراز فرمائے اور آپ کو اپنے مقصد میں کامیابی عطا فرمائے آمین

خادم فن

حکیم محمد عارف دنیاپوری صاحبزادہ الحاج حکیم محمد یٰسین دنیاپوری 05 جولائی 2010

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

قارئین ایک کہاوت مشہور ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے جب انسان کسی تکلیف دکھ درد یا پیچیدہ مسائل میں گھر جائے تو ان مسائل کے حل کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کرنی شروع کر دیتا ہے۔

مثلاً دماغ بدن انسان کے ذرہ ذرہ سے ہر وقت خبریں حاصل کرتا رہتا ہے ہر عضو کی ضروریات اور مشکلات کو حاصل کرتا رہتا ہے اب دماغ بدن سے حاصل کی گئی ہوئی معلومات، مطالبات، اور مشکلات کے حل کے لئے من و عن دل کے پاس بطور حکم بھیج دیتا ہے۔

جب دل کے پاس دماغ سے بطور حکم پیچیدہ مسائل کے حل کے لئے حکم آتا ہے تو دل اسے اچھی طرح سمجھتا ہے او. فیصلہ کرتا ہے کہ اسے کس طریقے سے حل کیا جائے جونہی دل فیصلہ کرتا ہے تو فوراً اپنے ماتحت عضلات کو حرکت میں لا کر اپنے فیصلہ کو عملی جامہ پہنا دیتا ہے یعنی بدنی ضروریات پوری کر دیتا ہے یا انہیں حل کر دیتا ہے۔

ایک اہم حقیقت کا اظہار

قارئین اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ جب کوئی انجینئر یا

مکینک موٹر یا انجن بنالیتا ہے تو وہ موٹر یا انجن اس وقت تک نہیں چلتا جب تک اسے بجلی کا کرنٹ یا پیٹرول وغیرہ نہیں ملتا بالکل یہی صورت دماغ اور دل کی ہے یہ مخصوص غذا کھاتے ہیں اور انہیں ان کی مخصوص غذا جگر تیار کر کے دیتا ہے جو خون کے ذریعے سب کو ملتی رہتی ہے

چنانچہ ثابت ہوا کہ دماغ اور دل اپنے افعال اس وقت تک ادا نہیں کرسکتے جب تک انہیں جگر کی طرف سے ان کے مزاج کی غذا نہیں مل جاتی دوسرے لفظوں میں ہم یوں کہ سکتے ہیں کہ دماغ اور دل کے افعال اس وقت تک فائدہ نہیں اٹھا سکتے جب تک جگر کی طرف سے ان کو غذا نہیں مل جاتی۔

اسی حقیقت

کو استاد محترم حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی نے اپنی کتاب تحقیقات وعلاج سوزش واورام کے مقدمہ میں قرآن حکیم سے تحریر کیا ہے

لھم قلوب لایفقھون بھا ۔لھم اعیون لا یبصرون بھا لھم اذان لا یسمعون بھا۔

ترجمہ "ان کے لئے دل ہیں لیکن وہ سمجھتے نہیں' ان کے لئے آنکھیں ہیں لیکن وہ دیکھتے نہیں ان کے لئے کان ہیں مگر وہ سنتے نہیں"

مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ جس قسم کی بھی مشکلات ہوں یا پیچیدہ مسائل ہوں انہیں دل سمجھتا ہے اور ہر قسم کے فیصلے کرتا ہے اور ضرورت کے مطابق نئی نئی ایجادات دل ہی کرتا ہے اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ استاد محترم صابر ملتانی کے دل نے بھی ہیپاٹائٹس کے متعلق یہ فیصلہ کیا کہ یہ غدد جاذبہ کے تیز اور غدد ناقلہ کے کمزور ہونے کے نتیجے میں ہونے والی سوزش جگر ہے۔

زیر نظر کتاب جس موضوع پر لکھی جارہی ہے وہ سوزش جگر اور ڈاکٹری میں ہیپاٹائٹس (Hepatitis) کہلاتی ہے یہ اب پیچیدہ اور خطرناک صورت اختیار کر چکی ہے اور ڈاکٹروں کی نظر میں تو لاعلاج ہے۔

حقیقت میں یہ نہ تو انتہائی پیچیدہ ہے اور نہ ہی لاعلاج ہے البتہ تکلیف دہ ضرور ہے اور قانون مفرد اعضاء میں اس کا شافی علاج بھی ممکن ہے۔

ڈاکٹروں نے اس کا باعث پانچ قسم کے وائرس تحقیق کئے ہیں جنہیں وہ مختلف ٹیسٹوں سے تشخیص کرتے ہیں ان کے مطابق علاج تجویز کرتے ہیں جس سے وہ تقریباً ناکام ہیں یہی وجہ ہے کہ جونہی کسی مریض میں ہیپاٹائٹس (Hepatitis) کا شبہ ہوتا ہے تو اس سے نہ صرف خود خوف زدہ ہو جاتے ہیں بلکہ اس کا دوسرے سے بھی حقہ پانی بند کرا دیتے ہیں ایک دوسرے سے ہاتھ ملانا تو در کنار بیوی بچوں سے بھی دور رہنے کی ہدایت کرتے ہیں یہ سب کچھ ہیپاٹائٹس کی صحیح تشخیص نہ ہونے اور علاج

میں ناکامی کے نتیجہ میں خوف پیدا ہوا ہے۔

صحیح تشخیص نہ ہونے کی وجہ

قارئین یہ کائینات کون وفساد سے مرکب ہے جہاں جہاں کوئی چیز پڑی ہوئی ہے اس میں شکست و رنحت ہر وقت جاری ہے اور وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اس میں کیمیائی تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔

ہم روزانہ روٹی پکانے کے لئے آٹا گوندھتے ہیں گرمی کے موسم میں گوندھا ہوا آٹا گھر کی ضرورت سے بچ جاتا ہے بعض اوقات گرمی کی زیادتی سے صبح تک اس آٹا میں خمیر پڑ جاتا ہے اور وہ کھٹا ہو جاتا ہے اگر اسے استعمال نہ کیا جائے اور اسی طرح پڑا رہنے دیا جائے تو دوسرے دن اس میں مزید خمیر پڑ کر تعفن ہو جاتا ہے اگر اب بھی اسے وہیں پڑا رہنے دیا جائے تو اس میں سرانڈ' کیڑے پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں ڈاکٹری اصطلاح میں انہیں ہی وائرس یا جراثیم کہتے ہیں۔

اسی طرح

کسی برتن میں گیلے اور مرطوب مادہ کو چند دن گرم ماحول میں پڑا رہنے دیا جائے تو اس میں خمیر در خمیر سے کیڑے اور جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں

بالکل یہی صورت

ہمارے جسم میں پیدا ہو جاتی ہے تو اس میں بھی جراثیم یا وائرس پیدا ہو جاتے ہیں

اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جسم انسان کے وہ اعضاء اندرونی جو فضلات (فاضل رطوبات) کو خارج کرنے پر معمور ہیں جب بعض مخصوص اسباب کی وجہ سے فاضل رطوبات کو بدن سے خارج نہیں کر پاتے تو وہ رطوبات جہاں رکتی یا جمع ہوتی ہیں تو وہاں ان میں خمیر سے تعفن ہو کر سڑاند پیدا ہو جاتی ہے کچھ دن بعد اس سڑاند سے کیڑے بننے شروع ہو جاتے ہیں ان جراثیم کو ہی ڈاکٹر حضرات باعث مرض جانتے ہیں حالانکہ سب سے پہلے کسی عضو نے فاضل رطوبات کو نکلنے نہ دیا بلکہ جسم میں روک دیا پھر ان میں خمیر یا تعفن ہوا پھر اس متعفن رطوبات میں کیڑے (جراثیم) پیدا ہوئے جنہوں نے انسان کو مریض بنا دیا۔

متعفن رطوبات یا جراثیم کا علاج

استاد محترم حکیم انقلاب المعالج دوست محمد صابر ملتانیؒ نے اپنی کتاب "فرنگی طب غیر علمی اور غلط ہے" میں متعفن رطوبات یا جراثیم کے علاج میں خاص ہدایت فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں" کہ حکیم طبیب یا معالجین کو جراثیم کے پیچھے بندوقیں اٹھا کر دوڑنا نہیں چاہئیے بلکہ جس عضو کے تیز یا سست ہونے کی وجہ سے فاضل رطوبات رکی ہیں اس کی اصلاح کی جائے"

جب کمزور عضو میں تیزی و تحریک آئے گی تو وہ تمام فاضل اور متعفن رطوبات کو خارج از بدن کر دے گا جس کے ساتھ ہی کیڑے یا جراثیم بھی دم دبا کر بھاگ جائیں اور بیمار جسم مصفی ہو کر کندن ہو جائے گا اور تمام تکالیف ختم ہو جائیں گی۔

چونکہ

ایلوپیتھی میں انٹی بائیوٹک اور انٹی سیپٹک (یعنی قاتل جراثیم یا دافع تعفن) ادویات استعمال کی جاتی ہیں جن سے بعض اوقات جراثیم بھی مر جاتے ہیں لیکن وہ بدن انسان کے اندر ہی رہتے ہیں جونہی انٹی بائیوٹک اور انٹی سیپٹک ادویہ کھانا بند کی جاتی ہیں فوراً ان فاضل رطوبات میں دوبارہ تعفن ہو کر پھر جراثیم بننا شروع ہو جاتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ڈاکٹری علاج ناکام ہو جاتا ہے۔

قانون مفرد اعضاء اور ہیپاٹائیٹس

قانون مفرد اعضاء ہیپاٹائیٹس **Hepatitis** (سوزش جگر) کو جگر کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی قرار دیتا ہے جس کے نتیجے میں غدد جاذبہ تیز ہو جاتے ہیں اور جو صفراء بنتا ہے جسم میں رک جاتا ہے جس کے زیادہ عرصہ خون و جسم میں پڑا رہنے سے تعفن پیدا ہو جاتا ہے اس رکے ہوئے صفراء میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تعفن در تعفن پیدا ہوتا رہتا ہے

اور اس متعفن صفراء میں جو ابتداء میں جراثیم یا وائرس بنے تھے وہ اپنی نشوونما کرکے نسل بڑھاتے رہتے ہیں۔

جب وہ درجہ سی (Hepatitis C.) میں پہنچتے ہیں تو وہ نہ صرف جوان ہو چکے ہوتے ہیں بلکہ اپنی نسل بھی بڑھا چکے ہوتے ہیں یہی وہ سٹیج ہوتی ہے جو سب سے خطرناک ہوتی ہے اسی میں مریض کے ہلاک ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اس سٹیج (Hepatitis C) سے اگر مریض گذر جائے تو مرض کرانک صورت اختیار کر لیتا ہے اور سالوں تک زندہ رہتا ہے۔

قانون مفرد اعضاء اور ہیپاٹائٹس کی اقسام

قارئین ایلوپیتھک حضرات نے جو ہیپاٹائٹس کی پانچ اقسام A.B.C.D.E بیان کی ہیں انہیں قانون مفرد اعضاء سرے سے ہی تسلیم نہیں کرتا۔ بلکہ ان پانچ اقسام کو خلط صفراء کی خمیر در خمیر سے پانچ تبدیلیاں تسلیم کرتا ہے جو ایک ہی صفراء کی بگڑی ہوئی پانچ حالتیں ہیں۔

جیسا کہ کلیات نفیسی سے خلط صفراء کے بگاڑ (کیمیائی تبدیلیاں) کی چار اقسام صفراء محیہ، صفراء کراثی، صفراء زنگاری، صفرا احتراقی بتائی ہیں ان اقسام کے بارے میں کلیات نفیسی کے مصنف نے آخر میں فیصلہ کن الفاظ میں تحریر کیا ہے کہ ------------

" چونکہ صفراء کی ساری قسموں کا قوام ایک ہی ہوتا ہے ۔ سب کی سب رقیق ہی ہوتی ہیں ان میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہوتا اور سب کا مزہ بھی ایک ہی یعنی سب میں کڑواہٹ پائی جاتی ہے اس لئے ان دونوں امور کے لحاظ سے صفراء میں کوئی تقسیم نہیں کی گئی "

اس بیان سے یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ جو خالص صفرا شروع میں تھا جب اس کے اخراج میں رکاوٹ ہوئی تو اس میں خمیر در خمیر سے جو بتدریج تبدیلیاں آئیں انہیں صفراء محیہ 'صفراء کراثی' صفراء زنگاری اور صفراء احتراقی کہا گیا ہے انہیں ایک ہی صفراء کے چار روپ تو تسلیم کئے گئے ہیں مگر انہیں جدا جدا مادہ تسلیم نہیں کیا گیا

لہٰذا

قانون مفرد اعضاء ایلوپیتھی کی بیان کردہ ہیپاٹائٹس کی پانچ اقسام A.B.C.D.E کو خلط صفراء کے بگاڑ (کیمیائی تبدیلیاں) کی پانچ تبدیلیاں تو تسلیم کرتا ہے لیکن انہیں ایک دوسری سے مختلف تسلیم نہیں کرتا دوسرے لفظوں میں یہ تسلیم نہیں کرتا کہ ہیپاٹائٹس اے کے جراثیم اور قسم کے ہوتے ہیں اور بی کے اور 'اسی طرح سی 'ڈی اور ای کے جراثیم الگ الگ ہوتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ جدا جدا اقسام ہوتیں تو ان علاج اور ان

کی علامات بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

قانون مفرد اعضاء

توان سب اقسام کو غدی عضلاتی تسلیم کر کے غدی اعصابی غذا ودوا سے علاج کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ جب غدد جاذبہ صفراء کا اخراج روک رہے ہوں تو غدد ناقلہ کو تیز کر کے صفراء کے اخراج کو جاری کیا جائے جتنی جلدی صفراء خارج ہو گا اتنی ہی جلدی جراثیم یا وائرس خارج از بدن ہو جائیں اور مریض تندرست ہو جائے گا۔

ہیپاٹائٹس کا علاج

قانون مفرد اعضاء میں چاہے ہیپاٹائیٹس A ہو یا Hepatitis B.C.D.E. ہو ہر حالت کا علاج غدد ناقلہ کا فعل تیز کر کے یعنی غدی اعصابی تحریک پیدا کر کے ہی کرنا ہو گا۔

فرق صرف یہ ہے کہ اگر مرض ابتدائی مراحل میں ہے تو اغذیہ ادویہ محرک ملین وغیرہ ہی کھلانی ہونگی اگر مرض انتہائی شدید ہے تو اس وقت غدی اعصابی مسہل اکسیر اور تریاق تک کھلانی پڑیں گیں تاکہ جلد از جلد فاضل مادے (صفراء) بدن سے براہ بول پاخانہ اور پسینہ خارج ہو سکیں

یہی اصول آخری سٹیجوں Hepatitis D. اور Hepatitis E.
میں استعمال کیا جائے گا۔

التماس

قارئین میں نے کتاب ہذا مکمل کرنے میں بے حد محنت کی ہے اور کوشش کی ہے کہ ہیپاٹائٹس یا سوزش جگر کے کسی پہلو کی تشریح میں کمی نہ رہ جائے اور ہر نقطہ و تحقیقات پر پہلے طبی محققین کی آراء اور مضامین پیش کئے ہیں ان کی تشریح و علاج میں جو فنی کوتاہیاں ہوئی ہیں ان پر قانون مفرد اعضاء کے تحت مدلل بحث کی ہے اور انہیں درست کر کے یقینی و بے خطا علاج پیش کیا ہے جس پر عمل کر کے آپ زیادہ سے زیادہ خلق خدا کو مستفید کر سکیں گے۔

ان احتیاطوں کے باوجود مجھ سے بھی فنی کوتاہیاں اور غلطیاں ہو سکتی ہیں کیونکہ میں بھی انسان ہوں اور انسان سے غلطیاں ہونا ممکن ہے لہٰذا آپ سے التماس ہے کہ کتاب ہذا کو اچھی طرح پڑھیں جہاں کہیں کوئی کوتاہی یا غلطی پائیں تو مجھے آگاہ کریں تاکہ آئندہ اشاعت میں اسے دور کر کے پیش کیا جا سکے مجھے آپ کی نیک آرا کا انتظار رہے گا۔

وما علینا الا البلاغ المبین

خادم فن و قانون مفرد اعضاء

حکیم محمد یٰسین دنیاپور 7 مارچ 2002

ہیپاٹائیٹس کیا ہے؟

قارئین آج کل میڈیکل سائنس یا اس کے پیروکاروں نے بعض تکالیف کے اظہار کے لئے نئی نئی اصطلاحات وضع کرلی ہیں مثلاً موسمی بخار کے لئے جو اکثر مچھر کے کاٹنے سے ہوتا ہے اس کا نام ملیریا بخار رکھا اور نزلہ زکام۔ چھینکیں آنا، خارش، دھپڑ کا اظہار کے لئے الرجی کا نام دیا جاتا ہے اسی طرح کسی مریض کو اگر یرقان ہو جائے اسے ہیپاٹائٹس کے نام سے پکارتے ہیں ساتھ ہی اس کی اقسام A.B.C.D.E وغیرہ ناموں سے پکارا جاتا ہے قانون مفرد اعضا اس قسم کی اصطلاحات کو درست تسلیم نہیں کرتا کیونکہ ہمارے جسم میں بے شمار مشینیں اعضا کی صورت میں کام کر رہی ہیں جب بھی کسی مشین کے اندر یا باہر کوئی خرابی ہو جاتی ہے تو فوراً اس کے افعال بگڑ جاتے ہیں جسے مریض انہیں کسی نہ کسی بیماری یا تکلیف کے نام سے آکر بیان کرتا ہے طبیب اس کی اس مشین کے اس بگڑے ہوئے پرزہ کو کسی دوا یا ترکیب سے ٹھیک کر دیتا ہے تو مریض کی وہ تکلیف رفع ہو جاتی ہے اس کے برعکس ملیریا بخار الرجی اور ہیپاٹائٹس وغیرہ نام کے جسم کے اندر نہ تو پرزے ہیں نہ ان ناموں کی کوئی مشینیں ہیں

جنہیں معالج کسی غذا دوا سے ٹھیک کر سکیں

اسی حقیقت کی بنا پر استاد صابر ملتانیؒ نے اس دعویٰ کے ساتھ ایک معرکہ آرا کتاب ملیریا کوئی بخار نہیں ہے کے نام سے کتاب لکھی جس کا آج تک کوئی ڈاکٹر جواب پیش نہیں کر سکا یہی صورت یرقان کی مختلف حالتوں کو بیان کرنے کے لئے ہیپاٹائٹس کی اصطلاح وضع کی گئی ہے جسکی حقیقت یہ ہے کہ ہیپاٹائٹس نام کا جسم انسان میں کوئی پرزہ نہیں ہے اسی حقیقت کی بنیاد پر ہیپاٹائٹس کی تمام اقسام کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہتی کیونکہ یہ سب اقسام ہیپاٹائٹس کی مختلف حالتوں کے مختلف نام ہیں جن کی جداکوئی حقیقت نہیں ہے۔

مثلاً ایک شخص کو پہلے دن چھینکیں آنا شروع ہو جاتی ہیں تو وہ مریض چھینکوں کی شکایت کرتا ہے دوسرے دن اس کے ناک سے پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے تو اسے طبیب یا معالجین نزول یا نزلہ کہتے ہیں تیسرے چوتھے دن بعد مریض کو کھانسی آنے لگتی ہے تو اسے کھانسی آنا یا ریشہ آنا کہنے لگتے ہیں جس کے ساتھ مریض کو کھانستے وقت بلغم بھی آنے لگتی ہے پانچ چھ دن بعد مریض کو بخار چڑھنے لگتا ہے حکما لوگ اس حالت کا نام بلغمی بخار کہنے لگتے ہیں کیا آپ ان تمام حالتوں کو اسی بیماری کی مختلف حالتیں کہیں گے ؟یا مختلف بیماریاں کہیں گے ؟ اگر یہ مختلف بیماریاں نہیں ہیں تو یرقان کی مختف حالتوں کو مختلف بیماریاں کیسے کہا جا سکتا ہے یا نام

دیا جاسکتا ہے

قارئین طب یونانی میں اور قانون مفرد اعضا میں بھی یرقان کی تین بڑی بڑی اقسام بیان کی گئی ہیں جنہیں قانون مفرد اعضا درست تسلیم کرتا ہے کیوں کہ وہ بدن انسان کے حیاتی اعضا کے تیز ہونے اور ان کی اخلاط جمع ہونے کی علامات تسلیم کی جاتی ہیں

مثلاً یرقان اصفر جو غدی عضلاتی تحریک اور جگر کی تیزی اور صفرا کی زیادتی تسلیم کی جاتی ہے اسے عرف عام میں پیلیا اور زرد یرقان کے نام سے پکارتے ہیں

قابل غور اور حیران کن حقائق

قارئین جگر کے افعال کے متعلق اطباء نے بہت سے حقائق بیان کئے ہیں مثلاً یرقان یعنی پیلیا۔ یا زرد یرقان سیاہ یرقان۔ یعنی کالا یرقان ۔ یرقان ابیض یعنی سفید یرقان۔ بھس یعنی کمی خون۔ جگر کا سکڑ جانا۔ جگر کا پھیل جانا عظم جگر۔ وغیرہ کے متعلق کسی حکیم سے پوچھا جائے کہ جب کسی مریض کا جگر بڑھ جائے تو اس حالت جگر کو طب یونانی میں کیا کہتے ہیں تو جواب میں حکیم صاحب کہتے ہیں کہ اس مریض کو ضعف جگر ہو گیا ہے یا اس کا جگر کمزور ہو گیا ہے جب اس سے پوچھا جائے کہ جس مریض کو یرقان ہو گیا ہے اس کے جگر کی کیا حالت ہو گی؟ تو جواب میں حکیم

صاحب کہیں گے کہ اس کو بھی ضعف جگر ہو گیا ہے یعنی اس کا جگر کمزور ہو گیا ہے جب ایسے حکیم صاحب سے پوچھا جائے کہ اس مریض کو بے حد کمی خون ہے اس کے جگر کی کیا حالت ہو گی تو وہ کہے گا کہ اسکا بھی جگر کمزور ہو گیا ہے یعنی اسے بھی ضعف جگر ہو گیا ہے

اسی طرح جب ایسے حکیم سے پوچھا جائے کہ اس مریض کا جگر سکڑ گیا اسے کون سی بیماری ہے تو حکیم کا یہی جواب ہو گا کہ اس کا بھی جگر کمزور ہو گیا ہے

اس طرح جب اس حکیم صاحب سے پوچھا جائے کہ اس مریض کا جگر بڑھ گیا ہے یعنی عظم جگر ہو گیا ہے اسے کون سی بیماری ہے تو حکیم صاحب کا جواب ہو گا کہ اسے بھی ضعف جگر ہے علیٰ ہذ القیاس طب یونانی کے ۹۰ فیصد حکماء کا یہی جواب ہو گا کہ یہ تمام حالتیں جگر کے ضعف کی علامات ہیں کسی بھی حکیم کی زبان پر یہ لفظ کبھی نہیں آئے گا کہ ان میں اس مریض کا جگر تحریک یا تیزی میں آگیا ہے اس کا جگر شدید تیزی اور صفراوی رطوبات کے نکل جانے کی وجہ سے سکڑ گیا ہے ایک مریض جس کا جگر تحلیل کی وجہ سے پھیل گیا ہے

یہ صرف قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کا ہی کارنامہ ہے جس کے تحت یرقان اصفر جگر کی تیزی اور صفرا کے خون میں اجتماع کی علامت کا نام ہے اسی طرح عظم کبد جگر میں تحلیل کی علامت ہے۔

انفیکٹو ہیپاٹائٹس۔ یرقان

از قلم ڈاکٹر کیپٹن اختر راز ایم بی بی ایس

یہ ایک چھوت کی بیماری ہے جو کہ ایک مخصوص وائرس کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے بعض اوقات وبا کی صورت اختیار کر لیتی ہے موسم خزاں میں زیادہ پائی جاتی ہے بچوں میں اتنی ہی ہوتی ہے جتنی بڑوں میں ہوتی ہے پہلے بھوک بند ہو جاتی ہے اور مریض تقریباً دو تین دن کچھ بھی ٹھوس غذا کھانا پسند نہیں کرتا جی اکثر متلاتا ہے لیکن کبھی کبھار قے بھی ہو سکتی ہے سر درد اور گھبراہٹ مریضوں میں پائی جاتی ہے پیٹ میں بے چینی اکثر ہوتی ہے لیکن بعض لوگوں کو جگر کی تہ پر درد ہونے لگتا ہے۔

زیادہ تر مریض قبض کی شکایت کرتے ہیں لیکن کسی کو دست بھی لگ جاتے ہیں عام طور پر پہلے چار دن بخار ضرور ہوتا ہے جو کہ زیادہ سے زیادہ تر ۱۰۱ درجے تک جا سکتا ہے لیکن عام طور پر یہ ۹۹ درجے سے زیادہ نہیں ہوتا اس بخار کے دوران نبض عموماً زیادہ تیز نہیں ہوتی۔

ایک دفعہ اگر یرقان ہو جائے تو دوبارہ عام طور پر نہیں ہوتا چوتھے دن بخار اترتے ہی یرقان ظاہر ہونے لگتا ہے بعض اوقات جلدی ہی ظاہر ہو جاتا ہے کبھی کبھی آٹھویں دن ظاہر ہوتا ہے یرقان کسی میں کم کسی میں زیادہ ہوتا ہے اور سات دن بعد کا یرقان ایک ہفتہ میں ٹھیک ہو جاتا ہے لیکن بعض کا یرقان دو مہینے یا اس سے بھی زیادہ مدت لگا دیتا ہے۔ یرقان کی حالت میں

پاخانہ بے رنگ اور پیشاب سرخی مائل ہوتا ہے کیونکہ اس میں صفرا انتریوں میں نہیں پہنچ پاتا اور پیشاب کے راستے خارج ہوتا ہے بخار اترتے ہی عام طور پر بھوک لگنے لگتی ہے جگر اور تلی بڑھ جاتی ہے اور جسم پر خارش ہوتی ہے بعض اوقات جسم پر دانے بھی نکلنے لگتے ہیں پیشاب میں بائل سالٹ اور بائل پگمنٹ خارج ہوتے ہیں اس میں سرخ ذرات کی تعداد عموماً کم ہوتی ہے۔

وبائی حالات میں بعض اوقات صرف ہلکا بخار ہوتا ہے اور یرقان پوری طرح ظاہر نہیں ہو پاتا اور مریض چلتے پھرتے رہتے ہیں اس بیماری کو پہلے یرقان نزلی کہا جاتا تھا یہ بیماری ایک مریض سے دوسرے مریض تک کھانسی اور چھینکوں کے ذریعے پہنچتی ہے چھوت کے بعد بیماری پیدا ہونے کی مدت تقریباً پندرہ دن ہوتی ہے

علاج

گلوکوز ۲۵ فیصد ۲۵ سیسی ایک وریدی ٹیکہ صبح ایک شام

بلسان O جیٹی پار شربت ایک چمچ صبح ایک دوپہر ایک شام یا کیپشول دوبار دن میں فروٹ اور گلوکوز خوب کھلائیں چکنائیاں دینا بند کر دیں لحمی اجزا یعنی گوشت فائدہ مند ہے لیکن گھی اور چربی وغیرہ ساتھ نہیں ہونی چاہیے ایکاربان ۵۰۰ ملی گرام گولیاں ایک گولی صبح ایک شام مارزین

ہیپاٹائٹس اور

گولیاں ایک گولی صبح ایک دوپہر ایک شام اگر قے تنگ کرے تو کم از کم دو ہفتے بستر پر آرام کرے

ایکیوٹ ییلو ایٹرافی

یہ ایک نہایت ہی خطرناک بیماری ہے اور کبھی کبھی ہوتی ہے اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں شدید قسم کے یرقان میں بھی ہو سکتی ہے

دوائی زہریلے اثرات سے بھی ہو سکتی ہے کسی شدید سمیت اور ایک لیپ سی وغیرہ میں بھی ہو سکتی ہے اس بیماری میں جگر سکڑنے لگتا ہے یرقان شدید ہو جاتا ہے بخار اور الٹیاں آتی ہیں انتڑیوں اور معدے سے خون بہنے لگتا ہے مریض بے ہوش ہو جاتا ہے جگر سکڑ جاتا ہے البتہ تلی بڑھ جاتی ہے۔

ہیپاٹائٹس

ایک خطرناک بیماری

از ڈاکٹر عرفان احمد و ڈاکٹر اشرف مرزا

ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان اور جنوب مشرقی ایشیا کے بہت سے ممالک میں تقریباً پندرہ فیصد لوگ اس بیماری میں مبتلا ہیں یعنی اس بیماری کا وائرس اپنے جسم کے اندر لئے ہوتے ہیں میڈیکل کی اصطلاح میں ہیپاٹائٹس کا کیریر کہا جاتا ہے

یہ وہ افراد ہیں جن میں بار بار رجحان پایا جاتا ہے جن میں عام طور پر مرض کی علامات ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ یہ دوسرے لوگوں کے لئے خطرے کا باعث ہوتے ہیں کیونکہ یہ اپنے ارد گرد کے لوگوں کے لئے خطرے کا باعث ہوتے ہیں اور ان میں پس پیدا کر سکتے ہیں. اور مرض کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ان میں مرض کی پیچیدگیاں بھی نمودار ہوتی ہیں جو کہ بہت مہلک اور ہلاکت خیز ہوتی ہیں

ہیپاٹائٹس کیا ہے؟

جگر کا ایک انتہائی خطرناک اور مہلک مرض ہے جس کی وجہ سے دنیا میں ہر سال لاکھوں افراد لقمہ اجل بنتے ہیں وائرس جسم میں سوزش

پیدا کرتا ہے بدن کے خلیات تباہ ہونا شروع ہو جاتے ہیں جگر کے کام کرنے کا عمل بری طرح متاثر ہوتا ہے جس کے اثرات پورے جسم پر اثر انداز ہوتے ہیں ابتدائی حالات میں کچھ لوگوں کو صرف یرقان کی شکایت دیکھی جاتی ہے آنکھیں جلد پیشاب اور فضلات کی رنگت زرد ہوتی ہے علاج میں بے احتیاطی یا ناقص غذا سے مرض خطرناک صورت حال بھی اختیار کرلیتا ہے سوزش کی بڑی وجہ وائرس ہیں یوں تو یہ سب کے سب جگر کے لئے خطرناک صورت حال پیدا کرنے والے وائرس ہیں لیکن مجموعی طور پر ہیپاٹائیٹس بی وائرس کو سب سے زیادہ خطرناک اور مرض پیدا کرنے والا وائرس کہا جاتا ہے

ہیپاٹائٹس بی (HVB)

جگر کی سوزش بی وائرس سے پھیلتی ہے اس کے اثرات چونکہ خون میں زیادہ ہوتے ہیں یہ زیادہ مہلک اس لئے ہوتا ہے کیونکہ یہ انتقال خون کے عمل کے ذریعے بے احتیاطی سے صحت مند افراد میں منتقل ہو سکتا ہے اگر کسی شخص کے جسم میں پہلے سے موجود ہو اور وہ کسی صحت مند شخص کو خون دیدے تو یہ وائرس خون میں داخل ہوکر جگر کے اندر سوزش پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے جسم انسانی میں اس وائرس کے پھیلنے کی مندرجہ ذیل وجوہات ہوتی ہیں

۱۔ استعمال شدہ سرنج بار بار استعمال کرنا ۲۔ مرض میں مبتلا شخص کا خون دوسرے آدمی کو دینے سے

۳۔ سرجری اور اپریشن کے دوران آلودہ اوزار اور استعمال شدہ آلات جراحی کے استعمال میں

۴۔ دیہی علاقوں میں زچگی کے دوران دائیوں وغیرہ کی بے احتیاطی یا آلودہ آلات کے استعمال سے زچہ خصوصاً بچوں کو

۵۔ مردوں کو استعمال شدہ استرا استعمال کرنے سے

۶۔ الکوحل یا منشیات کے عادی ایسے افراد جو سرنج کے ذریعے نشہ آور ادویات کا استعمال کرتے ہیں

ہیپاٹائٹس کی علامات

ہیپاٹائٹس بی وائرس کے جسم پر حملہ کے تقریباً دو سے چھ ہفتہ کے اندر متاثرہ افراد میں علامات واضح ہونے لگتی ہیں پہلے تو معمولی نزلہ زکام کی شکایت پیدا ہوتی ہے سر میں مسلسل درد پیٹ کی تکالیف تھکاوٹ کا احساس کمزوری اور بھوک کا نہ لگنا ہر وقت جسم میں معمولی بخار رہنا طبیعت ہر وقت گری گری رہتی ہے داہنی پہلو کے نیچے درد محسوس ہوتا ہے جگر بڑھ جاتا ہے جگر کے مقام پر ورم اور سختی محسوس ہوتی ہے کمزور جسامت کے افراد میں بعض اوقات یہ مرض ۴۸ گھنٹے کے اندر

ہیپاٹائٹس اور
اندر مہلک صورت اختیار کر لیتا ہے جب کہ بعض افراد میں یہ علامات
بالکل ظاہر نہیں ہوتیں اور یہ افراد بعد میں مرض کی پیچیدگیوں کا شکار ہو
جاتے ہیں۔

پیچیدگیاں

اس مرض میں مبتلا ہونے پر مندرجہ ذیل پیچیدگیاں سامنے آتی
ہیں جگر کا فعل بری طرح متاثر ہوتا ہے پیٹ کے عضلات میں پانی بھر
جانا جگر کا سرطان کسی حد تک خون کی کمی واقع ہونا کیونکہ جگر کے افعال
متاثر ہونے سے خون کم بنتا ہے بعض افراد جگر کی پیچیدگیوں کے علاوہ
گردے بھی ناکارہ ہو جاتے ہیں اور گردوں کا فعل بھی متاثر ہوتا ہے

احتیاطی تدابیر

سب سے پہلے ہیپاٹائٹس بی کا لیبارٹری ٹیسٹ کرواتے رہنا چاہیئے۔
کثافتوں سے پاک اور صاف ستھری غذا کا استعمال ضروری ہے
پانی میں کثافت ملی ہونے کا شک ہو تو پانی کو ابال کر استعمال کرنا
چاہیے خاص طور پر موسم سرما میں پانی ابال کر یا اچھی طرح فلٹر شدہ پانی
استعمال کریں اپنے اردگرد کے ماحول کو صاف رکھیں اور رہن سہن میں
صفائی کا خیال رکھیں

ورم جگر

انسان کی مادی ترقی کے ساتھ جہاں نئی نئی ایجادات اور سائنس ٹیکنالوجی کی نئی راہیں کھلی ہیں وہاں گھمبیر مسائل اور امراض نے جنم لیا ہے جن میں ہوا پانی اور غذا میں آلودگی اور طرز رہائش میں تبدیلی سر فہرست ہیں یہ کئی امراض کا پیش خیمہ ثابت ہو رہے ہیں

یرقان جگر سے ملے ہوئے پتے گال بلیڈر میں خرابی کے باعث ظاہر ہوتا ہے جس کے نتیجے میں کبھی پتے میں ورم ہو جاتا ہے اور کبھی پتھری بھی پڑ جاتی ہے الختصر یہ کہ پتے کی وہ نالی جو آنتوں میں آکر کھلتی ہے وہ بند ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے صفرا آنتوں میں نہیں جاتا بلکہ خون میں شامل ہو جاتا ہے جس سے آنکھیں زرد ہو جاتی ہیں اگر یرقان بگڑ جائے یا مرض پر مناسب توجہ نہ دی جائے تو اکثر ورم جگر ہیپاٹائٹس بھی ہو جاتا ہے

علامات

ورم جگر کی دو قسمیں ہیں ایک ورم جگر دوسرا ورم غلاف جگر غلاف میں تنہا ورم ہو تو جگر کے مقام پر درد ہوگا سانس میں تنگی ہوگی اور جگر کے کام میں نقص نہیں ہوگا اور جگر میں بھی ورم ہو تو اس کے ساتھ بخار لازمی ہوگا جگر کے مقام پر دائیں پسلی کے نیچے درد ہوگا سانس لینے سے درد میں زیادتی ہوتی محسوس ہوگی ورم جگر گہرے حصے میں ہو تو مریض کو قبض

کی شکایت اور ہچکیاں آئیں گی ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوں گے اور کبھی کبھی غشی
بھی ہو سکتی ہے اگر ابھرے ہوئے حصے میں ہو گا تو سانس مشکل سے آئے گا
اور بعض اوقات مریض کا پیشاب بند ہو جاتا ہے اگر ورم دونوں اطراف
ہو گا تو دونوں علامات مشترکہ ہو نگی یہ قسم نہایت خطرناک ہے۔ بلغم کی وجہ
سے ہو گا تو زبان سفید ہو گی چہرے پر بھر بھراہٹ ہلکا بخار اور پاؤں پر ہلکا
ورم وغیرہ کی علامات نمایاں ہو گی۔

احتیاطی تدابیر

اصل مرض کا علاج مستند ڈاکٹر یا حکیم سے کروائیں پانی ابال کر
پلائیں مریض کو صاف ستھرے ہوادار کمرے میں رکھیں اگر مریض درد
محسوس کرے تو گرم پانی کی بوتل سے سینک کریں یا انٹی فلو جسٹین پلاسٹر
لگائیں گلوکوز جس قدر ہضم کر سکے مریض کو پلائیں اس مرض میں بول
براز بند نہ ہونے دیں۔

طب اسلامی کا علاج

ورم جگر سے مراد (ابھرے ہوئے) ورم جگر میں پیشاب آور اشیا
وادویات کا استعمال بہت مفید ہے اور مقعر (دبے ہوئے) میں قبض دور
کرنے اور ورم و درد دور کرنے والی ادویات دی جاتی ہیں ابھرے ہوئے
ورم جگر میں سبز کاسنی کا پانی اور آگ پر پھاڑا ہوا مکو سبز کا پانی کینچ مینچ (آگ

پر پھاڑا ہوا) ہر ایک پانچ تولہ شربت بزوری تین تول ملا کر صبح شام پلائیں اگر تازہ اشیا میسر نہ ہوں تو پنساری سے خشک اشیا لیکر پانی بنالیں دبے ہوئے ورم جگر میں کاسنی کی جڑ چھ گرام جڑ سونف۔ اور چھ گرام برنجاسف اور چھ گرام افسنتین چھ گرام مکو خشک جوش دیکر شربت بزوری یا شربت دینار ملا کر پلائیں

مندرجہ ذیل مجربات ورم جگر کے لئے خاص طور مفید ہیں

(۱) حب کبد نوشادری کسی بھی دواخانہ کا تیار شدہ لیکر استعمال کریں دو دو گولی دوپہر اور رات کھانے کے بعد کھلائیں

(۲) نوشادر۔ قلمی شورہ۔ ریوند خطائی۔ سنبل الطیب سازج ہندی۔ فلفل گرد سب دس دس گرام لیکر کوٹ پیس کر سفوف بنائیں

مقدار خوراک۔ چار رتی سے ایک گرام

مطبوخ جڑ کاسنی۔ دبے ہوئے ورم جگر جڑ کاسنی۔ جڑ سونف۔ والا پانی ورم جگر بخار کمزوری جگر۔ بڑھی ہوئی تلی کے لئے مفید ہو سکتا ہے

(۳) ریوند چینی نوشادر۔ ہر ایک پانچ تولہ لیکر سفوف بنالیں اور ایک سے دو گرام تک پانی یا دودھ کی کچی لسی کے ہمراہ استعمال کریں

(۴) السی چار گرام نوشادر آدھا گرام پانی میں ملا کر آگ پر رکھیں جب پھٹ جائے تو صاف کریں اور ٹھنڈا کر کے پلائیں

پر پھاڑا ہوا) ہر ایک پانچ تولہ شربت بزوری تین تول ملا کر صبح شام پلائیں اگر تازہ اشیا میسر نہ ہوں تو پنساری سے خشک اشیا لیکر پانی بنالیں دبے ہوئے ورم جگر میں کاسنی کی جڑ چھ گرام جڑ سونف۔ اور چھ گرام برنجاسف اور چھ گرام افسنتین چھ گرام مکو خشک جوش دیکر شربت بزوری یا شربت دینار ملا کر پلائیں

مندرجہ ذیل مجربات ورم جگر کے لئے خاص طور مفید ہیں

(۱) حب کبد نوشادری کسی بھی دواخانہ کا تیار شدہ لیکر استعمال کریں دو دو گولی دوپہر اور رات کھانے کے بعد کھلائیں

(۲) نوشادر۔ قلمی شورہ۔ ریوند خطائی۔ سنبل الطیب سازج ہندی۔ فلفل گرد سب دس دس گرام لیکر کوٹ پیس کر سفوف بنائیں

مقدار خوراک۔ چار رتی سے ایک گرام

مطبوخ جڑ کاسنی۔ دبے ہوئے ورم جگر جڑ کاسنی۔ جڑ سونف۔ والا پانی ورم جگر بخار کمزوری جگر۔ بڑھی ہوئی تلی کے لئے مفید ہو سکتا ہے

(۳) ریوند چینی نوشادر۔ ہر ایک پانچ تولہ لیکر سفوف بنالیں اور ایک سے دو گرام تک پانی یا دودھ کی کچی لسی کے ہمراہ استعمال کریں

(۴) السی چار گرام نوشادر آدھا گرام پانی میں ملا کر آگ پر رکھیں جب پھٹ جائے تو صاف کریں اور ٹھنڈا کر کے پائیں

(۵) اجوائین دیسی چھ گرام سے نو گرام لیکر مٹی کے کورے برتن میں رات کو بھگو دیں صبح اس کا پانی نتھار کر مریض کو پلائیں

گھیکوار سے ہیپاٹائٹس کا علاج

گھیکوار کا گودے سے بھرپور پتا لیکر اس کو درمیان سے چیر کر صاف نوشادر ۵۰ گرام پھٹکری ۵۰ گرام سفوف کر کے تھوڑا تھوڑا ڈال دیں اور لٹکا دیں پھر اس میں سے جو پانی نکلتا رہے اس کو کسی صاف شیشی میں حفاظت سے رکھیں پھر دو سے دس قطرے پانی میں ملا کر پلائیں ورم جگر اور بڑھی ہوئی تلی کے لئے از حد مفید ہے بھوک بڑھانے اور معدہ کو طاقت دینے میں مفید پایا گیا ہے۔

قدرتی علاج

پرانے ورم جگر کے لئے اونٹنی کا دودھ ایک چھٹانک میں شربت بزوری ۲۵ گرام ملا کر پلائیں اس کے علاوہ قدرتی علاج میں مریض کو کئی روز تک صرف دہی پر رکھا جائے تو اس سے بہتر نتائج حاصل ہو سکتے ہیں

غذا بکری کا شوربہ کدو مونگ کی دال، چپاتی گندم دلیا سرکہ انجیر مولی کا اچار وغیرہ اس مرض کی بہترین غذائیں آب سنگترہ انگور سیب اور انار وغیرہ بہترین جوس سمجھے جاتے ہیں

از حکیم محمد غیاث ربانی شارجہ (بشکریہ روحانی ڈائجسٹ اکتوبر 2001)

ہیپاٹائٹس بی

ہیپاٹائٹس بی ایڈز کی طرح ایک نہایت مہلک مرض ہے یہ دراصل ورم جگر کی شکایت ہوتی ہے جسے انسانیت کے ایک نہایت خطرناک بیماری میں شمار کیا جاتا ہے اسی کے ساتھ یہ بات بھی قابل اطمینان ہے کہ اب اس مرض کا حفاظتی ٹیکہ دستیاب ہے اندازہ ہے کہ اب تک دو ہزار ملین افراد اس وائرس سے متاثر ہو چکے ہیں اور ان میں سے ۵۰ ملین افراد میں اس کا وائرس ایک عرصے سے موجود چلا آرہا ہے یعنی ان کا مرض پرانا اور لاعلاج ہو چکا ہے چنانچہ ان افراد کے جگر سکڑن (اصغر الکبد) یعنی سروسز آف دی لور اور سرطان جگر میں مبتلا کے خطرات موجود ہیں ان دونوں امراض سے ہر سال ایک ملین افراد ہلاک ہو رہے ہیں اگرچہ اس کا حفاظتی ٹیکہ پرانے مریضوں کے لئے موثر نہیں ہے لیکن یہ ٹیکہ لگوانے والوں کے لئے ۲۵ فیصد مفید ہے یہ دنیا کا پہلا ٹیکہ ہے جو ایک مہلک سرطان میں مفید اور موثر ثابت ہو رہا ہے یہی سبب ہے کہ عالمی ادارہ صحت کی کوشش ہے کہ دنیا کے تمام بچوں کو یہ ٹیکہ لگ جائے۔ چنانچہ اس وقت دنیا کے ۱۰۰ ملکوں نے اسے حفاظتی ٹیکوں کے پروگرام میں شامل کر لیا ہے لیکن چونکہ یہ ٹیکہ بہت مہنگا ہے اس لئے دنیا کے غریب ترین ملکوں کی حکومتیں حفاظتی ٹیکوں کے اپنے

پروگراموں میں اسے شامل کرنے سے قاصر ہیں طبی اور اخلاقی اعتبار
سے یہ صورت حال قبول نہیں کی جاسکتی یہ ایک ایسا مسئلہ صحت ہے کہ
جس کا عالمی سطح پر حل ہونا ضروری ہے

ہیپاٹائٹس کیا ہے ؟

ہیپاٹائٹس کے معنی جگر کی سوجن یا ورم کے ہیں اس سوجن کا
سبب پانچ وائرس ہوتے ہیں مثلاً الف ۔ب ۔ج ۔د اور ہ (اے ۔ بی
سی ۔ڈی ۔ای) ان میں سے وائرس بی سے ہونے والا ورم جگر سب سے
زیادہ مہلک اور خطرناک ثابت ہوتا ہے دیگر قسم کے وائرسوں کے مقابلے
میں اس وائرس سے ہونے والا یرقان (پیلیا) ہفتوں جاری رہتا ہے اس
میں جلد اور آنکھیں زرد ہو جاتی ہیں پیشاب کی رنگت بہت گہری ہو کر
مریض تھکن ۔ متلی اور الٹیوں کی شکایت کا شکار ہو جاتا ہے پیٹ میں
درد ہوتا ہے اس سے صحت یاب ہونے میں کئی مہینے بلکہ کئی سال لگ
جاتے ہیں ان میں سے کچھ کے وائرس مریض کے جسم میں مستقل ڈیرہ
ڈال لیتے ہیں جس کی وجہ سے کئی سال بعد وہ جگر کی سکڑن یا جگر کے
سرطان میں مبتلا ہو جاتا ہے ایسے وائرسوں میں وائرس کی قسم بی سب
سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے اور صرف اس وائرس کا ٹیکا ہی اب فراہم ہے
اور کم

اس کے سبب سے زیادہ مریض ترقی پزیر ملکوں سے تعلق رکھتے ہیں (صحرائے اعظم افریقہ کے ذیلی ملک زیادہ تر ایشیا اور بحر الکاہل کے ملک) اور یہ وائرس یہاں کے بچوں میں سرایت کر جاتا ہے ۸ سے ۵ فیصد آبادی میں یہ مرض پرانا ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان ملکوں میں ہیپاٹائٹس بی کی وجہ سے ہونے والے سرطان جگر سے اموات زیادہ ہوتیں اس کی وجہ سے ایمیزن کے علاوہ مشرق وسطی اور بر صغیر ہند میں پانچ فیصد افراد میں یہ وائرس موجود ہوتا ہے مغربی یورپ شمالی امریکہ میں اس کی چھوت سب سے کم ہے یعنی محض ایک فیصد

مرض لگتا کیسے ہے؟

ورم جگر کا یہ وائرس ایڈز کی طرح خون کی منتقلی اور قریبی تعلق کی وجہ سے پھیلتا ہے لیکن ہیپاٹائٹس بی ایڈز کے وائرس کے مقابلے میں پچاس گنا زیادہ متعدی ہے ترقی پزیر ملکوں میں وائرس ماؤں کے ہاں پیدا ہونے بچے بھی اس وائرس زدہ ماؤں کے ہاں پیدا ہونے والے بچے بھی اس وائرس کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں ایڈز کے برخلاف یہ وائرس ایک ہی گھر کے بچوں کو ایک دوسرے سے لگ جاتا ہے مریض کے لئے استعمال ہونے والی سوئیاں اگر پوری طرح صاف نہ کی جائیں تو ان سے بھی یہ دوسرے شخص کو لگ جاتا ہے اس طرح وائرس زدہ شخص کا خون دوسرے

شخص کو دینے سے ہیپاٹائٹس بی کا مرض لگ جاتا ہے بچپن میں یہ مرض

لگ جانے کی صورت میں وہ اس کے پرانے مریض بن جاتے ہیں اس لئے

یہ بہت ضروری ہے کہ دنیا بھر کے بچوں کو اس کا حفاظتی ٹیکا لگ جائے

مغربی یورپ اور شمالی امریکا میں چونکہ حاملہ خواتین میں اس کا

کھوج شروع ہی میں لگ جاتا ہے اور بچوں کو پیدا ہوتے ہی اس کا حفاظی ٹیکا

لگا دیا جاتا ہے یا دوسری دوائیں استعمال کرا دی جاتی ہیں اس لئے یہ زیادہ

نہیں پھیلتا۔ ان ملکوں میں یہ مرض زیادہ تر یہاں عام بے لگام جنسی بے راہ

روی کے نتیجے میں لگتا ہے اس کے علاوہ نشوں کے انجکشنوں کے لئے

استعمال ہونے والی سوئیاں بھی اس کا سبب بن جاتی ہیں خوشحال ملکوں کے

باشندے سیر و سیاحت کے دوران متاثرہ افراد سے ملاپ کی وجہ سے یہ

وائرس اپنے جسم میں داخل کر لیتے ہیں چونکہ اس وائرس سے صحت و

علاج کے شعبے سے تعلق رکھنے والے افراد بھی متاثر ہو سکتے ہیں اس

لئے ان کے لئے اس ٹیکے کا لگانا بہت ضروری ہو جاتا ہے یہ مرض آلودہ

پانی اور غذا سے بھی پھیلتا ہے اس لئے ایک دوسرے کا جھوٹا کھانا اور ایک

ہی برتن استعمال کرنے سے بچنا ضروری ہے

کیا یہ مرض قابل علاج ہے؟

سرطان جگر تقریباً قطعی طور پر مہلک ہوتا ہے اور یہ ۳۵ سے

۱۵ سال میں عموماً ظاہر ہوتا ہے یہ عمر بہت اہم ہوتی ہے کیوں کہ اس میں انسان خاندان اور معاشرے کی تعمیر و پرورش کے لئے سرگرم ہوتا ہے اس عمر میں اس کے بچوں کے لئے اس کا وجود بہت ضروری ہوتا ہے اس عمر ماں باپ سے محرومی پورے خاندان کے لئے تباہی کا سبب بن جاتی ہے ترقی پزیر ملکوں میں مریض کی تشخیص کے چند مہینوں میں مریض چل بستا ہے ترقی یافتہ ملکوں میں سرجری اور کیموں تھیراپی سے زندگی کے چند سال بڑھ سکتے ہیں اس مرض کے پرانے مریضوں کا علاج انٹرفیرن نامی ضدوائرس سے کیا جاتا ہے لیکن اس کے لئے ہزاروں ڈالر درکار ہوتے ہیں نتیجہ یہ کہ غریب ملکوں کے مریض اس دوا کے خریدنے کی سکت ہی نہیں رکھتے

جگر کی سکرُن کے بعض مریضوں میں نئے جگر کی پیوند کاری کی جاتی ہے جس کی کامیابی یقینی نہیں ہوتی اس لئے بہتر صورت یہی ہے کہ اس مرض کا مقابلہ حفاظتی ٹیکہ سے کیا جائے ٹیکے وعلاج پر ترجیح دی جائے

کتنا مفید اور کتنا موثر؟

۱۹۸۲ سے اب تک یہ ٹیکہ لاکھوں افراد کو لگ چکا ہے اور یہ نہائت موثر اور مفید ثابت ہو چکا ہے اس کی کامیابی کی شرح ۹۵ فیصد قرار

۔ بن گئی ہے دنیا کے کئی ملکوں میں کہ جہاں ۸ سے ۱۵ فیصد بچے اس
وائرس کے پرانے مریض بن جاتے تھے۔ اس ٹیکے کی وجہ سے ایسے بچوں
کی شرح محض ایک فیصد رہ گئی ہے دیگر مبالغوں سے یہ تصدیق بھی
ہو گئی ہے کہ اس کی وجہ سے سرطان جگر کی شرح بہت کم ہو گئی ہے
یہی وجہ ہے کہ عالمی ادارہ صحت کی کاوشوں سے اب دنیا کے ایک
سو ملکوں نے اس ٹیکے کو اپنے حفاظتی ٹیکوں کے پروگرام میں شامل
کر لیا ہے جن میں پاکستان بھی شامل ہے (ماخوذ از ہمدرد صحت اکتوبر 2001)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ورم جگر

اسباب۔ جگر کے ورم کی کئی وجوہات ہیں اس میں وائرس بیکٹیریا یا زہریلے مادے دوائیں شراب اور جسم میں ہونے والے کیمیائی توڑ پھوڑ (Catabolism) کی بیماریاں شامل ہیں۔ موجودہ دور میں اس کی عام وجہ (Hepatitis) ہیپاٹائٹس ہے۔

علامات

اس وائرس کی وجوہات سے ہونے والے ورم مختلف درجات میں میں مریض پر ظاہر ہوتے ہیں مثلاً حاد ورم (Acute) یا مزمن (Chronic)

(۱) حاد ورم۔ بھوک کی کمی متلی قے تھکن نزلے یا فلو کی سی کیفیات کا ہونا جگر کا بڑھ جانا جگر میں درد ہونا اور یرقان کا ہونا اس مرض میں مریض غیر مخصوص علامات مثلاً بھوک کی کمی متلی اور تھکن کی شکایت کرتا ہے کچھ دن گزر جانے کے بعد پیٹ کے اوپر کے حصے میں دائیں طرف درد شروع ہو جاتا ہے اس کے بعد یرقان ہو جاتا ہے یرقان شروع ہوتے ہی غیر مخصوص علامات (بھوک کی کمی، تھکن، قے، متلی) میں زیادتی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس مرض میں پرہیز کے ساتھ علاج میں تقریباً ۹ سے ۱۲ ہفتے لگ جاتے ہیں۔

(۲) مزمن ورم۔ اگر ۵ دن سے زیادہ عرصہ جگر پر ورم رہے تو اس مرض کو مزمن ورم کہتے ہیں اسی حالت میں جگر بڑھ جاتا ہے پیٹ کے دائیں طرف درد ہوتا ہے اور یرقان ہو جاتا ہے

علاج

(۱) فیروزی رنگ پانی صبح شام

(۲) زرد رنگ پانی کھانا کھانے سے آدھا گھنٹہ پہلے

(۳) سفید رنگ پانی کھانے کے بعد

(۴) آسمانی رنگ کی روشنی پیٹ کے دائیں طرف جگر کے مقام پر روزانہ پندرہ منٹ تک ڈالیں

زرد شعاعوں کا تیل جگر کی جگہ پیٹ پر مالش کریں ۔

(۵) مالش کے لئے مرہم زرد بھی استعمال کیا جاسکتا ہے

از کلر تھیراپی از خواجہ شمس الدین عظیمی کراچی

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ ☆

یرقان اصفر

قارئین اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے اتنی ہمت اور قوت دی کہ میں آپ کے علم میں اضافہ کے لئے ہیپاٹائٹس یعنی یرقان کی حقیقت ماہیت اس کے نقصانات اور اس کا قانون مفرد اعضاء کے تحت اصولی علاج پیش کر سکوں۔

افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ۱۵ بیس سالوں سے فرنگی ڈاکٹروں ' فرنگی دوا ساز کمپنیوں نے ہیپاٹائٹس کے خلاف آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے افسوس تو اس بات کا ہے کہ جتنا اس سے ڈرایا ہے اور جس قدر اسے خوفناک صورت میں پیش کیا ہے اتنی نہ تو اس کی ماہیت حقیقت پیش کی ہے اور نہ ہی اس کا موثر علاج پیش کیا ہے اور نہ ہی اس کے کیفیاتی خلطی عضوی اسباب بیان کئے ہیں بلکہ ایسے اسباب پیش کئے ہیں جن سے بچنا نا صرف مشکل ہے بلکہ انتہائی ناممکن ہے اور جس شخص کو یرقان ہیپاٹائٹس ہو جائے اسے معاشرے (گھریلو ماحول) میں رہنا نہ صرف مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے۔

کیونکہ ایسے مریض کا کسی کے پاس رہنا کھانا پینا مل کر کاروبار کرنا نہ صرف ناممکن ہے بلکہ اسے اپنے ازدواجی تعلقات سے بھی منع کر دیا گیا ہے

ہیپاٹائٹس اور

ایسے شخص کو حج کرنے روزی کمانے کے لئے دوسرے ملک جانے سے پہلے ہیپاٹائیٹس کے وائرس سے پاک ہونا لازمی ہے ورنہ وہ بیرون ملک سفر بھی نہیں کرسکتا۔ یہ سارا فرنگی طب کا پھیلایا ہوا خوف ہے تاکہ ان کی بنائی ہوئی ادویات زیادہ سے زیادہ فروخت ہو سکیں کیونکہ عام مشہور ہے کہ جب کسی کو اچھی طرح ڈرا لیا جائے تو پھر اس سے جتنے دل چاہے پیسے لے لئے جائیں جب تک مریض اپنی مرض سے ڈرے گا نہیں اس وقت تک وہ منہ مانگی رقم نہیں دے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فارماکوپیا

پریکٹس آف میڈیسن

ہیپاٹائیٹس تاریخ کے آئینے میں

ہیپاٹائیٹس (یرقان) جسے اس انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ ہر شخص خواہ وہ حکیم یا ڈاکٹر ہو یا عام آدمی ہو اس کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ خطرناک مرض کی ابتدا کس زمانہ یا دور میں ہوئی اور اس کائنات میں کس قسم کی تبدیلیاں ہوئیں جس سے یہ خوفناک بیماری پیدا ہوئی اور کیا یہ شروع ہی سے اتنی خطرناک صورت میں پیدا ہوئی ہو گی یا بعد میں اس نے یہ خوفناک صورت اختیار کی۔

یرقان کی ابتدا

قارئین جب سے انسان اس کائنات میں معرض وجود میں آیا ہے اس وقت سے وہ تندرستی اور بیماری سے دوچار ہوتا آیا ہے البتہ پہلے زمانے میں کائنات کی ہر شے تازہ تھی آب وہوا پاک صاف تھی موجودزمانہ کی طرح ملاوٹ شدہ اور خود ساختہ غذائیں نہیں تھیں انسان کو پیٹ کا دوزخ بھرنے کے لئے صاف پانی تھا ماحول صاف ستھرا تھا کہیں نہ تو زمین کا جھگڑا تھا اور نہ ہی مال وزر اور عورتوں کا۔ انسان ہر قسم کی پریشانیوں اور جھگڑوں سے بے بہرہ تھا جب اسے کھانے کی ضرورت پیش آئی تو وہ

پاتا تھا اور درختوں کے پتے جڑیں اور تازہ پھل فروٹ کھا لیتا تھا موجودہ دور کی طرح اسے کسی قسم کا لالچ نہ تھا نہ ہی یہ بات تھی کہ وہ کسی چیز کو مہنگی یا سستی ہونے کی بنا پر کھاتا تھا لہٰذا ابتداء کا انسان شاذ نادر ہی بیمار ہوتا تھا۔

جوں جوں زمانے میں ترقی ہوئی اور انسانی آبادی بڑھنے لگی تو اس کی ضروریات بھی بڑھنے لگیں اسے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے فکر دامن گیر ہوئی ہر شخص اپنے کنبے کو بڑا کرنے کی فکر میں تھا اسے دوسروں سے سبقت لینے کا شوق پیدا ہوا لہٰذا آہستہ آہستہ انسان پہلے سے زیادہ ضرورت مند اور لالچی ہونے لگا اس نے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے قدرتی وسائل جمع کرنے شروع کر دئے یعنی زیادہ سے زیادہ زمین حاصل کرنے کی طلب ہوئی تاکہ اس سے اپنی اور اپنے خاندان کی ضروریات وافر مقدار میں پوری کر سکے بلکہ کاہل اور نااہل لوگ بھی ان اجناس اور فروٹس کی کاشت کر کیا نہیں مہنگے داموں فروخت کرنے لگے جوں جوں لوگوں نے سہل پسندی اختیار کی تو ایسے لوگوں نے زیادہ سے زیادہ اجناس پیدا کرنا شروع کر دیں آہستہ آہستہ کاہل اور نااہل لوگوں نے اجناس کا سٹاک شروع کر دیا اور ان کی قیمت زیادہ کر دی ساتھ ہی ان میں ملاوٹ شروع کر دی تاکہ اور زیادہ منافع کمایا جا سکے اس طرح ناخالص چیزوں نے انسانوں کو بیمار کرنا شروع کر دیا جو لوگ محنتی تھے اور خود غذائی ضروریات پیدا کرتے اور اکٹھی کرتے تھے وہ تندرست رہنے لگے جو

ست کاہل اور آرام پرست تھے وہ مختلف بیماریوں کا شکار ہونے لگے۔

ایسی صورتوں میں کمزور نحیف اور بیمار لوگوں کو دوبارہ صحت مند کرنے کے لئے کوششیں ہونے لگیں کچھ ذہین لوگوں نے بیاروں کو صحت مند کرنے کے لئے غذائیں تجویز کرنا شروع کر دیں جس غذا کے کھانے سے مریض کی تکلیف بڑھنے کا خطرہ ہوتا وہ غذا اسے بند کر دی جاتی اور جس سے فائدہ کی امید ہوتی وہ اسے کھانے کی ہدایت کی جاتی

انہی ذہین لوگوں نے آہستہ آہستہ جڑی بوٹیاں بیمار لوگوں کو کھلانی شروع کر دیں ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل ہونے لگی اور ان کے تجربات وسیع ہونے لگے اور اس طرح غذاؤں کے ساتھ جڑی بوٹیوں سے بھی شفاء ہونے لگی۔

شروع میں ایسے لوگ زبانی مخصوص غذاؤں اور بوٹیوں کے فوائد یاد رکھنے اور ان سے خلق خدا کو مستفید کرنے لگے اور زبانی ہی اپنے ذہین بچوں اور جوانوں کو سکھاتے رہے۔ جو ذہین لوگ تجربات سکھاتے تھے وہ طبیب اور معالج کہلانے لگے اور جو لوگ جڑی بوٹیوں کا علم سیکھتے تھے وہ شاگرد کہلانے لگے۔

جب جوں جوں مختلف بیماریوں کی تعداد بڑھنے لگی اور ان کے علاج کے لئے نسخہ جات بھی بڑھتے گئے تو انہیں زبانی یاد رکھنا مشکل ہو گیا لہٰذا ذہین لوگوں نے اپنے تجربات اور نسخہ جات کو نوٹس کی صورت میں

پہچانا گیا اور
تحریر کرنا شروع کر دیا اسی طرح طبی علم بڑھتا گیا اور کتابی صورت میں
محفوظ ہونے لگا پھر جب اغذیہ ادویہ مسلسل استعمال کرنا شروع کی گئیں
تو ان سے کسی جڑی بوٹی سے بدن انسان ٹھنڈا ہو جاتا تو اسے ٹھنڈی بوٹی کہا
جانے لگا اسے گرم امراض میں استعمال کیا جاتا اسی طرح جس بوٹی کے
استعمال سے بدن انسان میں خشکی پیدا ہوتی تو اسے خشک بوٹی کہا جاتا
علیٰ ہذا القیاس بعض بوٹیوں کے استعمال سے جسم میں رطوبات پیدا
ہونے لگتیں تو اسے تر بوٹی قرار دیا جانے لگا اس طرح غذاؤں اور بوٹیوں کے
مزاج کا تصور پیدا ہوا اسی طرح ان اغذیہ ادویہ کے استعمال سے بدن
انسان کے رنگ بدلنے شروع ہوئے مسلسل کچھ دن یا کچھ عرصہ استعمال
سے جو رنگ ہوتا تو کہا جاتا کہ اس بوٹی کے استعمال سے بدن کا رنگ پیلا ہو
جاتا ہے اور اس بوٹی کے استعمال سے جسم میں سیاہی ظاہر ہو جاتی ہے اسی
طرح کسی بوٹی کے استعمال سے جسم کا رنگ سفیدی مائل (پھیکا) ہو جاتا تو
اسے بلغم پیدا کرنے والی بوٹی کہا جاتا اسی طرح جن غذاؤں اور بوٹیوں کے
استعمال سے جسم انسان کا رنگ سرخی مائل ہو جاتا انہیں مولد خون کہا جاتا
اس طرح طبی دنیا میں اخلاط کا تصور پیدا ہونے لگا اور انہیں اخلاط کے
نام پر امراض کا نام رکھ دیا جاتا اور انہی اخلاط کا تعلق بدن انسان کے حیاتی
اعضاء سے جوڑ دیا جاتا مثلاً بلغم کا تعلق دماغ سودا کا تعلق عضلات اور صفرا
کا تعلق جگر و غدد سے ہے مثلاً جن ادویہ سے بدن انسان میں بلغم اور

رطوبات بڑھ جاتیں جس سے بدن انسان کا رنگ بھی سفیدی مائل پیشاب بھی سفیدی مائل جسم میں ناطاقتی ہونے لگتی تو ایسے مریض کو یرقان ابیض کا مریض کہا جانے لگا یعنی لفظ یرقان معرض وجود میں آگیا

اسی طرح جب ایسی اغذیہ ادویہ سے جسم انسان کے خون اور بدن میں خلط سودا بڑھ جاتی تو بدن کا رنگ سیاہ ہو جاتا جسم میں خشکی بڑھ جاتی اور رطوبات میں کمی ہو جاتی تو ایسے مریض کو یرقان اسود کا مریض کہا جانے لگا

اسی طرح جب گرم خشک ماحول گرم خشک اغذیہ ادویہ کا کثرت استعمال سے جسم میں خلط صفراء بڑھ جانے سے صفراء کی زیادتی سے جسم کا رنگ بھی پیلا ہو جاتا تو ایسے مریض کو یرقان اصفر میں مبتلا سمجھا جاتا اس مرض میں چونکہ جسم اور آنکھوں کا رنگ پیلا ہو جاتا ہے اس لئے اسے پیلیا کا مریض کہا جانے لگا۔

چونکہ یہ طبی معلومات تجربات اور ترکیبات بے شمار جمع ہو گئے تھے انہیں زبانی یاد رکھنا مشکل ہو گیا لہٰذا انہیں ضائع ہونے سے بچانے کے لئے تحریر کرنا شروع کر دیا تاکہ جب بھی نسخہ کے اجزاء ان کی ترکیب تیاری دیکھنا پڑتیں تو تو مذکورہ ہدایات کے مطابق تیار کر کے بیماریوں کے ازالہ کے لئے استعمال کیا جا سکے۔

اس وقت تک صرف قلمی مسودے ہوا کرتے تھے جو کسی ذہین

حکیم کی ساری زندگی کے تجربات پر مشتمل ہوا کرتے تھے اس تصور کو مزید آگے بڑھانے اور زیادہ سے زیادہ عوام الناس تک پہنچانے کے لئے کاغذ تیار کیا گیا اور چھاپے خانے بنائے گئے اس طرح یہ طبی علم کتابوں میں محفوظ ہونے لگا۔ ان کتب میں ایسی بنیادی معلومات تھیں جنہیں مشعل راہ بنا کر ان پر مزید تحقیقات کی گئیں جس سے نئے نظریات قانون اور اصول وضع کئے گئے اور خلق خدا کو زیادہ سے زیادہ مستفید کیا جانے لگا۔

نتیجہ بحث

قارئین اتنی لمبی تمہید بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بنی نوع انسان کو امراض و علامات سمجھنے ان کا موثر علاج کرنے کے لئے ہزاروں بلکہ لاکھوں سال لگ گئے پھر بھی اتنی دقیق تحقیقات کے باوجود چند امراض کا شافی علاج دریافت ہو سکا ہے جن میں طاعون' چیچک 'خسرہ' خناق' ہلک جانا' کالی کھانسی اور پولیو وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

لیکن ان امراض اور علامات کا علاج احتیاطی طور پر ہی کیا جا سکا البتہ جن انسانوں میں یہ امراض وعلامات پیدا ہو جائیں تو پھر ان کا علاج مشکل سے ہونے لگا ان امراض وعلامات کو مسکنات اور مخدرات سے دبایا تو جا سکتا ہے مگر مستقل شفایاب نہیں کیا جا سکتا۔

مثلاً اگر کسی کو چیچک ہو جائے تو پھر اس کا طبی دنیا کے پاس اور کوئی

علاج نہیں ہے اسے وقتی طور پر دبایا اور روکا تو جا سکتا ہے

البتہ

کسی بچے جوان اور بوڑھے کو جسے ابھی تک چیچک پیدا نہیں ہوئی ایسے تندرست شخص کے جسم میں چیچک کی زہر داخل کر دی جاتی ہے جس سے جہاں چیچک کی زہر لگائی جاتی ہے وہاں چیچک کے چند دانے نکل آتے ہیں اور آرام آجاتا ہے تو پھر وہ بچہ جوان بوڑھا ساری زندگی چیچک سے محفوظ ہو جاتا ہے

کیونکہ

چیچک کا خاصہ یہ ہے کہ اگر ایک بار کسی کو چیچک مقامی طور پر یا سارے جسم پر نکل آئے اور بدن کی قوت مدافعت سے آرام آجائے تو پھر بدن میں چیچک کے خلاف ایسی قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے کہ ساری زندگی چیچک دوبارہ پیدا نہیں ہوتی یعنی وہ تمام عمر چیچک سے محفوظ رہے گا

لہٰذا

محققین نے اس اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے دنیا کے تمام تندرست انسانوں کو چیچک کی زہر کے ٹیکے سمال پاکس ویکسین کئی کئی بار لگائی جا چکی ہے جس سے ہم سب چیچک سے محفوظ ہو گئے ہیں۔

چیچک کا مریض لاؤ اور انعام لو

چونکہ اللہ تعالیٰ نے طبی محققین کو اپنی قدرت سے اتنی کامیابی دے دی ہے اس لئے محکمہ صحت پاکستان نے اخباروں اور پوسٹروں اور دیواروں پر اشتہار کے ذریعے یہ انعام پیش کیا کہ چیچک کا مریض لاؤ اور پانچ ہزار انعام لو۔

اس اصول کو محکمہ صحت نے ہر ملک کے عوام میں اپنے ایک سے پانچ سال کے بچے کو خناق کالی کھانسی پولیو کے ٹیکے لگانے کا ہر تین ماہ سے چھ ماہ بعد اعلان کیا ہے آج کل پولیو کے خلاف پانچ سال سے کم عمر کے بچوں کو لازمی گھر گھر جا کر قطرے پلانے کی مہم جاری ہے اس مہم کے دوران ایک ہی دن میں کروڑوں بچوں کو پولیو کے قطرے پلا دیئے جاتے ہیں۔

ان ویکسیوں یا قطروں سے کالی کھانسی پولیو خسرہ وغیرہ میں کافی حد تک کمی آگئی ہے اور کروڑوں انسانی جانیں محفوظ ہو گئی ہیں

البتہ

ان میں سے کسی کو اگر کوئی مرض لگ جائے تو اس کا علاج ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے اکثر علاج کے دوران مر جاتے ہیں۔

بد قسمتی سے اگر کسی کو ہیپاٹائٹس یا ایڈز ہو جائے تو چونکہ اس کا

علاج ایلوپیتھی میں مشکل ہے اسی وجہ سے ایلوپیتھی ڈاکٹروں نے آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے اور اس قدر خوف پھیلا دیا کہ خود ڈاکٹر ایڈز اور ہیپاٹائٹس کے مریضوں کی تشخیص کے دوران انہیں ہاتھ تک لگانے سے ڈرتے ہیں اور ہاتھ پر پلاسٹک کے دستانے چڑھا کر ہاتھ لگاتے یا ٹیکہ لگاتے ہیں۔

حالانکہ

ہیپاٹائٹس اتنی جلدی لگ جانے والی بیماری نہیں ہے کیونکہ اگر یہ متعدی ہوتی تو جب یہ کسی ایک شخص کو لگ جاتی اس اس کے گھر کے تمام افراد تھوڑے ہی عرصے میں اس مرض میں مبتلا ہو جاتے۔ اس کے علاوہ اس مریض سے ملنے جلنے والے تمام نہ سہی اکثر یرقان میں مبتلا ہو جاتے جب ایسے مریضوں کی تعداد ملک بھر اور شہر بھر میں زیادہ ہو جاتی تو تمام انسان ہیپاٹائٹس میں مبتلا ہو جاتے حقیقت یہ ہے کہ یرقان اتنی جلدی نہیں لگتا جب تک کسی انسان کا مزاج گرم خشک جگر میں تیزی اور صفراء کی انتہائی کثرت سے پیدائش شروع نہیں ہوتی اور صفراء کا اخراج بند نہیں ہو جاتا یرقانی یا ہیپاٹائٹس نہیں ہو سکتا۔

قارئین آگے چل کر میں اس کی حقیقت ماہیت اور ضرورت تفصیل سے بیان کروں گا کہ یرقان کا مریض اس وقت تک زیادہ تکلیف میں مبتلا نہیں ہوتا جب تک اس کے خون میں موجود صفراء میں خمیر

تعفن اور شدید کیمیائی تبدیلیاں پیدا نہیں ہو جاتیں یہی وجہ ہے کہ تمام
ڈاکٹر اور محققین طب یہ حقیقت لکھ رہے ہیں کہ بعض دفعہ کسی شخص کو کسی
یرقان کے مریض سے انتقال خون جنسی ملاپ یا سرنج کے ذریعے ہیپا
ٹائیٹس کا وائرس خون میں داخل نہیں ہو جاتا یا چھوت نہیں لگ جاتی ہے
ہفتوں مہینوں بلکہ دس بیس سالوں تک غیر معمولی تکلیف محسوس نہیں
کرتا کیونکہ اس کا جگر محفوظ اور اعتدال پر ہوتا ہے اور صفرا ضرورت کے
مطابق بنتا اور خرچ ہوتا رہتا ہے اور اس میں تعفن یا خمیر پیدا نہیں ہوتا۔

اس کے ساتھ ساتھ چھوت لگنے یا ہیپاٹائیٹس کا وائرس جسم میں
داخل ہونے کے بعد بھی یہ ضروری ہے کہ مریض کو گرم خشک غذائیں
ملیں ماحول گرم خشک ہو تاکہ ہیپاٹائیٹس کے وائرس کو نشو نماء پانے کا مو
قع اور وافر غذا اور ماحول ملے اور وائرس جلد سے جلد نشو نما پا کر مریض کو
یرقان کی علامات میں مبتلا کر دے۔

اس کے برعکس اگر

چھوت لگنے خون کے ذریعے وائرس جسم میں داخل ہونے کے
باوجود مریض کو غذا مرطوب کھاری ٹھنڈی ملتی رہے اور اس سے
ضرورت سے بھی کم صفراء پیدا ہو تو ایسی صورت میں ہیپاٹائیٹس کا وائرس نہ
تو نشو نما پا سکے گا اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی تکلیف دہ علامت نمودار ہو گی

بلکہ سرنج، چھوت یا خون میں منتقلی کے ذریعے داخل ہونے والا وائرس

بھوکا مر جائے گا۔

اس لئے یہ پروپیگنڈا غلط ہے کہ ہیپاٹائیٹس کے وائرس کی

چھوت لگنے والا ہر شخص ۱۰۰ فیصدی بیمار ہو جاتا ہے۔

طبّی دنیا نے کب ہیپاٹائیٹس کو تشخیص کیا؟

قارئین پچھلے صفحات میں تفصیل سے بتا چکا ہوں کہ جب ارسطو

افلاطون اور جالینوس وغیرہ نے اخلاط صفراء سودا اور بلغم اور خون تشخیص

کر لئے اس وقت ہی یرقان اصفر یرقان ابیض اور یرقان اسود

بھی تشخیص کر لئے تھے اور ان کے اسباب علامات اور علاج تحقیق کر لئے

تھے اور انہی ناموں سے ان کو بیان کیا جاتا ہے۔

ہاں

البتہ ہیپاٹائیٹس کا نام موجودہ میڈیکل سائینس اور ایلوپیتھی ڈاکٹر

حضرات نے نئی اصطلاح کے طور پر پیش کیا ہے جسے ابھی نصف صدی بھی

نہیں ہوئی اور اس کے خوفناک نتائج بیان کئے ہیں۔

ایلوپیتھی ڈاکٹر حضرات پہلے اسے یرقان کے نام سے بیان کرتے

تھے کیونکہ پہلے نہ تو اس کے جراثیم ملے تھے اور نہ ہی اس کے حقیقی

ہیپاٹائٹس اور اسباب و علاج معلوم ہوئے تھے۔ اس لئے ایلو پیتھی ڈاکٹر حضرات اسے لاعلاج تصور کیا کرتے تھے۔

ہیپاٹائیٹس کی اقسام

اب چونکہ اس کے جراثیم (وائرس) دریافت ہو گئے ہیں جن کی کم از کم پانچ اقسام A. B.C.D.E بتائی گئی ہیں ہر قسم کے نام پر یرقان کا نام رکھ کر پیش کیا گیا ہے مثلاً قسم A سے ہونے والے یرقان کو Hepatitis A اور B وائرس سے ہونے والے یرقان کو Hepatitis B اور C وائرس سے ہونے والے یرقان کو Hepatitis C اور D وائرس سے ہونے والے یرقان کو Hepatitis D اور اسی طرح E وائرس سے ہونے والے یرقان کو Hepatitis E کے نام سے پیش کیا گیا۔

Hepatitis ہیپاٹائیٹس کے پھیلاؤ کا طریقہ کار

قارئین میں چند محققین اور مصنفوں رسالوں کے ایڈیٹر صاحبان اور حکومتی سطح پر ہونے والے Hepatitis ہیپاٹائیٹس سیمینار پر مقررین کے بیان کردہ طریقہ کار یا اسباب من وعن پیش کر چکا ہوں تاکہ آپ ان کی تحقیق اور قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات سے مستفید ہو سکیں۔

ہاں

البتہ میں ان کی تحقیقات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی دانستہ
بکیوں کو پیش کر کے قانون مفرد اعضاء کے تحت حقائق بیان کرونگا اور
Hèpatitis ہیپاٹائیٹس کی بے معنی اقسام کو رد کرتے ہوئے ایک ہی قسم
ثابت کروں گا اور انہیں ایک درخت کے دم چھلے پتے پھل پھول اور
شاخیں ثابت کروں گا اور ان کا علاج بالکل اُسی طرح پیش کروں گا کہ جس
طرح الگ الگ پتوں پھولوں اور شاخوں پھلوں کو توڑ کر پھینکنے کی جائے
اگر درخت کی جڑ زمین سے اکھاڑ دی جائے تو تمام پتے پھول پھل مر جائیں
گے اور زمین صاف ہو جائے گی

بالکل اسی طرح

میں چونکہ یرقان یعنی Hepatitis ہیپاٹائیٹس کی مختلف
اقسام نہیں سمجھتا بلکہ حالات ماحول غذا دوائے اثرات سے صفراء میں
خمیر در خمیر سے جو تبدیلیاں یا کیمیائی حالتیں پیدا ہوتی ہیں وہ صرف صفرا
میں پیدا ہوتی ہیں اس لئے انہیں مختلف بیماریاں سمجھنا سراسر غلط ہے۔

کلیات نفیسی اور صفراء کی حالتیں

کلیات نفیسی جو طب یونانی کی بہت رہنما اور بنیادی کتاب ہے
میں صفراء کے متعلق مندرجہ ذیل حقائق سمجھائے گئے۔

اس کتاب کے صفحہ نمبر ۱۷ میں پہلے صفراء طبعی کی تشریح و توضیح اور اس کے فوائد اور افعال بیان کئے ہیں اسی صفحہ میں صفراء غیر طبعی کی خصوصیات اور اس میں خمیر در خمیر سے اس کی غیر طبعی افعال (تبدیلیاں) یوں بیان کئے ہیں۔

صفراء طبعی

صفراء طبعی کے اوصاف یہ ہیں کہ احمر ناصع (شوخ سرخ) ہوتا ہے وزن میں ہلکا ہوتا ہے اور یہ تیز ہوتا ہے

احمر ناصع (شوخ سرخ) یعنی زعفران کی پتی کی طرح خالص سرخ جس میں قدرے زردی ہو۔ اسی وجہ سے بعض لوگوں نے صفراء کو زرد کہا ہے (اور صفراء کے معنی بھی زرد کیے ہیں) کیونکہ احمر ناصع وہی رنگ ہے جس کو زرد زعفرانی کہا جاتا ہے

صفراء میں یہ رنگ کیونکر پیدا ہو گیا اس کے اسباب متعدد ہیں

(۱) صفراء بہت ہی زیادہ لطیف ہے اور لطافت کی وجہ سے خون کی سیاہی مائل سرخی زعفرانی زردی میں تبدیل ہو جاتی ہے جس طرح خون کے ساتھ یا سرخ شراب کے ساتھ جب کسی قدر پانی ملا دیا جاتا ہے تو اس کی رنگت میں شوخی اور زردی سی آجاتی ہے یہ ایک اصول ہے کہ جب ایک جسم لطیف و رقیق ہو جاتا ہے تو قوت بینائی اسی میں زیادہ نفوذ کرتی ہے اور

ہوائی جوہر کی طرح صاف ہو کر تقریباً شفاف ہو جاتا ہے

(۲) صفراء چونکہ کیلوس کا جھاگ ہے جو جگر میں پکتے وقت بنتا ہے اور کسی چیز کا جھاگ دراصل اس چیز کے لطیف اور ہلکے اجزاء ہوتے ہیں جن کے ساتھ ہوائی اجزاء مخلوط ہو جاتے ہیں ان لطیف اجزاء میں چونکہ شعاع نفوذ کر جاتی ہے اس لئے جھاگ میں شفافیت اور سفیدی آجاتی ہے یہی چیز صفراء میں شوخ سرخی پیدا کر دیتی ہے اس لئے سرخ اجزاء کے ساتھ جب شفاف اجزاء مل جائیں گے تو سرخی میں شوخی آہی جائے گی ۔

صفراء وزن میں ہلکا ہوتا ہے

کیونکہ صفراء میں اجزا ناریہ بہت زیادہ ہوتے ہیں اور اجزاء ناریہ طبعاً ہلکے ہی ہوتے ہیں اس لئے صفراء کے ساتھ اجزاء ہوائیہ مخلوط ہو تے ہیں خون کا وزن مخصوص تقریباً ۱۰۵۰ سے ۱۰۶۰ تک ہے اور صفرا کا وزن ۱۰۲۵ سے ۱۰۳۰ تک ہے اس سے ظاہر ہے کہ صفراء بمقابلہ خون کے بہت ہی ہلکا ہے اس وزن کو معیار بنا کر ایک ہزار فرض کیا گیا ہے چنانچہ خون اور صفراء دونوں پانی سے بھاری ہیں

صفراء تیز ہوتا ہے

کیونکہ صفراء میں حرارت غالب ہوتی ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ جسے صفراوی قے ہوتی ہے وہ اپنے منہ اور معدے میں جلن اور سوزش پاتا

ہے اور جسے صفراوی دست آتے ہیں وہ یہی کیفیت اپنے مقعد میں محسوس کرتا ہے۔

صفراء غیر طبعی

صفراء غیر طبعی وہ صفراء ہے جس سے وہ فوائد حاصل نہ ہوں جو اوپر صفراء طبعی کے بتائے گئے ہیں

صفراء غیر طبعی ہونے کی صورت یا تو یہ ہوئی کہ وہ غلیظ بلغم کے ساتھ مل جاتا ہے جسے صفراء محیہ کہتے ہیں ایسے صفراء کو محیہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ رنگ اور قوام میں انڈے کی زردی کے مشابہ ہوتا ہے یا وہ رقیق بلغم کے ساتھ مل جاتا ہے جسے مرہ صفراء کہتے ہیں

(۱) مرہ صفراء یہ نام لغوی معنی کے لحاظ سے اگرچہ صفراء کی اکثر اقسام پر بولا جاتا ہے کیونکہ چاروں اخلاط میں سے مرہ (پت) وہ خلط ہے جو مرارہ (پتہ) میں رہتی ہے جس کا مزہ کڑوا ہے لیکن صفراء کی اس قسم کا نام مرہ صفراء دو وجوہ سے رکھا گیا ہے

(۱) چونکہ صفراء کی ساری اقسام کے نام ان کے اسباب پر رکھ دیے گئے ہیں اس لئے اس خاص ہوئی قسم کا نام وہی رکھ دیا گیا ہے۔

(۲) چونکہ صفراء غیر طبعی کی اقسام میں سے یہ قسم زیادہ تر پائی جاتی ہے چونکہ بدن کے اندر رقیق بلغم اور صفراء کثیر الوجود ہے اور یہی قسم معدہ سے قے کے راستے زیادہ تر نکلتی ہے۔ اس لئے یہ گمان ہوا کہ جس چیز کا نام صفراء ہے وہ شائد یہی چیز ہے اس لئے تخصیص کے ساتھ صفراء کا عام نام اسے دے دیا گیا ہے

صفراء کی ان دونوں قسموں محیہ اور مرہ کا رنگ زرد ہے اور چونکہ طبعی صفراء کا رنگ سرخ ہے اور بلغم کا رنگ سفید ہے اور سفیدی جب سرخی کے ساتھ مل جاتی ہے تو زردی پیدا ہو جاتی ہے ہاں ان دونوں کے قوام میں فرق ہے۔

مرہ صفراء رقیق ہوتا ہے اور محیہ صفراء غلیظ ہوتا ہے۔

یا وہ جلے ہوئے سودا "سودائے احتراقی" کے ساتھ مل جاتا ہے تو اسے صفراء محترقہ کہتے ہیں پھر اس کی دو صورتیں ہیں

(۱) ایک تو یہ ہے کہ وہ سودائے احتراقی خود صفراء سے پیدا ہوا ہو اس طرح سودا کا کچھ حصہ مل جاتا ہے یہ دونوں قسم کے اجزاء باہم اس طرح مخلوط ہو جاتے ہیں کہ جلے ہوئے اجزاء اور نہ جلے ہوئے لطیف اجزاء میں کوئی تمیز باقی نہیں رہتی

(۲) دوسری صورت یہ ہے کہ وہ سودائے احتراقی باہر سے آکر صفراء کے ساتھ مخلوط ہو جائے

صفراء محترقہ

پہلی قسم جو خود صفرا کے احتراق سے حاصل ہوتا ہے اسے حقیقی طور پر صفراء محترقہ کہا جاتا ہے چونکہ یہ واقعی جلا ہوا ہوتا ہے اس لئے اسے صفراء محترقہ کہا جاتا ہے کیونکہ اس کی صفات بھی صفراء محترقہ کے مطابق ہوتی ہیں مثلاً خشکی اور حدت

یہ بھی واضح ہو کہ یہ جلا ہوا سودا جو صفراء کے ساتھ مخلوط ہو جاتا ہے یہ مقدار میں تھوڑا ہی ہونا چاہیئے اگر زیادہ ہوگا تو سودا میں شمار کیا جائے گا۔

یا یہ کہ صفراء بذات خود جل جاتا ہے جسے صفراء کراثی اور زنجاری کہتے ہیں یعنی صفراء کے بعض اجزاء جل کر سیاہ ہو جاتے ہیں اور باقی زرد اجزاء کے ساتھ مل کر زردی پیدا کر دیتے ہیں

صفراء کراثی اس کا نام کراثی اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس کی سبزی گندنے کے پتوں کی مانند سیاہی مائل ہوتی ہے

صفراء زنجاری اس کا نام زنجاری اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ زنگار کی طرح اس کی سبزی میں کچھ سفیدی بھی ہوتی ہے علی ہذا اس میں زنگار کی طرح لذع اور حدت بھی پائی جاتی ہے

صفراء زنجاری میں چونکہ احتراق زیادہ ہوتا ہے اس لئے یہ زہروں کے مشابہ ہے شیخ کا قول ہے کہ ممکن ہے کہ زنجاری کراثی سے

اس وقت پیدا ہوتا ہو جب کہ اس میں احتراق اس قدر شدید ہو جائے کہ اس کی رطوبتیں فنا ہو جائیں اور خشک ہونے کی وجہ سے اس کی رنگت سفیدی کی طرف مائل ہو جائے اس لئے حرارت جسم میں رطب سے پہلا ہی سیاہی پیدا کرتی ہے کیونکہ حرارت کی وجہ سے وہ شفاف اجزا بخارات بن کر اڑ جاتے ہیں جن میں روشنی سیدھی رفتار سے یا مڑ کر اور بل کھا کر نفوذ کیا کرتی ہے اور جن کی وجہ سے جسم میں سفیدی حاصل ہوا کرتی ہے جب یہ اجزاء اڑ جاتے ہیں تو صرف کثیف ارضیہ اجزاء رہ جاتے ہیں جن میں سیاہی ہوتی ہے پھر جب حرارت کا عمل زیادہ ہوتا ہے تو یہ اجزاء منتشر اور پراگندہ ہو جاتے ہیں اور ان میں تخلل اور پھیلاؤ ہو جاتا ہے جن میں خلاء کی وجہ سے ہوا داخل ہو جاتی ہے اور روشنی ان میں نفوذ کر کے ان کی سطحوں سے ہر طرف منعکس ہو کر سفیدی پیدا کر دیتی ہے

نور (روشنی) ہمیشہ شفاف جسم کے اندر ہی نفوذ کیا کرتی ہے اور جب سطحیں مختلف قسم کی محدب اور مقعر اور مختلف رخ کی ہوتی ہیں تو ان سطوح سے نور منعکس ہو کر دوسری سطوح کی طرف جاتا ہے سیاہ سرخ یا کسی اور رنگ کے شیشے کو جب پیس دیا جاتا ہے تو سفید رنگ کا سفوف بن جاتا ہے یہ سفیدی بھی نور کے اسی قسم کے تعاکس کا نتیجہ ہے پیسنے سے اس کے اجزاء متخلل ہو جاتے ہیں بیچ میں ہوا گھس جاتی ہے نورات کی تقسیم در تقسیم سے سطحیں بکثرت پیدا ہو جاتی ہیں اور نور اندر نفوذ کر کے اور مختلف

سطحوں سے ٹکرا کر منعکس ہوتا ہے جس سے وہ سفید نظر آنے لگتا ہے اس وجہ سے یعنی جل جانے کی وجہ سے یہ زہروں کے مشابہ ہے

یعنی زہروں کی طرح اس میں لذع حدت اور ردی کیفیت پائی جاتی ہے

ان دونوں قسموں کراثی اور زنجاری اور محترقہ میں فرق یہ ہے کہ صفراء محترقہ میں چونکہ احتراق کم لاحق ہوتا ہے اس لئیاس کے رنگ میں زیادہ سیاہی نہیں آنے پاتی (جیسا کہ کراثی میں ہوتا ہے) نیز صفراء محترقہ میں احتراق کے بعد لطف اجزاء باقی ہوتے ہیں۔

نتیجہ بحث (مضمون کے آخر میں مصنف لکھتا ہے کہ)

چونکہ صفراء کی ساری قسموں کا قوام ایک ہی ہوتا ہے۔ سب کی سب رقیق ہی ہوتی ہیں ان میں کوئی نمایاں فرق نہیں ہوتا اور سب کا مزہ بھی ایک ہی یعنی سب میں کڑاہٹ پائی جاتی ہے اس لئے ان دونوں امور کے لحاظ سے صفراء میں کوئی تقسیم نہیں کی گئی

اس سے کیا سبق ملتا ہے؟

قارئین کلیات نفیسی کے مصنف نے جو صفراء کی اقسام بیان کی ہیں مثلاً (۱) صفراء محیہ (۲) صفراء کراثی (۳) صفراء زنگاری (۴) صفراء احتراقی وہ صفراء حقیقی یا صفراء طبعی میں مختلف کیمیائی تبدیلیوں کے نام یا

جاتیں ہیں۔ ان سے کہیں یہ بات ثابت نہیں ہوتی ان کا مادہ ایک دوسرے سے مختلف ہے یا ان کے افعال ایک دوسرے سے مختلف ہو جاتے ہیں

اور

اس تشریح و توضیح سے یہ بھی کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ جو صفراء محیہ ہے اس کا مزاج اس کے بعد بننے والے صفراء کراثی کے مزاج سے مختلف ہوتا ہے

اسی طرح صفراء کراثی کے بعد بننے والے صفراء زنجاری (زنگاری) کے مزاج میں کوئی تبدیلی ثابت نہیں ہوتی علیٰ ہذاالقیاس صفراء کی چوتھی قسم کے مزاج میں کوئی تبدیلی ثابت نہیں ہوتی۔

بلکہ

مصنف نے مضمون کے آخر سطور میں خاص طور پر یہ لکھا ہے کہ

"چونکہ صفراء کی ساری قسموں کا قوام ایک ہی ہوتا ہے اور سب کی سب رقیق ہوتی ہیں اور ان میں نمایاں کوئی فرق نہیں ہوتا سب کا مذہ بھی ایک ہی ہے یعنی سب میں کڑواہٹ پائی جاتی ہے" اور ان دونوں امور کے لحاظ سے صفراء کی کوئی تقسیم نہیں کی گئی

لہٰذا ثابت ہوا کہ صفراء کی جتنی بھی اقسام بیان کی گئی ہیں وہ

خالص صفراء میں کیمیائی تبدیلیوں کی مختلف حالتیں یا شکلیں ہیں ورنہ ان میں کسی قسم کی بنیادی تبدیلی (مزاج ذائقہ) نہیں آئی ہوتی

اور

ان حقائق سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب بھی بدن میں ان کی کسی قسم کا علاج کرنا ہو گا تو اسے قانون مفرد اعضاء کے اصول (غدی عضلاتی) گرمی خشکی کا علاج (غدی اعصابی) گرمی تری سے ہی کرنا ہو گا۔

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں جب بھی بدن انسان میں جگر و غدد کا فعل تیز ہو گا اور اس کے نتیجے میں فاضل صفراء رک کر بگڑ جائے گا تو لازمی بدن انسان کو نقصان پہنچائے گا جس سے چھوٹی سے لے کر بڑی تمام خوفناک صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں چاہے مخصوص قسم کے وائرس یا جراثیم ہی کیوں نہ پیدا ہو گئے ہوں ان کا علاج غدی عضلاتی تحریک سمجھ کر گرم تر غذا غدی اعصابی سے کیا جائے گا۔

جوں جوں غدی اعصابی تحریک زور پکڑے گی ویسے ہی شفائی علامات پیدا ہونا شروع ہو جائیں گیں یعنی چاہے ہیپاٹائٹس اے ہو یا بی ہو اسی طرح ڈی ہو یا ای ہو سب کے سب غدی اعصابی تحریک سے دم دبا کر اس طرح بھاگ جائیں گے جیسے وہ بدن میں پیدا ہی نہیں ہوئے تھے اور مریض تندرست ہو جائے گا۔

قارئین

یادرکھیں آپ کو ہیپاٹائٹس اے بی سی اور ڈی وای کو مدنظر رکھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مرض کی شدت خفت کے تحت غذا دوا کی طاقت تجویز کرنا ہوگی

یعنی اگر صفراء کی مقدار معمولی بڑھی ہوئی ہے اور تکلیف بھی کم ہے تو غدی اعصابی غذا کے ساتھ دوا بھی غدی اعصابی محرک یا شدید دی جائے گی

اگر صفراء کی مقدار زیادہ اور تکلیف شدید ہوگی تو غذا کے ساتھ دوائیں مسہل اور اکسیر و تریاق تک استعمال کرائی جاسکتی ہے

ہاں

یہ کبھی نہیں سوچنا ہوگا کہ اس دوا سے غیر طبعی صفراء تو نکل جائے گا لیکن اس کے وائرس نکلیں گے یا نہیں یا اس کے وائرس بدن میں رہ نہ جائیں۔

یادرکھیں

جب آپ کا علاج صحیح ہوگا تو جہاں غیر طبعی صفراء بدن سے نکل جائے گا وہاں اس کے جراثیم بھی بھاگ جائیں گے

قارئین

یاد رکھیں آپ کو ہیپاٹائیٹس اے بی سی اور ڈی وای کو مد نظر رکھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ مرض کی شدت خفت کے تحت غذا دوا کی طاقت تجویز کرنا ہوگی

یعنی اگر صفراء کی مقدار معمولی بڑھی ہوئی ہے اور تکلیف بھی کم ہے تو غدی اعصابی غذا کے ساتھ دوا بھی غدی اعصابی محرک یا شدید دی جائے گی

اگر صفراء کی مقدار زیادہ اور تکلیف شدید ہو گی تو غذا کے ساتھ دوائیں مسہل اور اکسیر و تریاق تک استعمال کرائی جاسکتی ہے

ہاں

یہ کبھی نہیں سوچنا ہو گا کہ اس دوا سے غیر طبعی صفراء تو نکل جائے گا لیکن اس کے وائرس نکلیں گے یا نہیں یا اس کے وائرس بدن میں رہ نہ جائیں۔

یاد رکھیں

جب آپ کا علاج صحیح ہو گا تو جہاں غیر طبعی صفراء بدن سے نکل جائے گا وہاں اس کے جراثیم بھی بھاگ جائیں گے

کیونکہ

جراثیم جس صفراء کے خمیر سے پیدا ہوئے تھے وہ اسی نکلنے والے صفراء سے غذا کھاتے تھے اب جب کہ فاضل صفراء ہی بدن سے نکل جائے گا تو جراثیم کیسے اپنی نشو نما قائم رکھ سکیں گے بلکہ وہ بھوکے مر کر فضلہ کی صورت میں وہ بھی بدن سے باہر نکل آئیں گے۔

بدن سے نکلنے والی رطوبات سے استدلال

ہم ہیپاٹائیٹس کی مختلف قسموں (A.B.C.D.E) کو جو جگر کی ایک ہی رطوبت صفراء کی خمیر دار خمیر مختلف حالتیں ہیں بدن سے خارج ہونے والی رطوبت جو ناک سے خارج ہوا کرتی ہے سے اس طرح ثابت کر سکتے ہیں

مثلاً کسی مریض کو بعض مادی اور نفسیاتی اسباب سے ناک میں سوزش اور کرکری ہو کر پہلے چھینکیں آنا شروع ہو جاتی ہیں دوسرے دن پانی کی طرح پتلی رطوبات بہنا شروع ہو جاتی ہیں تیسرے دن وہ رطوبات پھیپھڑوں کی نالیوں میں جمع ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور کھانسی کی صورت میں خارج ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

چوتھے پانچویں دن ان رطوبات کے تعفن سے مریض کو شدید بخار چڑھ جاتا ہے اگر وہ بلغمی رطوبات کھانسی کے ذریعے نہ نکل سکیں تو ان میں

مزید تعفن پیدا ہو جاتا ہے جس سے وہ زہریلی صورت اختیار کر کے خون میں شامل ہو کر بزریعہ جلد یا مسامات بدن سے خارج ہونے کے لئے جلد میں ڈیرے ڈال لیتی ہیں اور دانوں اور پھنسیوں کی صورت میں خارج ہونا شروع ہو جاتی ہیں

نتیجہ

مندرجہ بالا رطوبات جو ناک میں سوزش کا باعث بنی تھیں جس سے چھینکیں آنا شروع ہوتی تھیں جنہیں طبیب حضرات فلو یا زکام کہتے ہیں ان میں سے جو رطوبات ناک کے ذریعے باہر خارج ہو گئیں ان سے بدن انسان محفوظ ہو گیا لیکن جو مریض کے حلق اور پھیھڑوں کی خلاؤں میں جمع ہو گئیں جو بصورت کھانسی نکلنا شروع ہو گئیں لیکن جو رطوبات پھیپھڑوں میں پڑی رہ گئیں وہ وہاں متعفن ہو گئیں اور خون کو زہریلا کر دیا ان میں خوردبین سے دیکھنے پر جراثیم یا وائرس بھی نظر آنے لگے جن کی شدت سے مریض کو بخار چڑھ گیا اور یہ بخار طبیعت مدبرہ بدن نے اس لئے چڑھایا ہے تاکہ ایک طرف ان میں پیدا ہونے والے جراثیم فنا (ہلاک) ہو جائیں دوسری طرف وہ رطوبات بخارات بن کر بدن سے براہ مسامات خارج ہو جائیں

لیکن

ان میں سے جو رطوبات بخارات بننے کے بعد براہ مسامات یا جلد خارج نہ ہو سکیں انہوں نے بدن کی جلد کو سوزش ناک کر دیا اور جلد کے ذریعے دانوں اور پھنسیوں کی شکل میں خارج ہونا شروع ہو گئیں انہی دانوں اور پھنسیوں کو طبیب حضرات موتی جھارا' خسرہ اور تور کی مبار کی وغیرہ مختلف ناموں سے پکارتے ہیں

قارئین ان جلد کے ذریعے نکلنے والے مادوں کو عوام عام طور پر اور طبیب حضرات خاص طور پر مریض کے لئے بہتر خیال کرتے ہیں اور مریض اور اس کے وارثوں کو جلد صحت یاب ہونے کی خوشخبری بھی دیتے ہیں کہ اب یہ دانے نکلنے شروع ہو گئے ہیں تو طبعت صحت کی طرف مائل ہو گئی ہے۔

حقیقت بھی یہ ہے کہ ان دانوں اور پھنسیوں کو طبیب حضرات بدن سے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں جونہی چند دن بخار قائم رہتا ہے تو دانے نکل نکل کر بدن صاف ستھرا کندن ہو جاتا ہے جب ان دانوں کا مادہ خون یا بدن میں ختم ہو جاتا ہے تو مریض صحت یاب ہو جاتا ہے

اس کے برعکس

اگر مریض یا طبیب حضرات کی غلطی سے ان متعفن رطوباتی مادوں کو بدن سے خارج ہونے سے روک دیا جائے تو اول مریض مر جاتا ہے

ورنہ بجو بگڑ کر کسی حیاتی عضو کو متاثر کر کے ہمیشہ کے لئے روگی کر دیتا ہے۔

اسی لئے عام دیہاتی عورتیں مرد بھی یہ حقیقت جان گئے ہیں کہ فاصل رطوبات اور بے کار مادے اگر جسم سے خارج ہو جائیں تو ہی بہتر ہے

میرے پاس کئی ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ ایک عورت مطب میں اپنے بچے کو لے کر آتی ہے جسے کھانسی چھینکیں نزلہ اور بخار وغیرہ کی علامات ہوتی ہیں تو وہ عورت دوا لینے سے پہلے پوچھتی ہے کہ حکیم صاحب میرے بچے کو کیا تکلیف ہے میں کہتا ہوں کہ اسے معیادی بخار ہے اور اسے موتی جھارا دانے یا خسرہ نکلنے کا خطرہ ہے۔ تو وہ عورت کہتی ہے کہ حکیم صاحب آپ نے میرے بچے کو بخار اتارنے کی دوا دینی ہے یا دانے روکنے کی دوا دینی ہے اگر ہم کہیں کہ بخار اتارنے کی دوا دیں اور دانے ختم کرنے کی دوا دیں گے تو وہ کبھی بھی دوا لینے پر آمادہ نہیں ہوتی کیونکہ وہ جانتی ہے کہ یہ دانے جب تک پورے نہ نکلیں گے بچہ ٹھیک نہ ہو گا بلکہ یہاں تک کہتے ہیں کہ اگر ایک دو دانے بھی اندر رہ گئے تب بھی دوبارہ مرض ہونے کا خطرہ ہے

ایک اہم حقیقت

قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ جب بھی کوئی حیاتی عضو (دل، دماغ اور جگر) تیزی میں آئے گا تو اس کے خون اور جسم میں اس کی [illegible]

(خلط) بڑھنا شروع ہو جائے گی اس اس میں شدید تیزی ہو جائے گی تو
اس کا مطلب یہ ہو گا کہ اس کی خلط بھی ضرورت سے زیادہ پیدا ہو گئی ہے اور
وہ بھی ضرورت سے زیادہ بدن سے خارج بھی ہوتی رہے گی۔

لیکن اگر تحریک کی تیزی کے ساتھ خلط بنتی تو زیادہ رہے
لیکن اس کا اخراج ضرورت کے مطابق نہ ہو تو اس خلط کے خون اور اعضاء
میں زیادہ دیر پڑا رہنے سے اس میں جراثیم یا وائرس بھی پیدا ہو جائیں گے
اور وہ مسلسل اپنی تعداد میں بڑھتے رہیں گے اور بدن کے لئے نقصان کا
باعث بنیں گے اور طرح طرح کی تکالیف اور علامات پیدا کرتے رہیں گے
جن سے انسان مر بھی سکتا ہے۔

لیکن

یہ جراثیم یا وائرس وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اپنی شکلیں یا
افعال تو بدلتے رہتے ہیں لیکن اس خلط میں نئی قسم کے جراثیم یا وائرس پیدا
نہیں ہونگے جیسا کہ ہیپاٹائٹس A.B.C.D.E کے وائرس مختلف قسم
کے تسلیم کئے گئے ہیں اس کا ثبوت ہم انسان کی منی میں پیدا ہونے والے
جراثیم اور اس کی نشونماء کے مختلف مراحل سے پیش کر سکتے ہیں

xxxxxxxxxxx

انسانی منی میں پیدا ہونے والے جراثیم سے استدلال

قارئین ہر نوجوان جب اپنی جوانی کو پہنچتا ہے تو منشائے الہی اور مشیت ایزدی سے اسکی نسل قائم دائم رکھنے کے لئے اس کے خصیے منی بہانا شروع کر دیتے ہیں جب منی بن کر خزانہ منی میں کچھ دیر رکتی ہے تو اس میں خمیر پیدا ہو کر جراثیم بن جاتے ہیں جنھیں طبیب حضرات جراثیم منویہ کہتے ہیں جب یہی جراثیم جنھیں ہم وائرس بھی کہہ سکتے ہیں اپنی نشو نما کر کے چست اور ایکٹو ہو جاتے ہیں اور وہاں ان کی تعداد کروڑوں میں ہو جاتی ہے اب اس منی میں کروڑوں جراثیم بن جانے کی وجہ سے ان کی غذا اس منی میں کم رہ جاتی ہے لہٰذا یہ جراثیم خوراک کی تلاش میں ادھر ادھر دوڑنا شروع کر دیتے ہیں جراثیم کی حرکات کی وجہ سے خزانہ منی میں دغدغہ یا منی خارج کرنے کی حاجت پیدا ہوتی ہے اب انسان اسے جنسی ملاپ کی صورت میں خارج کر دیتا ہے

اب یہ جراثیم ماں کے رحم میں غذا کی تلاش میں ادھر ادھر دوڑنا شروع کر دیتے ہیں قدرت الہی نے ماں کے خصیۃ الرحم میں ان جراثیم کی غذا مہیا کرنے کے لئے پہلے سے بیضے (انڈے) پیدا کئے ہوتے ہیں اور وہ جب

ماہ قاذف نالیوں کی راہ رحم میں اترتے رہتے ہیں

جب جنسی ملاپ ہوتا ہے تو کوئی خوش نصیب جراثیم قاذف نالی میں داخل ہو جاتا ہے جہاں اس کا ملاپ اس کی ماں کے بیضہ (انڈہ) سے ہو جاتا ہے اور وہ جراثیم اس انڈے میں داخل ہو جاتا ہے قدرت نے اس انڈے میں پہلے سے ہی غذا رکھی ہوتی ہے وہ جراثیم انڈے میں داخل ہوتے ہی اپنی غذا کھانا شروع کر دیتا ہے اور آہستہ آہستہ نشو نما پا کر انڈے میں موجود تمام خوراک کھالیتا ہے جب انڈے میں خوراک ختم ہو جاتی ہے تو وہ بڑا ہو کر ایک جونک کی مانند ہو کر قاذف نالی سے رحم میں اترتا ہے اور وہاں اپنی خوراک تلاش کرنی شروع کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے ماں کے رحم میں اس کے لئے وافر مقدار میں خوراک رکھی ہوتی ہے لہٰذا وہ اپنی ماں کے رحم میں جونک مانند چمٹ جاتا ہے اور اپنی نشو نما شروع کر دیتا ہے حتیٰ کہ ساڑھے آٹھ ماہ تک وہ رحم سے تمام غذا کھا کر ختم کر دیتا ہے جب رحم میں اس کی غذا ختم ہو جاتی ہے تو وہ بھوک سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہوا بچہ کی شکل میں ماں کے رحم سے باہر آجاتا ہے اب بچہ کے لئے قدرت الٰہی نے ماں کی چھاتیوں میں دودھ کی شکل میں غذا رکھی ہوتی ہے جب وہ ماں کے رحم سے باہر آتا ہے اور روتا ہے تو ماں کی مامتا جوش میں آتی ہے تو اس کی چھاتیوں میں فوارہ کی شکل میں دودھ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اس طرح وہ دو سال تک ان چھاتیوں سے دودھ حاصل کر کے اپنی غذا

ضروریات پوری کرتا اور بڑا ہوتا رہتا ہے اب ماں کی چھاتیوں میں بھی دودھ بتدریج بند ہو جاتا ہے یعنی یہاں بھی بچہ کی غذا ختم ہو جاتی ہے لہٰذا وہ حیوانی دودھ اور اجناس کھانا شروع کر دیتا ہے اور مسلسل اپنی نشوونما کرتا ہوا جوان ہو جاتا ہے اور اس دنیا کے کاروبار سنبھال لیتا ہے اچھلتا کودتا ہے اور وہ زمین اور سمندر اور پہاڑوں کو فتح کرنے لگتا ہے

اب وہ جہاں ماں باپ سے مدد حاصل کرتا تھا اب وہ اپنے ماں باپ کی مدد کرنے لگتا ہے اور ان کے فرائض سنبھال لیتا ہے اور مسلسل پچیس سے پچاس سال تک ایک طرف ماں باپ کی خدمت کرتا ہے اور دوسری طرف اپنی مثل پیدا کر کے اس کو پالتا پوستا ہے آہستہ آہستہ اس کے بال سفید ہو جاتے ہیں جسمانی اعضاء کمزور ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور مسلسل بڑھاپے کی طرف مائل ہونے لگتا ہے اور آہستہ آہستہ بوڑھا ہو کر اپنی عمر مکمل کر کے واپس اپنے خالق حقیقی کے پاس چلا جاتا ہے

حاصل کلام

مندرجہ بالا انسان کی ابتدا اور انتہا سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ جو جراثیم مرد کی منی میں پیدا ہوا تھا اس میں زمانہ کے حالات کے مطابق مختلف تبدیلیاں آتی رہیں اور اس کی شکلیں بھی بدلتی رہیں ان کے افعال میں بھی شدت خفت آتی رہی لیکن حقیقی میں وہ پہلے والا جراثیم ہی رہا البتہ اس کے

قدو قامت میں تبدیلیاں ہوتی رہیں اور اس کے افعال بھی کبھی سست اور کبھی تیز ہوتے رہے۔

بالکل یہی صورت ہیپاٹائٹس کے وائرسوں کی ہے وہ وائرس شروع میں صفراء میں پیدا ہوئے تھے پھر نشو نما پا کر جوان ہوئے اور بدن انسان کے لئے نقصان پہنچانے لگے

لہذا ہیپاٹائٹس کے جراثیم خواہ وہ A. B .C.D.E کسی بھی قسم کے ہوں وہ سب کے سب ایک ہی قسم کے ہوتے ہیں لیکن انسانی جراثیم کی طرح ابتداء میں یہ کمزور ہوتے ہیں آہستہ آہستہ جب بڑے ہو کر جوان ہو جاتے ہیں تو بدن انسان کے لئے نقصان کا باعث بن جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہیپاٹائٹس سی زیادہ خطرناک ہے کیونکہ اس کے جراثیم زیادہ جفاکش اور جوان ہو چکے ہیں

لہذا

ہیپاٹائٹس سی کے علاج کے لئے غدی اعصابی اغذیہ ادویہ مسہلات اکسیر اور تریاق کی صورت میں استعمال کرنا پڑیں گیں تاکہ انہیں جلد سے جلد خارج از بدن کیا جا سکے جن سے ان کی جڑیں اکھڑ جائیں اور مریض قلیل عرصہ میں ہی تندرست و توانا ہو جائے

قانون مفرد اعضاء میں ہیپاٹائٹس کی ماہیت و حقیقت

قارئین اب تک ہیپاٹائٹس کی ابتدائی معلومات بیان کر چکا ہوں
اور قابل قدر اور جدید حکماء کے ہیپاٹائٹس پر مضامین لکھ چکا ہوں میں ان
حکماء صاحبان کے مضامین من و عن پیش کیے ہیں جن کی تحقیقات سے آپ
مستفید ہو سکیں گے اس کے علاوہ میں ایلو پیتھک ڈاکٹر حضرات کی
ہیپاٹائٹس کی اقسام ہیپاٹائٹس A.B.C.D.E کو جنہیں ایک دوسری
سے مختلف بیان کیا ہے اور انہیں ایک دوسرے سے مختلف وائرسوں سے پیدا
ہونے والا مرض بتایا گیا ہے انہیں چند حقائق پیش کر کے غلط قرار دیتے ہو
ئے ایک ہی قسم کے وائرس اور ایک ہی خلط صفراء کے خمیر در خمیر سے ہو
نے والی تبدیلیاں ثابت کر کے ایک ہی قسم کا ہیپاٹائٹس ثابت کیا گیا ہے
اور سب کا علاج سوزش جگر اور خلط صفراء کا بگاڑ اور مرض کی شدت کو
غدی عضلاتی تشخیص کر کے غدی اعصابی علاج کرنے کی ہدایت کی گئی ہے

اب میں قانون مفرد اعضاء کے تحت مذید تشریح و توضیح کر کے
اس کے کیفیاتی نفسیاتی خلطی اور عضوی اسباب اور مخصوص علامات بیان
کر کے ان کا یقینی علاج پیش کروں گا۔

ہیپاٹائٹس اور قانون مفرد اعضاء

قارئین میرے سینکڑوں اور ہزاروں شاگرد ہیں ان میں اکثر روزانہ ٹیلی فون اور خطوط کے ذریعے پوچھتے ہیں کہ

ہیپاٹائیٹس کیا ہے؟

یہ کیسے پھیلتی ہے؟

کس تحریک میں ہوتی ہے؟

اس کے اسباب و علامات کیا ہیں؟

اور اس کا کیا علاج ہے؟

انہی دوستوں کے بے حد اصرار پر میں اس سال ماہنامہ قانون مفرد اعضاء کے پہلے دو شماروں کی جگہ ہیپاٹائیٹس اور قانون مفرد اعضاء پر خاص ایڈیشن شائع کرنے کا پروگرام بنایا ہے

ہیپاٹائیٹس کیا ہے؟

قارئین ہیپاٹائیٹس لاطینی زبان کا لفظ ہے جو ان الفاظ کے ملنے سے بنا ہے مثلاً ہیپا HEPA کے معنی جگر کے ہیں اور ٹائیٹس TITIS کے معنی سوزش کے ہیں لہٰذا جب دونوں الفاظ کو اکٹھا کیا گیا تو ہیپاٹائیٹس بن گیا یعنی اس کا مطلب ہوا کہ سوزش جگر کے معنی پر یہ لفظ بولا گیا ہے

سوزش جگر

ہم قانون مفرد اعضاء میں سوزش جگر کو جگر کے فعل میں تیزی یا جگر کی تحریک کہتے ہیں جس کے نتیجے میں جگر کی تیزی سے جگر پہلے سے زیادہ صفراء بنانے لگتا ہے اور اسے بنا بنا کر خون میں جمع کرنا شروع کر دیتا ہے کچھ عرصہ مسلسل تحریک سے جگر میں سوزش ہونا شروع ہو جاتی ہے اور خون میں خلط صفراء کے رکنے اور خمیر واجتماع سے اس میں جراثیم یا وائرس پیدا ہو جاتے ہیں
ساتھ ساتھ چونکہ خون میں جگر کی غذا پہلے سے زیادہ ہو چکی ہوتی ہے اس لئے خون کی آمد بھی جگر میں زیادہ ہو جاتی ہے جس سے اس میں سوزش بڑھتی رہتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے جگر میں درد اور بوجھ ہو جاتا ہے۔

ایک اہم سوال

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ہیپاٹائٹس سوزش جگر کا نام ہے تو اسے یرقان کا نام کیوں دیا جاتا ہے ؟یا یرقان کے نام سے کیوں پکارا جاتا ہے؟

ہیپاٹائٹس (سوزش جگر) کو یرقان کہنے کی وجہ

قارئین یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ بدن انسان کے تمام حیاتی وبنیادی اعضاء اپنی اپنی مخصوص غذا کھاتے ہیں اور اس سے نہ صرف وہ زندہ رہتے

ہیں بلکہ اپنی نشو نما بھی قائم رکھتے ہیں اور اپنے اپنے ذمہ کے تمام کام احسن طریقے سے انجام دیتے رہتے ہیں

البتہ

اگر خون میں جگر و غدد کی غذا (صفراء زیادہ مقدار میں جمع ہونا شروع ہو جائے) تو وہ آہستہ آہستہ بڑھتے بڑھتے ایک طرف جگر و غدد اور ان کے ماتحت اعضاء تیز سے تیز اور قوی کرنا شروع کر دیتی ہے دوسری طرف خون میں صفراوی خلط بڑھ جانے سے اپنا حقیقی رنگ (زرد صفراء) بڑھا دیتی ہے

جب صفراء سے لیس خون آنکھوں اور جلد میں آتا ہے تو ان کا رنگ بھی زرد نظر آنے لگتا ہے خصوصاً آنکھوں میں فوری واضح طور پر نظر آنے لگتا ہے

اگر صفراء کی کثرت بہت زیادہ ہو جائے تو اگر جلد پر سفید کپڑا بھی رگڑا جائے تو اس کا رنگ بھی زرد ہو جائے گا

چونکہ خون میں زرد خلط صفراء بڑھ جاتا ہے اسی حالت کو طب میں یرقان اصفر یا زرد یرقان کہتے ہیں چونکہ یہ حالت جگر کی تحریک یا تیزی اور سوزش کے نتیجے میں ظاہر ہوا کرتی ہے اس لئے ڈاکٹر حضرات اسے سوزش جگر یعنی ہیپاٹائٹس کا نام دینے لگتے ہیں

اسباب

سوزش جگر' ہیپاٹائٹس 'یرقان اصفر یا جگر کی تیزی و تحریک کے کیفیاتی ، نفسیاتی مادی خلطی اور عضوی اسباب ہوتے ہیں ان میں ۔ کوئی بھی حالت حد اعتدال سے بڑھ جائے تو یرقان یا ہیپاٹائٹس پیدا ہے

اگر ہیپاٹائٹس کا فوراً صحیح علاج نہ ہو سکے تو یہ مرض بگڑنا اور بگڑنا شروع ہو جاتی ہے چونکہ ابھی ان جراثیموں اور خلط صفراء کا اخراج بند ہوتا ہے اس لئے اس میں خمیر ور د خمیر تعفن ہو کر اس میں جراثیم (وائرس) پیدا ہوتے اور بڑھتے جاتے ہیں جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنی شکلیں بدلتے رہتے ہیں اپنی مثل لاکھوں اور کروڑوں کی صورت میں بڑھا کر انسان کو کمزور اور لاغر کر دیتے ہیں اور اگر مریض کا بروقت صحیح علاج نہ ہو سکے اسے ہلاک بھی کر دیتے ہیں

ہیپاٹائٹس کے اسباب میں ایک اہم فرق

قارئین آپ کسی بھی بڑے ایلوپیتھی ڈاکٹر کا ہیپاٹائٹس پر مضمون پڑھ لیں یا کسی ہومیو پیتھک ڈاکٹر کا ہیپاٹائٹس پر مضمون پڑھ لیں دونوں کے اسباب مرض معمولی فرق کے ساتھ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہو نگے 95% ڈاکٹر ہیپاٹائٹس کے اسباب نہ کیفیاتی نہ نفسیاتی نہ خلطی اور نہ

ہی عضوی لکھتے ہیں بلکہ وہ صرف اور صرف وائرس A.B.C.D.E کا نام دے کر سب کو مختلف شکلوں میں بیان کرتے ہیں

اور یہ وائرس تندرست انسانوں کو ایک دوسرے سے کھانے پینے ہاتھ ملانے ایک سرنج استعمال کرنے اور جنسی ملاپ سے ایک سے دوسرے کو یہ مرض لاحق ہونے کا سبب بتاتے ہیں اس کے علاوہ مریض کے برتن استعمال کرنے اس کا لعاب دہن لگنے اور مریض کا خون تندرست انسان کو لگنا وغیرہ بھی لکھتے ہیں

لیکن

ان اسباب سے ہیپاٹائٹس کی ماہیت وحقیقت کا ذرا بھی پتا نہیں چلتا کوئی ڈاکٹر مریض کو دیکھ کر یا اپنے مطب میں چیک کر کے مریض کی مرض تلاش نہیں کر سکتا بلکہ وہ لیبارٹری ٹیسٹوں کا محتاج ہوتا ہے دوسرے لفظوں میں وہ یہ کہتا ہے کہ مجھے خود کسی مرض کا علم نہیں میں ان مشینوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا مرض ہے؟ پھر دوا تجویز کروں گا

ایک خوفناک غلطی ہونے کا امکان

جب کسی ایلوپیتھک ڈاکٹر یا ہومیوپیتھک ڈاکٹر کے پاس کوئی مریض آتا ہے ڈاکٹر مریض سے ہسٹری سننے کے بعد لیبارٹری سے چند ٹیسٹ کرانے کی ہدایت کرتا ہے تو ڈاکٹر صاحب ان ٹیسٹوں کو بنیاد بنا کر نسخہ تجویز کر دیتا

ہے جس سے اکثر مریض بگڑ جاتے ہیں اور بعض مر بھی جاتے ہیں میرے پاس ایسے مریض بھی آئے جو لیبارٹری ٹیسٹ میں پیٹ کی رسولی کا نتیجہ لے کر آئے جب مریض کا پیٹ کھولا گیا تو پتہ چلا کہ اس کے پیٹ میں تو کینسر ہے اور اس کا آپریشن کرنے کی بجائے دوبارہ پیٹ سی دیا گیا اور لاعلاج کر کے گھر بھیج دیا گیا

افسوس

تو یہ ہے کہ تشخیص امراض کا تمام کا تمام انحصار لیبارٹری ٹیسٹوں ای سی جی اور سٹی سکین کے نتائج پر رکھا جاتا ہے اس مطلب تو یہ ہوا کہ ڈاکٹر حضرات کا کام تو صرف فیس لینا ہی رہ جاتا ہے اگر کوئی مریض آکر آرام نہ آنے کی شکایت کرتا ہے تو ڈاکٹر صاحب پوچھتا ہے کہ تم نے یہ ٹیسٹ کس لیبارٹری سے کرائے ہیں جب مریض لیبارٹری کا نام بتاتا ہے تو ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں اس لیبارٹری کے ٹیسٹ اکثر غلط اور ناقابل اعتبار ہوتے ہیں آپ نے فلاں لیباٹری سے کرانے تھے یعنی مریض کو کسی ایسے چکر میں ڈال دیا جاتا ہے کہ وہ نہ گھر کا رہتا ہے اور نہ باہر کا۔

اب میں یہاں قانون مفرد اعضاء کے اصولی اور فطری طریقہ علاج کے تحت ہیپاٹائٹس (یرقان) کے کیفیاتی' نفسیاتی' خلطی اور عضوی اسباب تفصیل سے پیش کروں گا امید ہے کہ آپ انہیں پڑھ کر ہیپاٹائٹس

کے اصل اسباب جان کر اور انہیں دور کر کے یرقان کا کامیاب علاج کر کے خلق خدا کو مستفید کر سکیں گے۔

ہیپاٹائٹس (یرقان) کے کیفیاتی اسباب

قارئین یہ حقیقت ہے کہ بدن انسان میں کوئی بھی تکلیف دکھ درد یا مرض پیدا ہو اس کا تعلق کسی نہ کسی کیفیت (گرمی، تری، خشکی، اور سردی) سے لازمی ہوا کرتا ہے اور وہ دکھ یا علامت کسی حیاتی عضو میں یا اس کے ماتحت مرکب اعضاء میں پیدا ہوتی ہے جس کا مزاج اس کیفیت کے حامل عضو یا اعضاء کا ہوتا ہے۔

مثلاً جب اس کائنات میں تری کی شدت ہو گی تو تری کے حامل اعضاء دماغ اور اس کے ماتحت اعصاب میں تیزی یا تحریک پیدا ہونا شروع ہو جائے گی جس سے بدن میں رطوبات کی کثرت ہو جائے گی اعصاب کی نشو نما بڑھے گی اور ان کے افعال تیز ہو جائیں گے بدن کے عضلات غدد کی طرف سے آنے والی خبریں اور اطلاعات بذریعہ اعصاب و دماغ تک پہنچنا شروع ہو جائیں اور دماغ عضلات و غدد کی طرف سے آنے والے مطالبات اور خبریں پا کر فوراً ان پر احکامات صادر کر کے ان کے مطالبات پورا کرے گا اس طرح بدن انسان ہوشیار اور چست و چاک و چوبند ہو جائے گا بدن کے عضلات میں غیر ضروری رطوبات جمع ہو کر پھول جائیں گے اور

چربی کی صورت میں تبدیل ہو کر جسم کو خوبصورت بنادیں گے عضلات کی خشکی اعتدال پر ہو کر ان کے افعال اعتدال پر آجائیں گے یعنی ان میں لچک پیدا ہو کر حرکات کرنے میں آسانی پیدا ہو جائے گی

عضلات اور اعضاء میں جمع شدہ بلغمی رطوبات کلیات نفیسی کے مطابق " جب بدن میں غذا باقی نہیں رہتی ہے یعنی جو غذا معدہ اور جگر سے اعضاء کو پہنچا کرتی ہے جب یہ اعضاء کے پاس باقی نہیں رہتی اور طبیعت تغذیہ بدن کی محتاج ہو جاتی ہے تو اپنی حرات غریزیہ کے ساتھ طبیعت اس بلغم کی طرف متوجہ ہو کر اس کو پورے طور پر پکا کر یعنی پختگی کی خامی اور ھضم کی کمی دور کر کے پختہ خون بنا دیتی ہے جس میں کوئی خامی نہیں رہتی اور اس سے تغزیہ حاصل کر لیتی ہے "

اسی طرح فضائی رطوبات اور بدن کی بلغمی رطوبات سے بدنی حرکات وسکنات کی وجہ سے خشکی نہیں بڑھتی۔اس حقیقت کو کلیات نفیسی میں ان الفاظ میں ان بیان کیا گیا ہے

" بلغم کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اعضاء میں رطوبات پہنچاتا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ حرکت اور رگڑ سے یہ خشک نہ ہو پائیں کیونکہ حرکت اور رگڑ سے

حرارت پیدا ہوتی ہے اور حرات رطوبتوں کو تحلیل کر
کے فنا کر دیتی ہے جس سے اعضاء خشک ہو جاتے ہیں
اس لئے بلغم اپنی رطوبت سے اعضاء میں برابر تری
پہنچاتا رہتا ہے اور ان کو خشک ہونے نہیں دیتا ورنہ
یہ کمزور ہو کر حرکت نہ کر سکیں"

کلیات نفیسی کا مصنف بلغم یا تری کے افعال کے متعلق مزید لکھتا ہے

" بلغم کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ جوڑوں کے
اندرایک سیال رطوبت (انڈے کی سفیدی) کی مانند
پیدا کرتا ہے جس سے جوڑ تر ہو کر چکنے رہتے ہیں اور
آسانی کے ساتھ ان میں حرکات جاری رہتی ہیں اگر اس
قسم کی رطوبت نہ ہوتی تو یہ مفاصل خشک ہو
جاتیں اور اوتار اور رباطات سخت ہو کر حرکات سے بے
بس ہو جاتیں"

اسی طرح تری یا بلغمی رطوبات کا تیسرا فائدہ بھی کلیات نفیسی میں
تحریر کیا گیا ہے۔

"بلغم کا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ دماغ جیسے بلغمی
مزاج کے تغزیہ میں داخل ہوتا ہے اس کی صورت یہ ہے
کہ جس خون سے اس قسم کے اعضاء کا تغزیہ حاصل ہو
تا ہے بلغم اس خون کے ساتھ مل کر اس کے تغذیہ میں

داخل ہو جاتا ہے کیونکہ غذا کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ غذا حاصل کرنے والے عضو کے مشابہ ہو۔ اگرچہ خون میں بذات خود یہ خوبی ہے کہ وہ آسانی کے ساتھ بدل کر ہر عضو کے مزاج ترکیبی کے مشابہ بن جایا کرتا ہے۔

اعتدال سے زیادہ تری کی کیفیات اور بلغمی رطوبات کے نقصانات

مندرجہ بالا صفات بدن انسان میں اس وقت تک رہتی ہیں جب تک تری کی کیفیات اور بلغمی رطوبات اعتدال پر رہتی ہیں تو انسان تندرست و توانا رہتا ہے لیکن اگر تری کی کیفیات اعتدال سے زیادہ ہو جائیں تو بدن انسان میں ان سے پیدا ہونے والی بلغمی رطوبات بدن کے لئے نہ صرف بوجھ بن جائیں گی بلکہ کئی قسم کی تکالیف کا باعث بھی بن جائیں گی۔

مثلاً تری اور رطوبات پر اگر معمول سے زیادہ گرمی کا اثر پڑ جائے تو ان سے خمیر یا تعفن پیدا ہو جاتا ہے جس لئے ان میں جراثیم یا وائرس پیدا ہو جاتے ہیں جو مختلف قسم کی تکالیف اور علامات پیدا کر دیتے ہیں جن سے انسانی بدن اس وقت تک بیمار رہتا ہے جب تک یہ متعفن رطوبات یا وائرس

بدن سے خارج نہ ہو جائیں۔

خصوصاً ان کی کثرت اور تعفن سے بلغمی بخار' نزلہ' زکام' ریشہ' کھانسی یعنی بلغمی کھانسی' کثرت بول' اور پاخانہ کی کثرت ہو جایا کرتی ہے

آہستہ آہستہ خون میں ان کی کثرت ہونے کی وجہ سے اور ان کا رنگ سفید ہونے کی وجہ سے یرقان ابیض ہو جاتا ہے سرخ ذرات بننے بند ہو جاتے ہیں اسی طرح شدید قسم کی خون کی کمی یا انیمیا ہو جاتا ہے

بالکل

اسی طرح گرمی کی کیفیات فضاء اور ماحول میں اعتدال سے بڑھ جائیں تو بدن انسان کے گرم اعضاء جگر و غدد فعل میں تیز ہو جاتے ہیں جوں جوں ان میں تیزی بڑھتی ہے تو بدن انسان میں حرات غریزی بھی بڑھتی ہے۔ جس سے بدن میں سرد رطوبات تحلیل ہونا شروع ہو جاتی ہیں جگر و غدد کی غذا (صفراء) خون میں بڑھنا شروع ہو جاتی ہے معدہ و امعاء کا فعل ہضم صفرا کے زیادہ ہونے سے پہلے سے تیز ہو جاتا ہے باہر آنے والی غذا کو ہضم کرنے کے لئے جگر سے وافر مقدار میں صفراء بذریعہ پتہ معدہ اور انتریوں پر گرنے لگتا ہے جس سے غذا نصف وقت میں ہی تحلیل ہونے لگتی ہے مریض کو خوب بھوک لگتی ہے فاضل رطوبات اور ریاح بننا بند ہو جاتے ہیں کھائی ہوئی تمام غذا کا زیادہ حصہ جذو بدن ہونے لگتا ہے

پیشاب دن میں تین چار بار ہلکا زرد سفیدی مائل آنے لگتا ہے جسم میں رکے ہوئے یا جمے ہوئے تمام مادے پگھل کر خارج از بدن ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ تحجر مفاصل (جوڑوں کا پتھر اجانا) میں جو مادہ جوڑوں میں جم کر پتھر بن گیا ہوتا ہے وہ بھی پگھل کر نکل جاتا ہے اور جوڑ پہلے کی طرح کھل جاتے ہیں اور بغیر درد و تکلیف کے حرکت کرنے لگتے ہیں۔

دائمی قبض ہو جاتی ہے اگر بواسیر یا اس کے مسے ہوں تو وہ بھی تحلیل ہو کر غائب ہو جاتے ہیں خارش چمبل یا دھدر ہو تو وہ بھی مستقل طور پر صفراء کے بڑھنے سے ختم ہو جاتی ہے حتیٰ کہ جسم صاف ستھرا ہو کر کندن ہو جاتا ہے اور جسم سیب کی طرح سرخ ہو جاتا ہے۔

بد قسمتی سے یہ گرم خشک ماحول اگر طویل ہو جائے اور مریض کو باہر سے غذائیں بھی گرم خشک ملتی رہیں تو جگر و غدد کی تیزی سے صفراوی خلط ضرورت سے زیادہ خون و اعضاء (پتہ وغیرہ) میں جمع ہو جاتی ہے یعنی خلط صفراء کی پیدائش پہلے سے زیادہ ہو جاتی ہے اور اخراج پہلے سے کم ہو جاتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہی جمع شدہ صفراء زیادہ دیر رکنے سے متعفن ہو جاتا ہے تعفن یا تخمیر سے اس میں جراثیم بن جاتے ہیں جو خود زہر کا درجہ رکھتے ہیں چونکہ معدہ امعاء کی قوت مدافعت ابھی مضبوط ہوتی ہے لہٰذا یہ جراثیم معدہ و امعاء اور گردوں کی قوت مدافعت سے براہ قے اور پاخانہ خارج ہوتے رہتے ہیں جب ڈاکٹر مریض کا پیشاب پاخانہ اور خون چیک

کرتا ہے تو اس میں جراثیم پا کر ہیپاٹائٹس اے کا فتوٰی صادر کر دیتا ہے۔

طب یونانی اور قانون مفرد اعضاء کا معالج یرقان کی ابتداء غدی عضلاتی تحریک سے قرار دیتا ہے جسے ختم کرنے کے لئے طب یونانی کا معالج گرم تر غذا ودوا تجویز کرتا ہے جب کہ قانون مفرد اعضاء کا معالج غدی اعصابی غذا ودوا سے غدد ناقلہ کو تیز کر کے فاضل صفراء یعنی جو پتہ اور خون میں بڑھ گیا ہے خارج کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جہاں متعفن اور فاضل صفرا نکلتا ہے وہاں اس کے جراثیم یا وائرس بھی نکل جاتے ہیں۔

ہیپاٹائٹس نفسیاتی اسباب

قارئین انسان ہر وقت کسی نہ کسی نفسیاتی جذبے میں مبتلا رہتا ہے ہاں اگر ہر جذبہ اعتدال پر ہو تو انسان تندرست و توانا ہوتا ہے اور اعتدال پر زندگی گزارتا ہے لیکن اگر کوئی جذبہ حد اعتدال سے بڑھ جائے تو انسان اس کے اثرات سے بیمار ہو جاتا ہے

نفسیاتی جذبات کی کل تعداد

قارئین بدن انسان میں کل چھ قسم کے نفسیاتی جذبات پائے جاتے ہیں مثلاً (۱) لذت (۲) مسرت (۳) غم (۴) غصہ (۵) ندامت (۶) خوف چونکہ بدن انسان میں تین قسم کے حیاتی مفرد اعضاء دل دماغ اور جگر پائے جاتے ہیں اس لئے قدرت نے انہیں دو دو جذبات سے نوازا ہے۔

(۱)دل و عضلات کے جذبات

لذت و مسرت

(۲)جگر و غدد کے جذبات

غم و غصہ

(۳)دماغ و اعصاب کے جذبات

ندامت اور خوف ہیں۔

مندرجہ بالا تینوں حیاتی اعضاء میں سے جب کوئی بھی حیاتی عضو تیزی و تحریک میں آئے گا تو اس کے متعلقہ جذبہ میں سے ایک جزبہ تیز ہو جائے گا اور دوسرا کمزور پڑ جائے گا

مثلاً اگر دل کا فعل تیز ہے تو بدن میں مسرت کی لہر دوڑ جائے گی لیکن اگر ضرورت سے زیادہ تیزی آجائے تو وہ جذبہ لذت سے مغلوب ہو جائے گا

اسی طرح اگر جگر کے فعل میں تیزی آجائے تو غصہ کے جذبات پیدا ہونگے اور اگر اس میں شدید تیزی آجائے گی تو غصہ کی بجائے غم کے جذبات پیدا ہو جائیں اسے ہم قانون مفرد اعضاء میں یوں بیان کرتے ہیں جب جگر کی غدی عضلاتی تحریک ہو گی تو جسم میں غصہ کے جذبات پائے جائیں گے خون میں جوش ہو گا چہرے کا رنگ زرد اور سرخ ہو

[illegible]

لیکن

اگر جگر کی غدی اعصابی تحریک ہو گی تو مایوسی اور غمی کے جذبات پائے جائیں گے قانون مفرد اعضاء چونکہ ہیپاٹائٹس کو جگر کی سوزش یعنی غدی عضلاتی تحریک قرار دیتا ہے جس میں گرمی خشکی اور صفراء کی زیادتی تسلیم کی جاتی ہے لہٰذا ہیپاٹائٹس کے مریض میں غصہ کے جذبات بہت پائے جائیں گے دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ اگر کسی شخص کو جوش اور غصہ کے جذبات مسلسل رہیں تو وہ شخص ہیپاٹائٹس میں مبتلا ہو سکتا ہے

یہی وجہ ہے

کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ اگر تم میں سے کسی کو ناقابل برداشت غصہ آجائے اور اپنے آپ سے باہر ہو جائیں تو وضو کریں یا چہرے پر ٹھنڈا پانی ڈالیں تاکہ جوش خون ٹھنڈا ہو جائے اور جذبات سرد ہو کر اعتدال پر آجائیں گے۔

اس حالت

کا علاج طب یونانی اور قانون مفرد اعضاء میں یہ ہے کہ اس شخص کو جب بات بات پر غصہ آنے لگے تو اسے اعصابی اغذیہ ادویہ (تر سرد) کھلانا شروع کر دیں اور اسے تر سرد ماحول میں رکھیں اور متقی لوگوں کے پاس بیٹھنے کی ہدایت کریں جن کی باتیں سن کر اسے تسکین حاصل ہو اور غصے کے

جذبات ابھرنے ہی نہ پائیں اس طرح ہپاٹائیٹس کی ہر حالت کو شفا میں تبدیل کیا جاسکتا ہے ساتھ ہی ایسے لوگوں کو بد معاشوں شراب خوروں اور منشیات کے عادی لوگوں سے دور رکھیں

ہپاٹائیٹس کے خلطی اسباب

ہپاٹائیٹس کے خلطی اسباب بھی مسلمہ ہیں چونکہ بدن انسان میں تین حیاتی مفرد اعضاء ہیں جنہیں دل دماغ اور جگر کہتے ہیں قدرت نے ان حیاتی مفرد اعضاء کی غذا اخلاط کی صورت میں خون میں رکھی ہوئی ہے قانون مفرد اعضاء خون کو سودا صفراء اور بلغم کا مرکب تسلیم کرتا ہے اسے مفرد خلط نہیں سمجھتا اور ان اخلاط کو قانون مفرد اعضاء تینوں حیاتی مفرد اعضاء کی غذا تسلیم کرتا ہے جن کی تطبیق یہ ہے

(۱) خلط سودا کا تعلق دل سے ہے۔

(۲) خلط صفراء کا تعلق جگر سے ہے۔

(۳) خلط بلغم کا تعلق دماغ سے ہے۔

ان حقائق

کو ہم یوں بھی بیان کر سکتے ہیں کہ (۱) جب دل کا فعل تیز ہوگا تو خلط سودا خون میں بڑھے گی یا یوں کہ لیجیے کہ اگر خلط سودا خون میں بڑھا دی

جائے تو دل کا فعل تیز ہو جائے گا

(۲) اسی طرح اگر جگر کا فعل تیز ہو گا تو خلط صفرا خون میں بڑھ جائے گی یا خون میں صفراء بڑھ جائے تو جگر کا فعل بھی ساتھ ہی تیز ہو جائے گا

(۳) بالکل اسی طرح اگر دماغ واعصاب کا فعل تیز کر دیا جائے تو خلط بلغم خون میں بڑھ جائے یا خلط بلغم خون میں بڑھا دی جائے تو دماغ واعصاب کا فعل تیز ہو جائے گا۔

چونکہ ہم حامل قانون مفرد اعضاء ہیپاٹائٹس کے دوران خون میں جگر کی خلط صفراء کی زیادتی تصور کرتے ہیں لہذا صفراء کے خون میں بڑھنے کو یرقان اصفر یا زرد یرقان کہہ سکتے ہیں یہ زیادہ خطرناک نہیں ہوتا۔

لیکن

ہیپاٹائٹس سے جو مراد ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی میں لی جاتی ہے وہ اس سے جدا ہے کیونکہ ہیپاٹائٹس سے مراد سوزش جگر ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک طرف دوران خون جگر کی طرف زیادہ جانا شروع ہو گیا ہے اور مسلسل جگر میں خون کی کثرت سے سوزش یا ورم ہو جاتا ہے دوسرے جگر وغدد کی تیزی سے خلط صفراء کثرت سے بن کر خون اور بدن کی خلاؤں میں جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے جہاں اس میں خمیر اور تعفن ہونا شروع ہو جاتا ہے جوں جوں خمیر و تعفن بڑھتا ہے اور اس کا اخراج بند ہو جاتا ہے تو ایک

وقت آتا ہے کہ متعفن صفراء میں جراثیم یاوائرس پیدا ہو جاتے ہیں جو مریض کے خون پیشاب اور منی کے ساتھ خارج ہونا شروع ہو جاتے ہیں جب مریض کا پیشاب پاخانہ منی اور لعاب وغیرہ چیک کیا جاتا ہے تو اس ٹیسٹ میں جراثیم آجاتے ہیں اب اسے کثرت صفراء خلط صفراء کا مریض کہ دیا جاتا ہے

اگر مریض مرض کے شروع میں ہی معالج کے پاس آجاتا ہے اور اس کے جگر میں ابھی تک شدید سوزش نہیں ہو پاتی اور وائرس بھی زیادہ ایکٹو نہیں ہو پاتے اور ان کی تعداد بھی کم ہوتی ہے تو اس حالت کو قانون مفرد اعضاء میں معمولی یرقان کہا جاتا ہے اور طب یونانی میں ایسے متعفن صفراء کو صفراء محیہ کہا جاتا ہے

لیکن

مریض کو بھوک کی کمی ' تھکاوٹ ' متلی ' قے منہ کے ذائقہ میں کڑواہٹ ' وغیرہ علامات تو پیدا ہو گئی ہوں لیکن ان میں شدت نہ ہو تو اس حالت کو صفرا کراٹی کہا جاتا ہے اور قانون مفرد اعضاء میں اس حالت کو سوزش جگر غدی عضلاتی تحریک کی ابتدا کہا جاتا ہے جو پہلی حالت سے زیادہ نقصان دہ ہوتی ہے مریض کو جگر میں سختی ہلکا بوجھ اور معمولی درد کا احساس ہونے لگتا ہے جلد کی رنگت پیلی اور قارورہ بھی پیلا آنے لگتا ہے

کبھی کبھی ہلکا بخار اور پاخانہ سفیدی مائل آنے لگتا ہے جبکہ پیشاب زرد آب ہے قانون مفرد اعضاء میں یہ حالت بھی زیادہ خطرناک نہیں ہوتی

لیکن

اگر فاضل صفراء کا فوری اخراج نہ کیا جا سکے اور بڑھتا ہی جائے جو کسی غلط علاج کے نتیجہ میں ہی ہو سکتا ہے تو اسی صفراء محیہ اور کرائی میں مزید تعفن اور خمیر ہو کر اس میں پیدا ہونے والے وائرس صفراء کی مقدار کے مطابق لاکھوں کروڑوں کی صورت میں پیدا ہو جاتے ہیں اور ابتدا میں پیدا ہونے والے وائرس جوان ہو جاتے ہیں اور پہلے سے زیادہ طاقتور ہو جاتے ہیں اب وہ معمولی غذا و دوا سے نہ تو مرتے ہیں اور نہ ہی خارج ہوتے ہیں البتہ مریض کے جگر کو سوزش ناک کر کے دردناک صورت پیدا کر دیتے ہیں

اب

مریض میں مندرجہ ذیل علامات و تکالیف پیدا کر دیتے ہیں

(۱) مریض کی آنکھیں اور جلد زرد ہو جاتی ہے عام دیکھنے والا شخص بھی مریض کو صفراء یا یرقان میں مبتلا ہونے کی اطلاع دیتا ہے

(۲) صفراء کے تعفن سے مریض کا پیشاب زرد سرخی مائل اور گاڑھا ہو جاتا ہے اور پاخانہ مٹی کی طرح آنے لگتا ہے

(۳) معدہ میں صفراء گرنا رک جاتا ہے اور مریض کا

ہاضمہ کا عمل رک جاتا ہے جس سے پاخانہ بالکل سفید آنے لگتا ہے بھوک بالکل بند ہو جاتی ہے متلی آنے لگتی ہے اگر کوئی ٹھوس غذا کھالے تو اکثر قے کے ذریعے باہر نکل جاتی ہے

(۴) چونکہ بھوک بند ہونے کی وجہ سے مریض کو غذا کی کمی ہو جاتی ہے اس لئے بدن کے تمام اعضاء (اعصاب غدد اور عضلات) کمزور ہو جاتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے مریض کا چلنا پھرنا تو کیا وہ بیٹھے بیٹھے ہی تھکا رہتا ہے

(۵) چونکہ جگر میں سوزش ہو چکی ہوتی ہے اس لئے مریض کو کبھی ہلکا اور کبھی تیز بخار ہونے لگتا ہے اکثر تیز بخار ہی ہوتا ہے جسے غدی بخار کہتے ہیں

(۶) چونکہ متعفن صفراء خون میں دورہ کر رہا ہوتا ہے اس لئے وہ جلد کے راستے نکلنے کی کوشش کرتا ہے جس سے مریض کو خارش ہونے لگتی ہے

(۷) چونکہ خون میں صفراء کی کثرت ہوتی ہے پتہ یا مرارہ کے راستے خارج نہیں ہوتا گردے بھی برائے نام ہی خارج کرتے ہیں وجہ یہ ہوتی ہے کہ گردے پیشاب ہی کم بناتے ہیں جب پیشاب ہی کم بنے گا تو صفرا کیسے خارج ہو گا۔البتہ اس کا دباؤ بدن کے دوسرے اعضاء پر پڑ جاتا ہے جو

جگر کے ماتحت ہوتے ہیں یا اس کا مزاج رکھتے ہیں

چنانچہ اگر پھیپھڑوں میں متعفن صفراء یا اس کے وائرس سے انفیکشن (سوزش) پیدا ہو جائے تو یہ صفراوی رطوبات پھیپھڑوں کے غدی پردہ میں ترشح ہو کر جمع ہو جاتی ہیں جسے عرف عام میں پھیپھڑوں میں پانی پڑنا کہتے ہیں ایلو پیتھی میں ڈراپسی آف لنگز DROPCI OF LONGSاور طب یو نانی میں پھیپھڑوں کی ٹی بی کہتے ہیں قانون مفرداعضاء میں استسقاء الصدر کہتے ہیں

بعض دفعہ خصیوں میں انفیکشن ہو کر خصیوں کے غدی پردہ میں پانی جمع ہو جاتا ہے جسے خصیوں کا استسقاء کہا جاتا ہے اسی طرح اگر دماغ کے غدی پردہ میں پانی جمع ہو جائے تو اسے استسقاء دماغ کہیں گے

علیٰ ہذا القیاس یہ حالت جسم کے کسی بھی عضو کے غدی پردوں میں ترشح پاکر جمع ہو جائے تو اسی عضو کا استسقاء کہلائے گا اور تکلیف دہ بن جائے گا

چنانچہ کبھی چہرہ اور ہاتھ پاؤں سوج جاتے ہیں اور کبھی بدن کے تمام غدی حصوں مین یہ رطوبات جمع ہو جاتی ہیں جن سے تمام بدن سوج کر کپا ہو جاتا ہے طب میرا س حالت کو استسقاء لحمی کہتے ہیں کبھی جوڑوں میں ترشح ہو کر جوڑ سوج جاتے ہیں اس حالت کو وجع

المفاصل کہا جاتا ہے۔

لہٰذا

صفراء کے تعفن اور سوزش جگر کی یہ حالت انتہائی خطرناک ہو تی ہے اس حالت کو ایلوپیتھی حضرات ہیپاٹائیٹس سی کا نام دیتے ہیں جسے وہ کالا یرقان بھی کہتے ہیں حالانکہ کالا یرقان تو خلط سودا کے خون میں بڑھ جانے اور کچھ عرصہ بعد اس میں خمیر در خمیر سے متعفن ہونے سے ہوا کرتا ہے جب کہ ہیپاٹائیٹس سی جگر کی سوزش یا خلط صفراء کے بڑھنے سے ہی ہوا کرتی ہے۔

قارئین ہیپاٹائیٹس کی یہ حالت انتہائی خطرناک ہوتی ہے ڈاکٹر حضرات تو اسے لاعلاج ہی قرار دیتے ہیں اور مریض کو انتہائی ڈرا دیتے ہیں کہ اکثر مریض تو اس کے خوف سے ہی مر جاتے ہیں یا زندگی سے مایوس ہو جاتے ہیں۔

حالانکہ

اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں بنائی جو لاعلاج ہو یا جس کا کوئی علاج نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو ہر بیماری کے لئے ستر دوائیں اتاری ہیں لہٰذا مایوس ہونے کی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ نے ہیپاٹائیٹس کی ہر حالت کو شفاء میں تبدیل کرنے کے لئے دوائیں اتاری ہیں۔

بیانات اور

قارئین

میں خود بھی اس حالت سے گذر چکا ہوں میرے بھی پھیپھڑوں میں
پانی بھر گیا تھا میرے پھیپھڑوں سے مسلسل تین ماہ نالی کے ذریعے پانی نکلتا
رہا جو ہلدی کی طرح پیلا ہوتا تھا اور اس سے بدبو آیا کرتی تھی

میرے پھیپھڑوں میں پانی پڑنے کی وجہ

قارئین میں 1987 میں بھائی حکیم محمد شریف کی وفات کے بعد
شوگر کی تکلیف میں مبتلا ہوا تھا کئی سال تک دیسی انگریزی شوگر کے نسخے
استعمال کرتا رہا غلط علاج کے نتیجے میں میری حالت بگڑتی گئی آہستہ آہستہ
میرے پھیپھڑوں میں انفیکشن ہو گئی اور کھانسی آنے لگی کبھی نزلہ ہو جاتا تو دو
تین دن میں ہی بلغم پختہ ہو کر گاڑھی زردی مائل ہو جاتی جو کھنگار سے گولی
کی طرح نکلتی البتہ ختم ہونے کا نام نہیں لیتی تھی کبھی کبھی بخار بھی چڑھ جاتا
تھا

اس حالت کے مسلسل رہنے کی وجہ سے مجھے فکر دامن گیر ہوئی کہ
یہ حالت کہیں شوگر کی وجہ سے ہی نہ ہو لہٰذا میں شوگر کے لئے ایک دیسی
نسخہ استعمال کرنا شروع کیا جو یہ ہے
ھوالشافی
مصبر، ہینگ، کلونجی، تخم کریلا، ست لوبان، ہم وزن اس

نسخہ کی مقدار خوراک نسخہ بتانے والے نے زیادہ بتادی یعنی کھانی تو چاہیے تھی ایک ایک رتی لیکن میں ایک ایک ماشہ دن میں تین بار کھائی جس سے میرا پیشاب جو پہلے شوگر کی وجہ سے کثرت سے آتا تھا ب کم ہو گیا پھیپھڑوں میں بوجھ ہونے لگا بلغم جو آسانی سے نکلتی تھی وہ رک گئی موسم جون کے مہینے کا گرم خشک تھا ۱۲ جون کی شام میرے بائیں پھیپھڑے میں ایسے درد ہوا جیسے بلیڈ سے چیر اگیا ہو میں ایسے حیران ہوا کہ کہیں پھیپھڑہ پھٹ ہی نہ گیا ہو صرف آدھ گھنٹے بعد اس قسم کا پھر چیرنے کا درد ہوا میں دکان سے گھبراہٹ کے عالم میں گھر آیا تھوڑی دیر بعد مجھے سردی لگنے لگی جو کسی طرح ہٹنے کا نام نہیں لیتی تھی پانچ چھ گھنٹے بعد میرے سانس میں تنگی ہو گئی سانس کھنچ کر آنے لگا اور مجھے دمہ کا شبہ ہونے لگا سانس دن بدن تنگ ہوتا گیا چند دمہ کے نسخے کھاتا رہا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا مجبوراً نشتر ہسپتال ملتان داخل ہو گیا ڈاکٹروں نے ایکسرا لیا تو بتایا کہ پھیپھڑے میں پانی پڑ گیا ہے اس لئے فوری طور پر نالی لگانی پڑے گی چنانچہ نالی لگادی گئی جس سے ایک بوتل پانی نکلا پانی نکلنے کے بعد سانس کی تنگی میں تو کمی واقع ہو گئی لیکن بخار 105 درجہ سے کم ہونے کا نام نہیں لیتا تھا ۱۵ دن ملتان میرا ٹی بی کا علاج ہوتا رہا بخار اور پانی میں ذرا بھی کمی نہ ہوئی۔

ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ ٹی بی کا علاج کرانا ہے تو گلاب دیوی ہسپتال لاہور چلے جاؤ چنانچہ ہم فوراً لاہور گلاب دیوی ہسپتال پہنچے اور وہاں

ایمرجنسی وارڈ میں داخل کر لیا گیا۔

دس دن تک علاج ہوتا رہا مگر پانی اور بخار میں کمی نہ ہوئی آخر دوستوں ساتھیوں کے مشورے سے غدی اعصابی ملین مسہل کھانا شروع کر دئے ساتھ بخار کے لئے ایک پتا گلو اور ایک ماشہ اجوائن دیسی رات کو پانی میں بھگو کر صبح پن کر پینا شروع کر دیا شام دوبارہ بھگو دیتے صبح پن کر پی لیتے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے دوسرے دن ہی میرا بخار ایک درجہ روزانہ کم ہونا شروع ہو گیا ایک ہفتہ کے اندر بخار بالکل اتر گیا اور ساتھ پیشاب بھی بڑھ گیا پھیپھڑوں میں پانی بننا بند ہو گیا اور پانی کا اخراج رک گیا پھیپھڑوں میں لگی ہوئی نالی بھی نکال دی گئی دو ماہ کے اندر مجھے ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا اور میں شفاء یاب ہو کر گھر واپس آ گیا

اس کے بعد مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی البتہ شوگر اب بھی موجود ہے لہٰذا اس کے لئے کوئی دوا نہیں کھاتا اگر شوگر کے لئے کوئی دیسی یا انگریزی دوا کھا لوں تو جونہی شوگر لیول نل کے قریب ہوتا ہے یا شوگر نل ہو جاتی ہے تو فوراً بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے جو شدید تکلیف اور پریشانی کا باعث بن جاتا ہے

لہٰذا اب میں شوگر کو کم کرنے کے لئے کوئی دوا نہیں کھاتا اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ٹھیک ٹھاک ہوں البتہ شوگر سے پرہیز ضرور کرتا ہوں

یہ کہانی لکھنے کا مقصد

قارئین میری آپ بیتی لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ شوگر کسی مریض کو اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک مریض کے جسم اور خون میں خلط صفرا کے توازن میں کمی بیشی نہیں ہوتی اس کی صورت یہ ہے کہ جہاں تندرست شخص کے خون کا صفراء پچاس فیصد معدہ اور انتریوں پر گرتا ہے اور پچاس فیصد خون میں دورہ کرتا ہے اور مریض تندرست رہتا ہے البتہ شوگر کے مریض کے معدہ میں صفراء ۷۵ فیصد گر جاتا ہے اور خون میں ۲۵ فیصد رہ جاتا ہے۔

صفراء میں اتنی کمی بیشی سے معدہ اور انتریوں کا فعل بے قاعدہ ہو جاتا ہے یعنی معدہ و امعاء میں صفراء کی زیادتی سے کھائی ہوئی غذا جہاں تین گھنٹوں میں پکتی یعنی ہضم ہوتی تھی اب صرف نصف گھنٹہ میں ہضم ہو جاتی ہے اور ہضم ہو کر معدہ و انتریوں سے جذب ہو خون میں چلی جاتی ہے جہاں اسے جزو بدن بننے کے لئے خون میں دوبارہ ہضم ہونا ہوتا ہے۔

لہٰذا معدہ و امعاء سے آئی ہوئی غذا (غذائی جوس) خون میں صفراء کی کمی سے جلد ہضم نہیں ہو پاتا اور یہ غذائی جوس خون میں کچی حالت میں دورہ کرتا رہتا ہے لہٰذا اسے گردے فاضل مادہ سمجھ کر بصورت پیشاب جلد جلد خارج کرنا شروع کر دیتے ہیں جب مریض پیشاب کی

کثرت کی شکایت کرتا ہے تو ڈاکٹر اس کے خون اور پیشاب کا ٹیسٹ کرتا ہے جس میں شوگر کی زیادتی پاتا ہے اور مریض کو کہا جاتا ہے کہ تمہیں شوگر ہو گئی ہے اب آج کے بعد شوگر نہیں کھانی۔

علاج

اب ڈاکٹر یا حکیم اسے شوگر کا لیول کم کرنے کے لئے غدی عضلاتی غذا دوا دینی شروع کرتا ہے جس سے خون کا صفراء بذریعہ پتہ معدہ اور انتریوں پر گرنا کم ہو جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے صفراء کے اعتدال میں آنے سے پیاس کی شدت کم اور پیشاب کم آنے لگتا ہے اور مریض سکون محسوس کرتا ہے لہٰذا مریض اس غذا دوا کو بڑی باقاعدگی کے ساتھ با پرہیز کھاتا ہے اب چاہیئے تو یہ تھا کہ اب وہ اس دوا کی مقدار کم کر دیتا مگر وہ باقاعدگی سے کھاتا رہتا ہے تاکہ اسے اس مرض سے جان چھوٹ جائے لہٰذا ڈائینل انسولین یا کوئی دیسی دوا مسلسل کافی عرصہ تک کھاتا رہتا ہے تو صفراء خون میں 25% کی جائے 75% جمع ہو جاتا ہے اور بذریعہ پتہ 25% بھی نہیں گرتا جس سے بھوک مر جاتی ہے درد سر متلی قے اور گھبراہٹ ہونے لگتی ہے قبض شدید ہو جاتی ہے پیشاب کا اخراج کم ہو جاتا ہے اور اس کا رنگ زرد سرخی مائل ہو جاتا ہے جب کہ انتریوں میں صفراء کم گرنے کی وجہ سے پاخانہ کا رنگ سفیدی مائل ہو جاتا ہے۔

اب

خلط صفراء کے خون میں زیادہ مقدار میں دورہ کرتے رہنے سے اس میں خمیر پڑ کر اس میں وائرس بن جاتے ہیں جنہیں ڈاکٹر حضرات ہیپاٹائٹس کے جراثیم کہتے ہیں بعض دفعہ مریض کو یرقان 'اماس 'استقاء اور بلڈ پریشر بھی ہونے لگتا ہے۔

اسی قسم کے حالات میرے ساتھ بھی بیتے رہے ہیں لہٰذا شوگر کے مریضوں کو میرا مشورہ ہے کہ وہ شوگر کو بالکل تل رکھنے کی کوشش نہ کریں ورنہ وہ ہیپاٹائٹس میں بھی مبتلا ہو جائیں جس کا علاج ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے شوگر سے کچھ پرہیز کرے لیکن اسے تل کرنے والی حالت میں نہ لائے بلکہ غدی عضلاتی تحریک قائم رکھے انشاء اللہ شوگر کے سائیڈ ایفیکٹس یا نقصانات سے محفوظ رہے گا۔ اگر کبھی پیشاب زیادہ کم ہونے لگے تو غدی اعصابی غذا دوا چند دن کھالے جس سے پیشاب اعتدال پر آجائے گا اور ہیپاٹائٹس سے محفوظ رہے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہیپاٹائیٹس کے عضوی اسباب

قارئین ہیپاٹائیٹس کے عضوی اسباب جگر و غدد میں تیزی اور ان میں سوزش پیدا ہو جانے کے ہیں جب تک مریض کے جگر و غدد میں تیزی و تحریک پیدا نہیں ہو جاتی اس وقت تک مریض چاہے ہیپاٹائیٹس کے وائرسوں میں ڈوبا رہے اسے ہیپاٹائیٹس کا مرض نہیں لگے گا جونہی جگر میں سوزش پیدا ہو گی صفراء کا اخراج رک جائے گا اور اس میں تعفن ہو کر وائرس یعنی جراثیم پیدا ہو جائیں۔

ایک اہم حقیقت کا اظہار

قارئین جگر کے دو خادم ہیں ایک غدد جاذبہ ایک غدد ناقلہ ان دونوں کے افعال ایک دوسرے کے الٹ یا ضد ہیں
مثلاً غدد جاذبہ کا فعل خون میں خلط صفراء کو روکنا اور پیشاب پاخانہ و پسینہ کے ذریعے نہ نکلنے دینا ہیں اور غدد ناقلہ کا فعل خون سے صفراء بول اور پتہ (مرارہ) کے ذریعے خارج کرنا ہے۔

جس وقت

جگر و غدد میں سوزش ہو جاتی ہے تو اس وقت غدد جاذبہ کا فعل تیز

ہو جاتا ہے۔ جو صفراء بنتا ہے وہ ضرورت کے مطابق خون سے رطوبات اور پاخانہ و پسینہ خارج نہیں ہوتا ایک وقت آتا ہے اس رکے ہوئے صفراء میں خمیر و تعفن ہو کر اس میں وائرس یعنی جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں

جوں جوں وقت گزرتا ہے ویسے ہی ایک طرف وائرس اپنی نشو نما کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ اپنی نسل بڑھاتے ہیں آہستہ آہستہ ان سے تمام جسم کے اعضاء متاثر ہونے لگتے ہیں یعنی عضلات و قلب میں ضعف اور اعصاب و دماغ میں تسکین پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے چنانچہ مریض اٹھتے بیٹھتے تھکاوٹ محسوس کرتا ہے اور کمزوری بڑھتا ہے اور سانس چڑھنے لگتا ہے عضلات تحلیل کی وجہ سے پلپلے ہو جاتے ہیں۔

دوسری طرف دماغ و اعصاب میں احساس کا عمل کم ہو جاتا ہے یعنی مریض کو اعصابی سکون کی وجہ سے نیند زیادہ آنے لگتی ہے مریض نیم خوابی میں چارپائی پر پڑا رہتا ہے اور چلنے پھرنے کو اس کا دل نہیں کرتا سوتے وقت ہاتھ پاؤں بے حس ہو جاتے ہیں صفراء کی زیادتی کی وجہ سے بلغمی رطوبات ضرورت سے کم ہو جاتی ہے جس سے اعصاب میں کھنچاؤ (کھچی کھنچاؤ) پیدا ہو جاتا ہے خاص طور پر گردن کے پٹھے کھنچ جاتے ہیں بعض دفعہ شدید تسکین دماغ کی وجہ سے انسان گر پڑتا ہے دورہ کی حالت میں ہاتھ پاؤں اور چہرہ میں شدید کھنچاؤ پیدا ہو جاتا ہے اس حالت کو ڈاکٹر حضرات Nervis Break down اور اطباء اکرام صرع یا مرگی کا دورہ کہتے

ہیں حالانکہ یہ دونوں علامات کوئی الگ بیماریاں نہیں بلکہ جگر و غدد کے انتہائی تیز (تحریک) ہونے اور دماغ و اعصاب میں تسکین (Nervis Break Down) ہونے کی وجہ سے بدن میں عصبی اطلاعات یا دماغی احکامات عضلات کو ملنا بند ہو جاتی ہیں جس سے مریض غش کھا کر گر پڑتا ہے۔

ہیپاٹائیٹس کے مادی اسباب

ہیپاٹائیٹس کے مادی اسباب میں وہ تمام گرم خشک اغذیہ ادویہ شامل ہیں جو جگر کے کیمیائی فعل میں تیزی و تحریک پیدا کرتی ہیں دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ تمام گرم خشک اغذیہ ادویہ جگر و غدد کے ماتحت غدد جاذبہ کو فعل میں تیز کر دیتی ہیں جس کا کام یہ ہے کہ وہ باہر سے منہ کے راستے معدہ و امعاء میں آئی ہوئی ہر شے (غذا دوا) کو ہضم یا تحلیل کر کے خون میں داخل کرتے ہیں اور اسی غذائی جوس کو اس وقت تک خون میں روکے رکھتی ہے جب تک وہ بدنی اعضاء میں بدل ماتحلل کے طور پر جذب نہیں ہو جاتا۔

جب غذائی جوس خون سے اعصاب غدد اور عضلات اور ہڈیوں کی غذا بن جاتا ہے تو جو باقی بچ جاتا ہے اسے جگر کے ماتحت غدد ناقلہ براہ بول پاخانہ پسینہ خارج کر دیتے ہیں

بد قسمتی سے

بعض دفعہ مریض میں گرم خشک اغذیہ ادویہ شوق سے کھاتا ہے
بعض لوگ جنسی خواہشات کی تسکین کے لئے عرصہ دراز تک کھاتے ہیں تو
مسلسل گرم خشک اغذیہ ادویہ جگر کے فعل کو اعتدال سے تیزہ کر دیتی ہیں
ان میں شراب خانہ خراب' افیون' چرس' بھنگ' شنگرف' ہینگ' لونگ' دار
چینی' جائفل' جلوتری شامل ہیں اس کے علاوہ ان میں وہ ادویہ بھی ہوتی
ہیں جن میں پارہ' تانبا' تیلنی مکھی ۔ غیرہ شامل ہوتی ہیں یہ سب
ادویہ اپنی تیزی کی وجہ سے جگر کے فعل کو تیز سے تیز کر کے سوزش ناک کر
دیتی ہیں اور خلط صفراء کو اتنی تیزی کے ساتھ پیدا کر کے خون و اعضاء میں
روک دیتی ہیں کہ چند گھنٹوں یا چند نوں میں سیروں کے حساب سے صفراء
بن جاتا ہے جو خون اور اعضاء میں ترشح ہونے لگتا ہے تو اصول فطرت کے
مطابق کچھ عرصہ بعد اس میں خمیر پڑ جاتا ہے جوں جوں اس میں خمیر بڑھتا
ہے تو اس میں تعفن سے جراثیم بننے شروع جاتے ہیں جو جگر و غدد کے
خلیات کو ناکارہ کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اس میں ورم اور زخم جیسی
صورتیں پیدا کر دیتے ہیں حتیٰ کہ بعض شدید حالتوں میں جگر کی سوزش کو
جگر کے کینسر میں تبدیل کر دیتے ہیں اس طرح ایک طرف جگر و گردوں کا
نظام ایک ظالم گروہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ گرم

خشک اغذیہ ادویہ بدن میں داخل ہوتی رہتی ہیں جو جگر وغدد کی غذا تو بنتی رہتی ہیں لیکن ان میں دماغ اور قلب کی غذا نہ ہونے کی وجہ سے وہ بھوکے مرنا شروع ہو جاتے ہیں اس طرح قلب میں ضعف اور بلغمی رطوبات کی کمی کی وجہ سے دماغ میں تسکین (سستی) پیدا ہو جاتی ہے اس طرح تمام جسم کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اب بدن میں سفید ذرات خون تو زیادہ بنتے ہیں لیکن سرخ ذرات خون بہت ہی کم بنتے ہیں اس طرح خون کی سرخی اور ہیموگلوبن کا لیول کم ہو جاتا ہے اس کے علاوہ مندرجہ ذیل علامات کسی میں کم اور کسی میں زیادہ پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں

(۱) دائیں پسلیوں کے نیچے بوجھ اور دباؤ محسوس ہو نا (۲) یرقان یعنی پیلیا ہو جانا (۳) دل گھبرانا (۴) تھکاوٹ محسوس ہو نا (۵) جلد کا رنگ پیلا ہو جانا (۶) جلد میں جلن محسوس ہونا (۷) بھوک مر جانا (۸) سفیدی مائل یا مٹی رنگ کا پاخانہ آنا (۹) کبھی تیز اور کبھی ہلکا بخار ہو جانا (۱۰) ہاتھ پاؤں اور چہرے پر اماس ہو نا (۱۱) پیٹ پھیپھڑوں یا جسم کے کسی عضو میں پانی پڑ جانا (۱۲) خشک کھانسی ہو جانا (۱۳) معدہ اور انتریوں میں جریان خون ہو نا (۱۴) کبھی اچانک بے ہوش ہو جانا (۱۵) نیند یا غنودگی کی حالت مین پڑے رہنا (۱۶) عصبی کھنچاؤ ہو نا (۱۷) تنہائی پسند ہو نا (۱۸) جگر کا کینسر ہو نا (۱۸) خون پسینہ پیشاب پاخانہ منی اور ماں کے دودھ وغیرہ کا زہریلا ہو جانا (۱۹) بلڈ پریشر ہائی ہو جانا

علامات

قارئین میں نے قانون مفرد اعضاء کے تحت ہیپاٹائٹس کے حقیقی اسباب کیفیاتی، نفسیاتی، خلطی اور عضوی تفصیل کے ساتھ بیان کر دیے ہیں اور ان کے نتیجہ میں ایک ہی حقیقت سوزش جگر یا تحریک جگر کو اجاگر کیا گیا ہے یعنی جب بھی ان میں سے کوئی سبب کچھ عرصہ مسلسل کسی انسانی بدن پر اثر انداز ہوتا رہے ہر ایک سے سوزش جگر (ہیپاٹائٹس) یا تحریک جگر پیدا ہو جاتی ہے اس سے پیدا ہونے والی علامات ہر سبب کی شدت خفت کے تحت کم وبیش پیدا ہوا کرتی ہے اب ان علامات کی تشریح و توضیح قانون مفرد اعضاء کے تحت پیش کرتا ہوں تاکہ آپ انہیں سمجھ کر موثر اور یقینی علاج کر سکیں

ہیپاٹائٹس کے دوران پیدا ہونے والی علامات

(۱) دائیں پسلیوں کے نیچے بوجھ اور دباؤ محسوس ہونا

(۲) یرقان یعنی پیلیا ہو جانا (Jaundice)

(۳) دل گھبرانا

(۴) تھکاوٹ محسوس ہونا (Fatigue)

(۵) چلد کا رنگ پیلا ہو جانا

(۶) جلد میں جلن محسوس ہونا
(۷)بھوک مر جانا
(۸) سفیدی مائل یا مٹی رنگ کا پاخانہ آنا
(۹)کبھی تیز اور کبھی ہلکا بخار ہو جانا
(۱۰) ہاتھ پاؤں اور چہرے پر اماس ہونا
(۱۱) پیٹ پھیپھڑوں یا جسم کے کسی عضو میں پانی پڑ جانا
(۱۲) خشک کھانسی ہو جانا
(۱۳) معدہ اور انتریوں میں جریان خون ہونا
(۱۴) کبھی اچانک بے ہوش ہو جانا
(۱۵) نیند یا غنودگی کی حالت میں پڑے رہنا
(۱۶)عصبی کھنچاؤ ہونا
(۱۷)تنہائی پسند ہونا
(۱۸)جگر کا کینسر ہونا
(۱۸) خون پسینہ پیشاب پاخانہ منی اور ماں کے دودھ وغیرہ کا زہریلا ہو جانا
(۱۹)بلڈ پریشر ہائی ہو جانا
(۲۰) سر میں درد اور چکر آنا شروع ہو جانا

مندرجہ بالا وہ علامات ہیں جو ہیپاٹائٹس یا سوزش جگر کی نشاندہی کرتی ہیں ہم انہیں پہچان کر یقینی و بے خطا علاج کر سکتے ہیں اور ایلوپیتھی لیبارٹری ٹیسٹوں سے بچ سکتے ہیں اب میں ان علامات کی فرد فرداً مختصر تشریح پیش کرتا ہوں

دائیں پسلیوں کے نیچے بوجھ اور درد اور دباؤ محسوس ہونا

قارئین جب کسی بھی سبب سے جگر میں سوزش یا تحریک پیدا ہو جائے تو جگر کی طرف دوران خون بڑھ جاتا ہے اور اس میں ہلکا ورم پیدا ہو جاتا ہے جو جگر کی سوزش (ہیپاٹائٹس) کی پہلی علامت ہے خصوصا جب دباؤ اور بوجھ محسوس ہونے لگے تو ہیپاٹائٹس کا گمان لازمی ہو جاتا ہے جس کی تصدیق کے لئے مریض کا پیشاب پاخانہ دیکھنا بہت ضروری ہوتا ہے اگر مریض کا پیشاب مقدار میں کم رنگت میں گہرا زردی مائل اور پاخانہ سفیدی مائل ہو تو ہیپاٹائٹس کی تصدیق ہو جاتی ہے پاخانہ کا قبض سے آنا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ جگر میں سوزش ہو گئی ہے کونکہ ایسی صورت میں صفراء کا اخراج معدہ اور انتریوں میں گرنا کم ہو جاتا ہے۔

یرقان ہونا

جونہی جگر میں سوزش ہوتی ہے تو اس حالت کو قانون مفرد اعضاء میں سوزش جگر یا تحریک جگر قرار دیا جاتا ہے جس کا مطلب ہے کہ جگر اور اس کے ماتحت غدد جاذبہ حد اعتدال سے تیز ہو گئے ہیں اور صفراء کثرت سے بنانے لگے ہیں اور اسے غدد ناقلہ کے ذریعے خارج نہیں ہونے دیتے جب یہ حالت کچھ عرصہ قائم رہتی ہے تو صفراء خون

میں اس قدر زیادہ ہو جاتا ہے کہ اس کا پیلا رنگ تمام جسم اور آنکھوں میں ظاہر ہونے لگتا ہے اس حالت کو عرف عام میں یرقان کہتے ہیں۔

دل گھبرانا

ہیپاٹائٹس کے مریض میں دل گھبرانے کی تکلیف عموماً ہوا کرتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب جگر و غدد کی تیزی سے صفراء و حرارت اعتدال سے بڑھ جاتا ہے تو قلب و عضلات میں تحلیل کا عمل شروع ہو جاتا ہے جس سے قلب گھبراتا ہے اور دھک دھڑکنے لگتا ہے اگر یہ حالت کچھ عرصہ قائم رہے تو قلب سوج جاتا ہے جسے طبیب حضرات عظم القلب بھی کہتے ہین

تھکاوٹ ہونا

چونکہ ہیپاٹائٹس کے مریض میں حرارت و صفراء کی کثرت ہوتی ہے جس سے عضلات میں ضعف اور کمزوری ہو جاتی ہے چونکہ ہر قسم کی حرکات قلب و عضلات کرتے ہیں اس لئے قلب میں کمزوری کی وجہ سے پہلے جیسی حرکات نہیں کر سکتے بلکہ تھوڑے کام کاج سے ہی تھک جاتے ہیں اگر مریض کو با امر مجبوری کچھ دیر کام کرنا پڑے تو بخار چڑھ جاتا ہے

جلد کا رنگ پیلا ہو جانا

قارئین یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ ہیپاٹائٹس سوزش جگر یا تحریک جگر سے ہوا کرتا ہے لہٰذا اس حالت میں خلط صفرا ضرورت سے زیادہ بنتی ہے لیکن اس کا فاضل حصہ غدی عضلاتی تحریک کی وجہ سے براہ بول پاخانہ و پسینہ خارج نہیں ہوتا بلکہ خون میں جمع ہوتا رہتا ہے اس لئے خلط صفراء کے خون میں زیادہ ہو جانے کی وجہ سے آنکھوں اور جلد کا رنگ زرد ہو جاتا ہے جسے عرف عام میں یرقان یعنی پیلیا کہتے ہیں

بھوک کا مر جانا

انسان اپنی نشو نما اور زندہ رہنے کے لئے کوئی نہ کوئی غذا ضرور کھاتا ہے اس غذا کو ہضم یا تحلیل ہونے کے لئے صفراء کی ضرورت ہوتی ہے جو مراہ سے آنتوں پر گرتا ہے اس طرح معدہ میں پڑی ہوئی غذا مرارہ سے آئے ہوئے صفراء سے ہضم یا تحلیل ہو کر بدن کے اعصاب غدد اور عضلات اور ہڈیوں کی غذا بننے کے لئے بدل ما یتحلل کے طور پر خون میں داخل ہوتی رہتی ہے اگر غذائی جوس جو بدل ما یتحلل کے طور پر خون میں داخل ہوا تھا اگر بدن کے تمام مفرد اعضاء کی غذا بننے سے بچ جائے تو وہ غدد ناقلہ کے ذریعے براہ بول پیشاب پسینہ پاخانہ حیض اور منی کے راستے خارج ہوتا رہتا ہے اس طرح بدن کے تمام نظام اعتدال کے ساتھ کام کرتے رہتے ہیں۔

لیکن

جب جگر و غدد کے افعال میں تیزی اور شدت پیدا ہوتی ہے تو صفراء زیادہ مقدار میں بنناشروع ہو جاتا ہے اگر یہ صورت کچھ عرصہ قائم رہے اور صفراء کا اخراج براہ پتہ پوری طرح نہ ہو تو معدہ سے ہاضمہ کا عمل سست پڑ جاتا ہے۔

کیونکہ

باہر سے معدہ میں آنے والی ہر قسم کی غذا پتہ یا مرارہ سے آئے ہوئے صفراء سے ہی ہضم ہو سکتی ہے اور جلد تحلیل ہو کر خون میں داخل ہوتی رہتی ہے بد قسمتی سے جب پتہ سے صفراء معدہ میں گرنا بند ہو جاتا ہے یا ضرورت سے کم گرتا ہے تو کھائی ہوئی غذا کچی معدہ میں پڑی رہتی ہے اور بھوک مر جاتی اگر مریض کوئی غذا کھا بھی لے تو وہ قے کے ذریعے خارج ہو جاتی ہے اگر یہ حالت کچھ دیر زیادہ قائم رہے تو مریض غذا کے نام سے ہی نفرت کرتا ہے اور بھوک کا احساس بھی ختم ہونے لگتا ہے

جلن اور خارش کا ہونا

قارئین جب بدن میں خلط صفراء اور ترشی بڑھ جاتی ہے تو یہ جب جلد کے راستے خارج ہونے کے لئے آتی ہے تو وہ سرد خشک ہونے کی وجہ سے جلد میں رک جاتی ہے اور جلد پر باریک باریک دانے بننے لگتے ہیں

اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ایک طرف سوداوی خلط ٹھنڈی ہوتی ہے دوسری طرف جلد کے مسامات سردی کی وجہ سے بند ہوتے ہیں اس لئے یہ تیزابی رطوبات جلد میں رک جاتی ہیں جنہیں طبیعت خارج کرنے کے لئے ناخنوں کی مدد سے بصورت خارش خارج کرنے کی ناکام کوشش کرتی ہے اگر یہ لور کچھ عرصہ قائم رہے تو بگڑ کر دھدر چنبل کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

اس کے بر عکس

جب غدی عضلاتی تحریک کی وجہ سے جگر میں صفراء زیادہ بنتا ہے اور یہ فاضل صفراء پورا خارج نہیں ہوتا تو اس کا رخ بھی جلد کی طرف ہو جاتا ہے بد قسمتی سے جلد کے نیچے کے غدد بھی غدی عضلاتی تحریک کی وجہ سے صفراء کو خارج نہیں ہونے دیتے لہذا مریض کی جلد میں خارش اور جلن ہونے لگتی ہے چونکہ صفراء گرم خشک خلط ہے اس لئے جلد میں دانے نہیں بنتے بلکہ صرف خارش ہی ہوتی ہے۔

اس حالت کا علاج غدی اعصابی تحریک سے کرنا ہوگا اور مندرجہ بالا سوداوی خارش کا علاج غدی عضلاتی تحریک سے کرنا ہوگا جو انشاء اللہ کامیاب ہوگا۔

بخار ہونا

جب جگر میں سوزش یا ورم قائم ہو جاتا ہے اور صفراء متعفن

ہونے لگتا ہے تو بخار چڑھنے لگتا ہے جو اکثر سردی سے چڑھتا ہے

چہرہ اور ہاتھ پاؤں پر ورم ہونا

جب ہیپاٹائٹس کے مریض میں صفراء اتنا جمع ہو جاتا ہے کہ اسے سمھالنا مشکل ہو جاتا ہے تو اکثر چہرہ ہاتھ پاؤں کی خلاؤں میں ترشح ہو کر جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے جس سے ان میں سوجن اور اماس ہو جاتا ہے جسے عرف عام میں ورم آنا بھی کہتے ہیں۔

پیٹ یا پھیپھڑوں میں پانی پڑنا

مندرجہ بالا صورت جب کافی دیر تک قائم رہے اور آرام کی صورت پیدا نہ ہو اور صحیح علاج میسر نہ آئے تو یہی صفراوی رطوبات پیٹ یا پھیپھڑوں یا کسی اور عضو میں انفیکشن پیدا کر دیتی ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پیٹ، پھیپھڑوں یا کسی بھی عضو کے غدی پردوں کے درمیان ترشح ہونا شروع ہو جاتا ہے جوں جوں صفرا ترشح ہوتا جاتا ہے وہ عضو حجم میں بڑھنا شروع ہو جاتا ہے پیٹ میں ہو تو وہ ڈھول کی طرح تن جاتا ہے اس حالت کو استسقاء زقی کہتے ہیں خصیوں میں ہو تو استسقاء خصیہ کہتے ہیں اسی طرح دماغ میں ہو تو استسقاء دماغ کہتے ہیں الغرض جس عضو میں پانی پڑے گا اسی عضو کا استسقاء کہلائے گا۔

اگر اس صورت میں مریض کو صحیح علاج (غدی اعصابی) میسر

آجائے تو فوراً رطوبات کا اخراج شروع ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ مریض کے پیٹ یا پھیپھڑے پانی سے خالی ہو جاتا ہے اور تنگی تنفس اور دوسری تکلیف دہ علامات ختم ہو جاتی ہیں۔

لیکن اگر

اگر پیٹ میں اتنا پانی جمع ہو جائے کہ وہ مریض کے لیئے نا قابل برداشت ہو جائے تو حکیم یا ڈاکٹر ٹروکار کے ذریعے پانی نکال دیتا ہے اس طرح مریض فوراً سنبھل جاتا ہے لیکن اس علاج کو مستقل علاج سمجھنا غلط ہے کیونکہ ٹروکار سے موجودہ پانی نکالا گیا ہے اصل سبب کو دور نہیں کیا گیا اس لئے مرض قائم ہونے کی وجہ سے پانی دوبارہ جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے اور چند دن میں ہی دوبارہ پیٹ پانی سے بھر جاتا ہے

بالکل یہی صورت

پھیپھڑوں کی ہے جب پھیپھڑوں میں اتنا پانی جمع ہو جاتا ہے کہ مریض کو سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے تو پھیپھڑوں سے بھی نالی کے ذریعے پانی نکال دیا جاتا ہے اس طرح جتنا پانی بنتا ہے نالی کے ساتھ لگی ہوئی بوتل میں جمع ہوتا رہتا ہے لیکن یہ بھی مستقل علاج نہیں ہے بلکہ یہ تو مریض کے لئے فرسٹ ایڈ کی حیثیت رکھتا ہے اندرونی طور پر غدد ناقلہ کو تیز کئے بغیر پیٹ یا پھیپھڑوں کا پانی نہیں روکا جا سکتا جتنی جلدی غدد ناقلہ کو تیز کر دیا

جائے گا اتنی ہی جلدی استسقاء سے نجات مل جائے گی

معدہ اور انتریوں میں جریان خون ہونا

چونکہ ہیپاٹائٹس کا مریض گرمی خشکی اور رطوبات کی کمی کا مریض ہوتا ہے خاص طور پر بلغمی رطوبات کی خون میں انتہائی کمی ہوتی ہے اس لئے خشکی کی زیادتی سے معدہ اور انتریوں کی شریانیں پھٹ جاتی ہیں جس سے جریان خون ہونے لگتا ہے اگر جریان خون معدہ میں ہو جائے تو خونی قے آنے لگتی ہے اور اگر جریان خون انتریوں میں ہو تو پاخانہ خون آمیز اور سیاہی مائل آنے لگتا ہے۔

جگر کا کینسر ہونا

قارئین جگر کی سوزش یا ہیپاٹائٹس کی تمام علامات سے خطرناک اور مہلک حالت جگر کا کینسر ہے جب تک مریض کا جگر معمولی سوزش میں مبتلا ہوتا ہے تو جگر کے جسم کے خلیات یا ٹشوز دردناک نہیں ہوتے لیکن اگر جگر کی سوزش شدید ورم کی صورت اختیار کر لے تو اس میں ناقابل برداشت درد شروع ہو جاتا ہے جو کبھی نشہ آور دوا کے بغیر نہیں رکتا اس حالت کو قانون مفرد اعضاء میں جگر کا کینسر کہا جاتا ہے

یاد رکھیں

ایسی مسکن اثر دوا جو اپنے مسکن اثر کی وجہ سے درد روک دے وہ وقتی

سکون کا باعث ہوتی ہے لیکن مستقل مرض سے چھٹکارا نہیں دے سکتی

ایک اہم ہدایت

یہ حقیقت ذہن نشین کرلیں کہ جگر کی شوزش معمولی ہو یا شدید ہر حالت جگر و غدد کی غدی عضلاتی تحریک کا نتیجہ ہی ہوا کرتی ہے۔ فرق صرف تحریک کی شدت خفت کا ہوتا ہے اور ہر حالت کا علاج بھی جگر و غدد کے ماتحت غدد ناقلہ کا فعل تیز کر کے کامیابی کے ساتھ شرطیہ طور پر کیا جاسکتا ہے۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھیں کہ علاج مریض کی موجودہ حالت اور مرض کی شدت خفت کے تحت ہلکی یا تیز دوا یعنی محرک ملین مسہل اکسیر اور تریاق سے کیا جائے گا۔

ورنہ یہ کبھی نہ ہوگا کہ مریض کو تکلیف تو معمولی ہے تو اسے بھی اکسیر اور تریاق دے دیں بلکہ معمولی تکلیف میں محرک یا ملین دوا استعمال کرائیں اور شدید تکلیف میں مسہل اکسیر اور تریاق دوا استعمال کرانا ہوگی۔

==========

ہیپاٹائٹس کی تشخیص

ڈاکٹر حضرات مندرجہ ذیل لیبارٹری ٹیسٹ کراتے ہیں جن سے ہیپاٹائٹس کی یقینی تشخیص ہو جاتی ہے۔

جگر کی پڑتال میں وہی ٹیسٹ ہوتے ہیں جو ہیپاٹائٹس اے میں ہوتے ہیں یعنی (۱) SGPT (۲)SGOT (۳). LDH

اس کے علاوہ مریض کا الٹرا ساونڈ بھی کر لیا جاتا ہے جس سے جگر کی ساخت کے بارے میں معلومات فراہم ہو جاتی ہیں HepaTitis B کی تشخیص کے لئے ہم مندرجہ ذیل ٹیسٹ کروا سکتے ہے۔

1- HBS.Ag

2- HBC. Ag

3- Anti HBS Ag

4- Anti HBC Ag

5- Anti HBC 1gm

6- Anti HBC 1gG

اس کے برعکس

قانون مفرد اعضاء اور طب یونانی میں ہیپاٹائٹس کی تشخیص کے لئے چند بنیادی اصول مقرر ہیں جن کی مدد سے ایک ماہر طبیب ہیپاٹائٹس

کی یقینی تشخیص کرنے کا اسباب علاج کرنا ہے

تشخیصی اصول یہ ہیں

(۱) نبض

(۲) قارورہ

(۳) پاخانہ (۴) اندرونی اور بیرونی علامات

نبض سے ہیپاٹائٹس کی تشخیص

قارئین نبض بدن انسان میں ایک ایسا آلہ ہے جو جسم انسان کے اندرونی افعال اعمال اور تمام حیاتی مفرد اعضاء کی حالتوں کا پتہ دیتا ہے اوراس کے ذریعے تشخیص کی اہمیت ہر مریض میں دیکھنے میں آتی ہے مثلاً جب بھی کوانسان بیمار ہوتا ہے تو کسی معالج خواہ ڈاکٹر یا حکیم کے پاس جائے تو وہ پہلے اس کے سامنے اپنا ہاتھ کرتا ہے کہ میری نبض دیکھ کر بتائیں مجھے کیا مرض ہے؟

ہم دیکھتے ہیں مریض کی منشاء کے مطابق ہر ڈاکٹر مریض کی نبض پر ہاتھ رکھتا ہے پھر پوچھتا ہے کہ بتاؤ کیا مسئلہ ہے؟ اگر کچھ سمجھ آئے تو بہتر ورنہ اسے چند لیبارٹری ٹیسٹ کرانے کے لئے بھیج دیتا ہے وہاں سے جو نتیجہ آتا ہے اس کے مطابق نسخہ تجویز کرتا ہے۔

اس کے برعکس

قانون مفرد اعضاء کا معالج استاد صابر ملتانیؒ کے حکم کے مطابق اعصابی، غدی اور عضلاتی نبض دیکھتا ہے استاد صاحب نے بتایا ہے کہ اعصابی نبض دماغ و اعصاب کی تیزی اور سستی کا پتہ دیتی ہے اور عضلاتی نبض سے قلب و عضلات کے فعل میں تیزی و سستی کا پتہ چلتا ہے جب کہ غدی نبض جگر و غدد کے فعل میں تیزی و سستی کی نشاندہی کرتی ہے۔

یہاں ہمیں اعصابی اور عضلاتی نبض کے مقام اور تشخیص بتانے کی ضرورت نہیں ہے چونکہ ہیپاٹائٹس کا تعلق جگر و غدد سے ہے لہذا یہاں صرف غدی نبض اور دیکھنے طریقہ بتاتا ہوں۔

غدی نبض

قارئین مریض کے ہاتھ کے انگوٹھے کے نیچے کلائی کی طرف جو ہڈی ہے اس کے اوپر سے تڑپنے والی شریان گزرتی ہے اس کو نبض کہتے ہیں انگوٹھے والی ہڈی چھوڑ کر کہنی کی طرف اپنی چار انگلیاں رکھیں نبض بغیر دباؤ چاروں انگلیوں پر محسوس ہو تو اسے عضلاتی نبض تصور کریں اگر بغیر دباؤ نبض کا احساس نہ ہو اور معمولی دباؤ سے نبض کا احساس ہو اور قدرے سست ہو اور موٹی بھی ہو تو اسے غدی نبض سمجھیں قانون مفرد اعضاء میں اسے غدی اعصابی نبض کہتے ہیں یہ نبض ہیپاٹائٹس کی نفی کرتی ہے۔

غدی عضلاتی اور غدی اعصابی نبض میں کیمیکل فرق

قارئین اگر آپ کو غدی عضلاتی نبض محسوس ہو تو پہلے اس ک
تصدیق کرلیں تا کہ تشخیص میں کمی نہ رہ جائے ورنہ علاج ناکام ہو جائے جو
نہی آپ نے نبض دیکھی اور پتہ چلا کہ نبض معمولی دباؤ سے محسوس ہوتی ہے
اور قدرے سست اور باریک ہے تو یہ غدی عضلاتی نبض ہے تو اس کی
تصدیق کے لئے مریض کا قارورہ لانے کا حکم دیں اگر قارورہ گہرا زرد ہو
اور مقدار میں تھوڑا ہو تو آپ مریض پر ہیپاٹائٹس کا حکم لگا سکتے ہیں یا کم از
کم یہ ضرور کہ سکتے ہیں کہ آپ کے جگر میں تیزی اور سوزش ہو گئی ہے اور
اس کی جلد کی رنگت سے بھی تصدیق ہو جائے گی آنکھوں میں زردی یا
سفیدی کم ہو تو یہ علامت بھی سوزش جگر کا پتہ دیتی ہے

قارورہ اور پاخانہ سے تشخیص

قارئین بدن انسان سے خارج ہونے والے دو ایسے فضلات
پیشاب اور پاخانہ ہیں جن سے دل دماغ اور جگر کے سست یا تیز ہونے کا پتہ
چلتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ ہر انسان زندہ رہنے کے لئے کوئی نہ کوئی
غذا کھاتا ہے اگر وہ غذا گرم ہو گی تو بدن کے گرم اعضاء جگر کی غذا بنے گی اور
اس کھائی ہوئی غذا کا خلاصہ کا جو حصہ بچے گا وہ براہ بول اور پاخانہ خارج ہو گا

پیاناٹنش اور ...
جس کا رنگ اس خلاصہ یا خلط کے رنگ جیسا ہو گا اور اس کا قوام اور بو بھی مخصوص ہو گی۔

لہٰذا

اگر وہ تر سرد مزاج کی ہو تو دماغ و اعصاب کی غذا بنے گی یعنی اس سے خلط بلغم بننا شروع ہو جائے گی جب اس کا خلاصہ دماغ و اعصاب کی غذا بننے سے بچ جائے گا وہ بھی براہ بول و پاخانہ خارج ہو گا اور اس کا رنگ بھی خلط بلغم کے رنگ کی طرح سفید ہو گا چونکہ یہ مادہ تر سرد ہو گا اس لئے اس میں بو برائے نام ہی ہو گی اور اس کا قوام پتلا ہو گا پاخانہ پیشاب پتلا بے بو اور سفید ہو تو دماغ و اعصاب کے افعال تیز ہونے پر دلالت کرتا ہے قانون مفرد اعضاء میں اس حالت کو اعصابی تحریک کہتے ہیں جس کا علاج عضلاتی غذا و دوا سے کرنا ہو گا۔

بالکل اسی طرح

اگر کوئی مریض خشک غذا مسلسل کھاتا ہے تو وہ قلب و عضلات کی غذا بنے گی اور جو اس کا خلاصہ بچے گا وہ بھی براہ پیشاب و پاخانہ خاج ہو گا اور اس کا قوام خشک اور رنگ و بو بھی خلط سودا کے رنگ جیسا سرخ سیاہی مائل ہو ہو گا اس صورت میں قلب و عضلات میں تیزی و تحریک ہو گی

اندرونی اور بیرونی علامات سے تشخیص

(۱)ہیپاٹائیٹس کی بیرونی علامات تو جلد اور آنکھوں کی رنگت کا پیلا ہو جانا ہے

(۲)چونکہ ہیپاٹائیٹس گرمی خشکی کی بیماری ہے اور گرمی خشکی کا خاصہ ہے کہ وہ ہر شے کو نرم اور پگھلا دیتی ہے لہٰذا ہیپاٹائیٹس کے مریض کا گوشت نرم اور پلپلا ہو جاتا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ ہڈی کے ساتھ لگا ہی نہیں

(۳)ہیپاٹائیٹس کے مریض میں چونکہ سفید ذرات خون زیادہ بنتے ہیں اور سرخ ذرات خون کم بنتے ہیں جس کے نتیجے میں مریض کے خون کا رنگ بھی پھیکا ہو جاتا ہے اسے عرف عام میں کمی خون انیمیا اور بھی کہتے ہیں اس شدید کمی خون کو پورا کرنے کے لئے دوسرے تندرست شخص کا خون لگایا جاتا ہے۔

(۴)خارش دو قسم کی ہوتی ہے ایک سوداوی ایک صفراوی۔ سوداوی خارش خلط سودا کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے اور صفراوی خارش خلط صفراء کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے سوداوی خارش جب بھی ظاہر ہو گی تو جلد کو سیاہ کر دے گی دوسری علامت یہ کہ اس میں سیاہی مائل دانے نکلتے ہیں جن میں سے غلیظ لیس دار مادہ خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے

اس کے برعکس

صفراوی خارش میں چونکہ صفراء کی جسم و خون میں کثرت ہوتی ہے اور یہ صفراء بدن سے خارج ہونے کے لئے جلد کی طرف آتا ہے تو وہاں

جلد میں جلن اور خارش پیدا کر دیتا ہے چونکہ صفراء گرم خشک ہوتا ہے اس لئے یہ جلد میں نہیں جمتا یار کتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہیپاٹائٹس کے مریض کی جلد میں خارش تو ہوتی ہے مگر اس میں دانے وغیرہ نہیں بنتے۔

اماس واستسقاء ذقی سے تشخیص

یہ دونوں علامات بھی خلط صفراء کی زیادتی سے ظاہر ہوا کرتی ہیں اس لئے جس مریض کے ہاتھ پاؤں اور چہرہ پر ماس دیکھیں تو اسے بھی ہیپاٹائٹس یا سوزش جگر کا مریض سمجھیں

مریض کے بائیں طرف لیٹنے سے تکلیف محسوس ہونا

ہیپاٹائٹس کے مریض کے جگر میں سوزش اور ورم ہو جایا کرتا ہے جس سے جگر حجم میں بڑا اور وزن میں زیادہ ہو جاتا ہے لہذا جونہی مریض بائیں طرف لیٹتا ہے تو جگر اوپر ہونے کی وجہ سے لٹکتا ہے اس کا لٹکنا ہی باعث تکلیف ہوتا ہے لہذا اگر مریض بائیں طرف لیٹنے سے درد کی تکلیف بتائے تو یہ بھی سوزش جگر کی علامات ہے۔

زبان پر پیلے رنگ کی تہ جمنا

ہیپاٹائٹس کے مریض کے فضلات کا رنگ پیلا ہوتا ہے اس لئے ایسے مریض کا لعاب دہن بھی پیلا ہو جاتا ہے جس کی تہ زبان پر جم جاتی ہے زبان دیکھنے سے پیلی معلوم ہوتی ہے۔

قانون مفرد اعضاء کے تحت ہیپاٹائٹس کا علاج

قارئین اب تک قانون مفرد اعضاء کے تحت ہیپاٹائٹس کے متعلق بہت کچھ لکھا جاچکا ہے اب اس موذی مرض کا اصول علاج اور یقینی و بے خطا نسخہ جات پیش کرتا ہوں تاکہ ہر قاری اسے پڑھ کر کامیاب علاج کر سکے۔

اصول علاج

ہیپاٹائٹس کے اسباب علامات بیان کرتے وقت کئی بار سرسری علاج لکھا جاچکا ہے اب تفصیل سے حاضر ہے

قارئین جیسا کہ اوپر ہیپاٹائٹس کے اسباب کیفیاتی خلطی نفسیاتی مادی اور عضوی لکھے گئے ہیں آپ تشخیص مرض کرتے وقت ان سب کو سامنے رکھیں گے۔ ہیپاٹائٹس کا کوئی بھی سبب بنا ہو پہلے ہر ممکن طریقہ سے اسے دور کرنے کی کوشش کریں

مثلاً اگر کیفیاتی سبب گرمی خشکی ہے تو مریض کو گرم تر ماحول میں رکھیں اگر کسی مریض میں نفسیاتی سبب غصہ وغیرہ کے جذبات بار بار ابھرتے ہیں تو اسے ایسے ماحول سے دور رکھا جائے جہاں اس کے کسی جذبہ کی تکمیل میں رکاوٹ ہوتی ہے یا جہاں اس کا حکم یا کہنا نہ مانا جاتا ہو جس کے نتیجے میں اسے غصہ آتا ہے نیک متقی لوگوں کی محفل میں بٹھائیں اور خوشگوار

ماحول پہنچائیں تاکہ نیک لوگ اسے واعظ و نصیحت کرتے رہیں اور اس کے بد اعمال سے آگاہ کرتے رہیں تاکہ وہ بار بار غصہ کے جذبات میں مغلوب نہ ہو۔

مادی اسباب کا اصول علاج

اگر خلط صفراء کی پیدائش زیادہ ہو گئی ہے تو ہر قسم کی گرم خشک غذائیں دوائیں بند کر دیں ان میں شراب تیز مرچ مصالحہ دار سالن اور ہر قسم کے گوشت انڈے کریلے وغیرہ شامل ہیں بند کر دیں۔

ہر قسم کے مقوی باہ نسخے جن میں شنگرف پارہ تانبا سنکھیا اور لونگ دار چینی جائفل جلوتری وغیرہ شامل ہیں کیونکہ ان ادویہ سے خلط صفراء میں مزید اضافہ ہونے لگتا ہے اور جسم وخون میں جمع ہونے لگتا ہے جو ہیپاٹائیٹس کا باعث بنتا ہے اس کے علاوہ مریض کا خون کسی دوسرے مریض کو ہرگز نہ لگائیں تاکہ صفراء سے بھر پور خون کسی دوسرے مریض میں صفراوی علامات نہ پیدا کر دے۔

ہیپاٹائیٹس کے عضوی اسباب کا اصول علاج

ہیپاٹائیٹس چونکہ جگر کی تحریک وسوزش ہے ہوا کرتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جگر اب اتنا تیز ہو گیا ہے کہ وہ ضرورت سے زیادہ صفرا پیدا

اور جمع کرتا ہے جس سے یرقان تک ہو جاتا ہے قانون مفرد اعضاء میں اس حالت کو غدی عضلاتی یعنی جگر و غدد کی کیمیائی تحریک کہا جاتا ہے اس تحریک میں چونکہ غدد جاذبہ انتہائی تیز ہو چکے ہوتے ہیں لہٰذا یہ حالت مسلسل رہ کر ہیپاٹائٹس کا باعث بنتی ہے۔

قدرت الٰہی

نے اس حالت کو ختم کرنے کے لئے بدن انسان میں جگر کے لئے ایک نالی دار غدود ناقلہ بھی ودیعت کئے ہوئے ہیں جن کا کام بدن انسان کے خون سے فاضل صفراء اکا خراج کرنا ہے۔

قدرتی امر

قدرتی امر ہے کہ جب غدد جاذبہ کام کرتے ہیں تو غدد ناقلہ کام روک دیتے ہیں یا کم کر دیتے ہیں اور جب غدد ناقلہ کام کرتے ہیں تو غدد جاذبہ کام روک دیتے ہیں

لہٰذا ان دونوں قسم کے غدود کے باری باری کام کرنے سے یہ اصول ملا کہ اگر غدد جاذبہ کام نہ کرتے ہوں تو انہیں تحریک دے کر غدد ناقلہ کا فعل روک دیں

اس کے برعکس اگر جب غدد ناقلہ کام چھوڑ چکے ہوں تو انہیں تحریک دے کر غدد جاذبہ کا فعل روک دیں تاکہ جذب کا عمل ست ہو جائے گا اور اخراج کا عمل تیز ہو کر فاضل صفراوی مادے خارج ہو جائیں

چونکہ ہیپاٹائٹس کے مریض کے غدد جاذبہ تیز ہوئے ہوتے ہیں اور مریض کو ایک قسم کا یرقان ہوا ہوتا ہے لہٰذا اس کے علاج کے لئے غدی اعصابی غذا دوا دینی چاہیئے تاکہ بدن انسان فاضل صفرا سے پاک ہو جائے۔

اس مقصد

کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارما کو پیا کے غدی اعصابی نسخے تریاق صفت ہیں۔

ایک اہم سوال

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ غدی اعصابی (محرک شدید ملین مسہل اور تریاق واکسیر) میں سے کون سا نسخہ استعمال کرایا جائے یا ان میں سے کون سا نسخہ پہلے اور کونسا بعد میں استعمال کرایا جائے۔

قارئین جیسا کہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہیپاٹائٹس کے مریض ایک ہی قسم کے نہیں آتے ان میں سے کسی کو معمولی تکلیف ہوتی ہے اور کسی کو زیادہ اور کسی کو نا قابل برداشت تکلیف ہوتی ہے

لہٰذا

جیسی حالت میں مریض آئے اسی حالت کے مطابق دوا تیز یا سست دینی ہوگی مثلاً ایک مریض کو معمولی اور تھوڑی تکلیف ہے تو اسے غدی

اعصابی محرک وشدید دیتا ہوگی

اگر اسے معمولی قبض ہے تو ساتھ غدی اعصابی ملین بھی دیں گے اگر مریض شدید قسم کے یرقان میں مبتلا ہے تو اسے غدی اعصابی مسہل کے ساتھ غدی اعصابی تریاق بھی دیں گے تاکہ جلد از جلد فاضل صفراء خارج از بدن ہو سکے اور مرض کا دباؤ کم ہو کر مریض سکھ کا سانس لے سکے

ان میں محرک ملینات تریاقات کے علاوہ اکسیرات اور غدی اعصابی مقویات جن میں شربت اور لیوب شامل ہیں دیں تاکہ مریض جو کمزوری محسوس کرتا ہے وہ بھی رفع ہو سکے

اب میں قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی نسخہ جات درج کر رہا ہوں اسکے علاوہ چند اور نسخہ جات جو میرے معمول مطب ہین افادہ قارین کے لئے حاضر ہیں۔

غدی اعصابی محرک

ھوالشافی زنجبیل ۵ تولہ' نوشادر ٹھیکری ۲ تولہ۔

ترکیب تیاری دونوں ادویہ ملا کر باریک سفوف بنالیں

مقدار خوراک ۲ رتی تا ایک ماشہ دن میں چار بارہ ہمراہ پانی یا عرق مکو کاسنی یا شربت بزوری دیں۔

فوائد ہپاٹائیٹس کی ابتدائی حالتوں میں صبح دو پہر شام دے سکتے ہیں اس

کے ساتھ غدی اعصابی شدید بھی لازمی دیں تا کہ جلد از جلد فائدہ ہو :
شروع ہو جائے۔

غدی اعصابی شدید

ھوالشافی سونڈھ ۵ تولہ نوشادر ٹھیکری اڑھائی تولہ ' مرچ سیاہ ایک تولہ '
ترکیب تیاری سب ادویہ کو باریک کر کے سفوف بنالیں بس تیار ہے
مقدار خوراک چار رتی تا ایک ماشہ میں چار بار ہمراہ دودھ یا مناسب بدرقہ۔
فوائد یہ دوا غدی عضلاتی تحریک کی ابتدائی تمام علامات کو ختم کرتی ہے

غدی اعصابی ملین

ھوالشافی سنڈھ ا تولہ کالی مرچ ا تولہ ، قلمی شورہ ۴ تولہ " نوشادر ۴
تولہ ' ریوند خطائی ۴ تولہ ' سناکی ۸ تولہ
ترکیب تیاری سب کو باریک کر کے سفوف یا نخودی گولیاں بنالیں۔
مقدار خوراک ایک ایک گولی اعصابی عضلاتی ملین کے ساتھ ملا کر دن
میں تین سے چار بار ہمراہ شربت بزوری یا صندل دیں اگر قبض شدید ہو تو
خیساندہ سناکی والا بھی پلائیں
فوائد جگر و غدد کو مشینی طور پر تحریک دے کر سوزش جگر عظم الطحال
استسقاء اور اماس میں بے حد مفید ہے ہر قسم کے اندرونی و بیرونی ورموں کو
چند دنوں میں ختم کرتا ہے۔اس کے علاوہ کثرت طمث میں اعصابی غدی

تریاق کے ہمراہ دیا جاسکتا ہے۔

غدی اعصابی مسہل

ھوالشافی سنڈھ ا تولہ کالی مرچ ا تولہ، قلمی شورہ ۴ تولہ، نوشادر ۴ تولہ، ریوند خطائی ۴ تولہ، سنا مکی ۸ تولہ، ریوند عصارہ ۲ تولہ

ترکیب تیاری سب کو باریک کر کے سفوف یا نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک ایک ایک گولی اعصابی عضلاتی ملین کے ساتھ ملا کر دن میں تین سے چار بار ہمراہ شربت بزوری یا صندل دیں اگر قبض شدید ہو تو خیساندہ سنا مکی والا بھی پلائیں

فوائد جگر و غدد کو مشینی طور پر تحریک دے کر سوزش جگر عظم الطحال استسقاء اور اماس میں بے حد مفید ہے ہر قسم کے اندرونی و بیرونی ورموں کو چند دنوں میں ختم کرتا ہے۔

غدی اعصابی مقوی لبوب

ھوالشافی مغز چلغوزہ دو تولہ، مغز اخروٹ دو تولہ، تخم مقشر دو تولہ، مغز فندق دو تولہ، مغز خربوزہ دو تولہ، مغز پنبہ دانہ دو تولہ، ثعلب مصری دو تولہ، بادام شیریں دو تولہ، چینی یا شہد تین گنا

ترکیب تیاری تمام ادویہ کا باریک سفوف بنا کر تین گنا شہد یا چینی ملا کر لبوب کا قوام تیار کریں

مقدار خوراک ۶ ماشہ سے ۹ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ مناسب بدرقہ۔

فوائد غدی عضلاتی تحریک سے ہونے والے ضعف باہ اور صفراوی علامات کو ختم کرتا ہے

غدی اعصابی اکسیر

ھوالشافی زنجبیل ۴ تولہ، فلفل سیاہ ۳ تولہ، نوشادر ۳ تولہ، ہڑتال ورقیہ ۱ تولہ۔

ترکیب تیاری پہلے ہڑتال کو خوب سرمہ کی طرح باریک کرلیں پھر باقی ادویہ پیس کر ہڑتال میں ملا کر خوب کھرل کریں جب تمام ادویہ مل جائیں اور مرکب کا رنگ زردی مائل ہو جائے تو تیار ہے۔

نوٹ ہڑتال ورقیہ کو کشتہ کرنے ضرورت نہیں ہے۔

مقدار خوراک دو رتی تا چار رتی دن میں چار بار ہمراہ مناسب بدرقہ

فوائد صفرا کی زیادتی، یرقان غدی کھانسی اور ہر قسم کے استسقاء میں مفید ہے۔

غدی اعصابی تریاق

ھوالشافی شیر مدار ۲ تولہ، سہاگہ ۷ تولہ، زنجبیل ۵ تولہ، پپلا مول ۳ تولہ،

ترکیب تیاری شیر مدار کے علاوہ تمام ادویہ کو باریک پیس لیں پھر شیر مدار میں ملا کر خوب کھرل کرلیں بس تیار ہے۔

مقدار خوراک دو رتی تا چار رتی دن میں چار بار ہمراہ الائچی و زیرہ سفید کی چائے یا گل سرخ کی چائے سے دیں۔

فوائد یہ غدی اعصابی نسخہ جات میں بہت تیز ہے جگر کو مشینی طور پر تحریک دے کر تمام فاضل صفراء کا اخراج کرتا ہے اس کے ساتھ غدی اعصابی ملین ملا کر دیا جائے تو سونے پر سہاگہ ہے

برائے کمی بول

غدی عضلاتی تحریک کی وجہ سے جب پیشاب کی انتہائی کمی ہو جاتی ہے گردے اپنا فعل چھوڑ دیتے ہیں اور خون کی صفائی براہ گردہ نہ ہونے کی وجہ سے خون گاڑھا ہو جاتا ہے تو یہ نسخہ جادو اثر کام دکھاتا ہے۔

ھوالشافی نوشادر، قلمی شورہ، جو کھار۔

ترکیب تیاری سب ادویہ ہم وزن لے کر سفوف یا نخودی گولیاں بنالیں

مقدار خوراک عام حالت میں ایک ایک گولی اور شدید حالتوں میں دو دو گولی دن میں چار بار ہمراہ الائچی و زیرہ سفید کی چائے سے دیں معمول مطب ہے۔

فوائد گردوں کو تحریک دے کر خون سے فاضل صفراء براہ بول خارج کرتا ہے جونہی پیشاب آنا شروع ہوتا ہے اماس ورم اور درد میں کمی ہو جاتی ہے۔

اعصابی عضلاتی ملین

ھوالشافی قلمی شورہ ۴ تولہ' جوکھار ۴ تولہ' صندل سفید ۴ تولہ' گل سرخ ۵ تولے

ترکیب تیاری تمام ادویہ کا باریک سفوف بنالیں بس تیار ہے۔

مقدار خوراک چار رتی سے ایک ماشہ دن میں چار بار ہمراہ شربت بزوری یا عرق مکوہ سے دیں (معمول مطب ہے)

فوائد پیشاب کی جلن خون کے جوش میں تیزی بلڈ پریشر اور الرجی اور چھپاکی کو چند منٹوں میں ختم کرتا ہے۔

اعصابی عضلاتی مقوی خمیرہ

ھوالشافی گاؤزبان چار تولے' ابریشم چار تولے' کشنیز چار تولے' صندل چار تولے' گل سرخ چار تولے' الائچی خورد ایک تولہ' چینی اڑھائی کلو

ترکیب تیاری پہلے ابریشم کو کاٹ کر صاف کرلیں تاکہ کیڑے نکل جائیں پھر تمام ادویہ اور ابریشم ملا کر پانی یا عرق گلاب میں بھگو دیں کچھ عرصہ بعد جوش دیں جب آدھا پانی جل جائے پھر اتار لیں پھر چینی ملا کر خمیرہ کے قوام پر لے آئیں۔ جب قوام گاڑھا ہو جائے تو گھوٹ لیں۔

مقدار خوراک چھ ماشہ سے نو ماشہ ہمراہ عرق گلاب۔

فوائد صفراء کی زیادتی سے ہونے والی سستی' نڈھالی اور کم ہمتی کو دور

کرتا ہے دماغ و اعصاب کو تحریک دے کر ضعف بصارت، ثقل سماعت، سرعت انزال اور ہائی بلڈ پریشر میں مفید ہے۔ معدہ کے زخم اور خفقان قلب میں بھی دے سکتے ہیں۔

خیساندہ سنا مکی

غدی عضلاتی تحریک سے ہونے والی قبض کے لئے بے ضرر مسہل ہے

ھوالشافی املتاس کا گودا ۵ گرام، سنا مکی ۵ گرام، سونف ۵ گرام، گل سرخ ۵ گرام

ترکیب تیاری۔ تمام ادویہ کو رات کو نصف کلو پانی میں بھگو دیں صبح پن لیں اور تھوڑا تھوڑا صبح دوپہر شام پلاتے رہیں۔ غدی اعصابی مسہل ہے صفراوی مادہ پاخانہ کے راستے خارج کرتا ہے۔

اعصابی عضلاتی اکسیر

ھوالشافی کشتہ قلعی ایک تولہ، کشتہ چاندی ایک تولہ، طباشیر اڑھائی تولہ، الائچی تولہ اڑھائی تولہ۔

ترکیب تیاری الائچی اور طباشیر کا سفوف بنا کر کشتہ جات ملا لیں بس تیار ہے۔ مقدار خوراک دو رتی تا چار رتی ہمراہ مکھن یا بالائی

فوائد صفراء کی زیادتی کی وجہ سے ہونے والی منی کی حدت کم کر کے گاڑھا پن پیدا کرتا ہے اگر غدی تحریک سے ضعف باہ ہو تو فوراً فائدہ کرتی ہے۔

شربت بزوری

ھوالشافی تخم خربوزہ ۲۰ گرام ، تخم ککڑی ۲۰ گرام، تخم کھیرا ۲۰ گرام، مغز تربوز ۲۰ گرام، سونف ۵۰ گرام، جڑ سونف ۱۰۰ گرام کاسنی ۵۰ گرام، جڑ کاسنی ۱۰۰ گرام، چینی ڈیڑھ کلو

ترکیب تیاری اول سونف جڑ سونف کاسنی اور جڑ کاسنی کو رات کو بھگو دیں صبح جوش دے کر چھان لیں اور چینی ملا کر پکائیں جب شربت کا قوام بننے لگے تو تمام مغزیات پیس کر شربت میں ملا لیں سرد ہونے پر کپڑے میں سے دبا کر چھان لیں تاکہ زیادہ سے زیادہ مغزیات کا روغن نکل جائے۔

نوٹ اس شربت کے صحیح ہونے کی نشانی یہ ہے کہ جب اسے بوتلوں میں بھرا جاتا ہے تو اوپر میل جیسی تہ آجاتی ہے جو حقیقت میں میل نہیں ہوتا بلکہ حقیقت میں مغزیات کا تیل یا روغن ہوتا ہے جو پانی میں ناقابل حل ہوتا ہے۔

مقدار خوراک ہیپاٹائٹس کے مریضوں کو غدی اعصابی ملین ۲۵ سے ۵۰ گرام شربت بزوری دن میں تین سے چار بار پانی ملا کر پلائیں۔ سوزش جگر کی ہر دوا کے ساتھ بہترین بدرقہ ہے۔

فوائد مدر بول ہونے کی وجہ سے گردہ و مثانہ کو تحریک دے کر پیشاب لاتا ہے جگر اور گردوں کے سدے بھی کھول دیتا ہے فاضل صفراء کا اخراج کرتا ہے۔

شربت دینار

ھوالشافی تخم کاسنی، گل سرخ ہر ایک چھ ماشے پوست بیخ کاسنی ۹۰ گرام، گل نیلوفر گل گاؤزبان ہر ایک ۳۰ گرام، تخم کشوث ۸۰ گرام، ریوند چینی ۵۰ گرام

ترکیب تیاری سوائے ریوند چینی کے سب ادویہ کو پانی میں بھگو دیں البتہ تخم کشوث پوٹلی میں باندھ کے پانی میں ڈالیں صبح جوش دے کر مَل لیں اور چینی ایک کلو ملا کر شربت کا قوام بنالیں اب گرم گرم شربت میں ریوند چینی پیس کر ملالیں بس شربت دینار تیار ہے

مقدار خوراک ۵۰ گرام دن میں تین بار ہمراہ عرق سونف

فوائد جگر کے سدے کھولتا ہے قبض کشاء ہے مدر بول ہے رحم کی صفائی کرتا ہے اس کے علاوہ فاضل صفراء و فاضل رطوبات کا اخراج کر کے جسم کو صاف کرتا ہے۔

شربت صندل

ھوالشافی صندل سفید ۱۰۰ گرام، گل سرخ ۱۰۰ گرام، الائچی ۵۰ گرام، دھنیا ۵۰ گرام، ایک کلو پانی یا عرق گلاب میں بھگو دیں صبح چند جوش دے کر تین پاؤ چینی ملا کر شربت کا قوام بنائیں۔

مقدار خوراک ۲۰ گرام تا ۳۰ گرام دن میں تین سے چار بار، دوسری ادویہ کے ساتھ بطور بدرقہ بار دیں۔

فوائد ہیپاٹائیٹس کی ادویہ اس شربت سے کھائی جائیں تو ان کے اثرات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں اس کے علاوہ کمی بول اور جگر و گردے کی گرمی کے مریض استعمال کر سکتے ہیں۔

احتیاطی تدابیر

قارئین کوئی مرض یا تکلیف ایسی نہیں جو باعث تکلیف نہ ہو اور ہر تکلیف جب طویل صورت اختیار کر لیتی ہے تو وہ خون اور مخصوص اعضاء کے افعال کو متاثر کرتی ہے بلکہ یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا کہ شدید حالتوں میں بدن انسان میں اسی کی حکومت ہوتی ہے اور اسی کے ڈر سے بدن کا ذرہ ذرہ دکھ اٹھا رہا ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا صورت صرف مریض کے مسکن اور محلل مفرد اعضاء کے لئے ہی نقصان دہ نہیں بلکہ اب تو مریض پیشاب پاخانہ نزلہ زکام بلغم اور کھانسی سے نکلنے والی رطوبات بھی زہر کی صورت اختیار کر چکے ہوتے ہیں اس کے علاوہ جنسی ملاپ کے نتیجے میں نکلنے والی منی بھی انتہائی زہریلی ہو چکی ہوتی ہے حتیٰ مریض کے جسم کی ہر رطوبت کا ایک ایک قطرہ لاکھوں ہیپاٹائیٹس کے جراثیم کا سٹور بن جاتا ہے

جس طرح سنکھیا پارہ شنگرف کچلہ میٹھا تیلیا وغیرہ کی ذرا سی مقدار ایک مظبوط نوجوان کو اذیت ناک تکلیف دے سکتی ہے اور کمزور شخص کو تو مار سکتی ہے

بالکل اسی طرح

ہیپاٹائٹس کے مریض کے بدن سے نکلنے والی رطوبت ایک قسم کی زہر بن چکی ہوتی ہے لہٰذا ایسے مریض سے دور ہی رہا جائے تو بہتر ہے

چنانچہ مندرجہ ذیل طریقے سے احتیاط کی جائے

(۱) پیشاب پاخانہ کے بعد مریض کو اچھی طرح ہاتھ صابن سے دھو لینے چاہئیں۔

(۲) اگر مریض کی دیگر رطوبات کسی دوسرے مریض کو لگ جائیں تو اسے بھی اچھی طرح صابن سے دھولینا چاہیئے

(۳) مریض کے برتن اور کپڑوں کو ہرگز استعمال نہ کیا جائے انہیں الگ رکھا جائے اور الگ ہی دھویا جائے

(۴) مریض سے ہاتھ ملائیں تو بھی بعد میں ہاتھ صابن سے دھولیں

(۵) چونکہ ہیپاٹائٹس کا وائرس مریض کے جسم سے نکلنے والی رطوبت میں ہوتا ہے لہٰذا ایسے مریض کا خون کسی دوسرے مریض کو نہ لگائیں کسی دوسرے مریض کے لئے بازار سے خون خرید کر لگائیں تو بھی اس میں ہیپاٹائٹس کے وائرس چیک کر لینے کے بعد لگائیں

(۶) یرقان کے مریض کو اور دوسروں کو اس مریض سے جنسی ملاپ سے
پرہیز کرنا چاہیئے

(۷) ہیپاٹائٹس کے مریض کی استعمال شدہ سرنج دوسرے مریض کو ہرگز
نہ لگائیں

مندرجہ بالا اسباب میں سے کوئی ایک سبب تندرست شخص پر وارد ہو جائے
تو اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے کیونکہ اس میں منتقل رطوبت یا وائرس فوری
طور پر نشونما نہیں پا سکتا بلکہ اسے چند دن مہینے یا سالوں کا وقت لگتا ہے

لہٰذا

متاثرہ مریض کو فوری طور پر گرم ماحول گرم اغذیہ ادویہ اور
منشیات سے دور کریں خلط صفراء پیدا کرنے والی غذائیں فوری طور پر بند کر
دیں جب متاثرہ شخص ایسی اغذیہ ادویہ روک دے گا تو صفراء کی پیدائش کم
ہو جائے گی اور اخراج بڑھ جائے گا اس طرح ہیپاٹائٹس کے جراثیم کو
نشونما پانے کا موقع نہیں ملے گا اس طرح وہ شخص اس موذی مرض سے
محفوظ ہو جائے گا۔

تمت بالخیر

÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷
÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷

حکیم محمد عارف دنیاپوری کی

نایاب طبی کتب

الحاج حکیم محمد یٰسین صاحب کی وفات کے بعد قانون مفرد اعضاء کی نشرو اشاعت کے لئے درج ذیل نئی کتب لکھ کر شائع کی گئی ہیں آج ہی طلب فرمائیں۔

(1)	میرا مطب حصہ دوم	250
(2)	طبی ڈائریکٹری حصہ اول	250
(3)	طبی ڈائریکٹری حصہ دوم	185
(4)	الرجی اور قانون مفرد اعضاء	100
(5)	سوانح حیات الحاج حکیم محمد یٰسینؒ دنیاپوری	150
(6)	قانون شفاء	150
(7)	حل شدہ وغیر حل شدہ امتحانی پرچہ جات	30
(8)	چارٹ علاج بالغذا بالمفرد اعضاء	20
(9)	جلدی امراض بالمفرد اعضاء	150
(10)	تشریح فارما کوپیا	150
(11)	طبی مشورے حصہ سوم	150
(12)	ہیپاٹائیٹس کے مریض اپنے مرض سے خوف زدہ نہ ہوں (کتابچہ)	مفت
(13)	طب یونانی اور طب پاکستانی (کتابچہ)	مفت

حکیم محمد عارف چیف ایڈیٹر ماہنامہ قانون مفرد اعضاء دنیاپور ضلع لودھراں

فون دنیاپور 0608-304873-03017501019 -03065381700

ہیپا ٹائٹس (سوزش جگر) قابل علاج مرض ہے

کسی مرض کے متعلق یہ کہنا کہ یہ لا علاج ہے سراسر غلط اور قانون فطرت کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کوئی مرض ایسا پیدا نہیں کیا جس کے لیے شفاء نہ اتاری ہو بلکہ ہر مرض کے علاج کیلئے 70 دوائیں پیدا کی ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق موجودہ زمانہ کے خطرناک امراض ہیپا ٹائٹس (سوزش جگر) کینسر، ایڈز، ٹی بی، دمہ، طاعون وغیرہ کا علاج کامیابی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔

حکیم محمد یسین دنیاپور